شاہ علوی تاریخ کے
آئینہ میں
سید مخنوشاہ میواتی
دیوانگان مداریہ
سید ابو طالب
مؤلف و محقق
سید شاہ فائق احمد اعظمی مداریہ
ممبئی مہاراشٹرا (الہند)
ناشر
شاہ علوی ایسوسیشن
(مدھیہ پردیش) الہند

کتاب کا نام	:	شاہ علوی تاریخ کے آئینے میں
مولف و محقق	:	سید شاہ فائق احمد اعظمی مداریہ بمبئی، مہاراشٹر، ہند
موبائیل نمبر	:	9322372862
سرورق	:	سید مجنوں شاہ میواتی دیوان گان (اصل نام۔ سید ابو طالب دیوان گان)
ناشر	:	شاہ علوی ایسوسی ایشن مدھیہ پردیش۔ ہند
پرنٹنگ	:	المدار افسیٹ کانپور۔ یوپی
موبائیل نمبر	:	96165 84408
سنہ اشاعت	:	اپریل 2019ء
قیمت	:	200/- روپیہ
تعداد	:	ایک ہزار (1000)
ادارہ اشاعت	:	شاہ علوی ایسوسی ایشن علی گڑھ۔ ہند

4/39۔ جمال پور۔ دی آئی پی اسٹیٹ۔ علی گڑھ۔ یوپی

پن کوڈ: 202001 فون نمبر: 0571-240990

شاہ علوی تاریخ کے آئینہ میں

مولف و محقق
سید شاہ فائق احمد اعظمی مداریہ بمبئی، مہاراشٹر، ہند

ناشر: شاہ علوی ایسوسی ایشن مدھیہ پردیش۔ ہند

شاہ علوی تاریخ کے آئینے میں

تاثر

سید لیق علی شاہ جنرل سیکریڈی مدھیہ پردیش انڈیا

یہ کتاب ''شاہ علوی تاریخ کے آئینہ میں'' جس کے مؤلف و محقق جناب سید شاہ فائق احمد اعظمی مداریہ صاحب ہیں۔ ان حضرت نے اس موضوع پر تحقیق و تالیف فرما کر شاہ علوی پر پردہ پڑا تھا اس کی قلعی کھول دی اور اس سے متاثر شاہ برادران شاہ علوی برادری میں ذات پات خاندان اور قبیلہ کے بھید بھاو کا جو انتہاہی قبیح شکل میں ہے اور عملی طور شروع ہوا نفاق کا دور اور اس کے ذریعہ ملت میں جو انتشار شروع و برپا ہوا ہے اس کا سد باب بھی کیا جائے اور نفاق کا خاتمہ بھی کیا جائے اس سلسلے میں محقق و مؤلف و مرتب مبارک باد کے مستحق ہیں ہم برادران ملت کے درد مندوں سے بالخصوص پوری قوم سے بالعموم یہ درخواست کرتے ہیں ذات پات اور خاندان اور قبیلہ کے تعلق سے بھید بھاو کو ختم کر کے قوم اور ملت کو متحد رکھنے کی ہر لمحہ کوشش کریں تا کہ اتحاد کی بنیاد پر سرکار سے اپنی بات منوا سکیں یہ ہی فرمان اللہ تعالی اور یہ ارشاد رحمت العالمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ اتحاد سے بڑی بڑی مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

فقط

سید لیق علی شاہ

جنرل سیکریڈی مدھیہ پردیش انڈیا

حاجی سلیم صاحب پردیش نائب صدر مدھیہ پردیش انڈیا

اس کتاب ''شاہ علوی تاریخ کے آئینہ میں'' مؤلف ومحقق جناب سید شاہ فائق احمد اعظمی مداریہ کی تحریر اور تاریخ کے ماخذ سے ثابت ہوا ہے کہ حوالہ جات کے سلسلے میں بہت ساری معلومات فراہم ہوئیں مورخ کے ذریعہ لکھی ہوئی کتاب ایک تاریخی ثبوت وسند ہیں جسے منظر عام پر لانا ضروری تھا۔اس سے قوم کو فائدہ ہوگا لیکن دیگر اقوام کو بھی فیض حاصل ہوگا۔اس کتاب کے مؤلف ومحقق نے اچھا ماخذ تیار کر کے شاہ علوی کو تاریخی آئینہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس تاریخی معلومات سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے تاکہ گمراہی وضلالت سے دور ہو اور برادرانہ تعصبات کو چھوڑ دیں اور غیر اسلامی طریقے رسم ورواج کو بھی چھوڑ کر آپس میں برادرانہ طور طریقے کو اپنا کر بھائی بھائی بن جائیں۔

فقط

حاجی سلیم صاحب

پردیش نائب صدر

مدھیہ پردیش انڈیا

تاثر

عیدو شاہ معصوفی پردیش نائب صدر مدھیہ پردیش

"شاہ علوی تاریخ کے آئینہ میں" یہ کتاب حضرت سید شاہ فائق احمد خان ندار یہ نے انتہائی اہم کتاب تحریر فرمائی ہے اس سے ذات و برادری کی تفریق ہونے والے مسائل کو تاریخی آئینہ دکھاتے ہوئے برادری کی آپسی تفریق ونفاق کو مٹانے کے لئے تاریخ کے حوالوں کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ شاہ علوی تاریخ کے آئینہ میں اس موضوع پر موصوف نے قلم اٹھا کر برادری میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کا حق ادا کر دیا ہے اہم ماخذ و مراجع سے مزین یہ کتاب ہر گھر کے کتب خانہ کی زینت بننے کے لائق ہے اللہ کرے کہ موصوف کی یہ تاریخی تصنیف آپس میں برادری کی تفریق کو ختم کر سکے اور آپس میں اتحاد کو مضبوطی سے قائم رکھے۔

فقط

عیدو شاہ معصوفی

پردیش نائب صدر

مدھیہ پردیش

پیغام مساوات

عرفان رحیم علی علوی راشٹریہ صدر اد ہکیچھ شاہ علوی انسٹیٹیوشن انڈیا (رجسٹرڈ)

میں عرفان رحیم علی شاہ علوی انسٹیٹیوشن راشٹریہ اد ہکیچھ انڈیا ''شاہ علوی تاریخ کے آئینہ میں'' تحقیقی تاریخی کتابوں کے حوالوں سے اور مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلّی ہند کا دستاویز اس بات کا ثبوت ہے کہ فقیر زادہ اللہ والے سید و سادات ہیں اور اپنے وقت کے سلسلہ مداریہ کے تکیہ دار و گدی نشین پائے درجے کے علمائے دین ہوا کرتے تھے جو قدیم زمانے میں پورے ایشیاء کو دین اسلام سے روشناش کروایا اور پورے ایشیاء میں خاص کر ہندوستان میں اسلام مذہب کو ان ہی شاہ علوی سید سادات تکیہ کے گدی نشینوں نے تبلیغ کر کے پروان چڑھایا۔

مورخ سید شاہ فائق احمد اعظمی مداری نے ''شاہ علوی تاریخ کے آئینہ میں'' لکھ کر شاہ علوی کی عظمت کو قوم کے سامنے مع ثبوت کو پیش کیا جیسا کہ مغل بادشاہ شاہ شجاع کے فرمان کا حوالہ دیا ہے کہ سلسلہ مداریہ کے شاہ علوی سادات ہی دین اسلام کی تبلیغ کرتے تھے بادشاہوں کے حوالے اس بات کی گواہی دے رہے ہیں جیسا کہ بادشاہ بہاوالدین محمد خادم شرع اپنے فرامین میں مع گواہان کے تصدیق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تکیہ کے گدی نشین ولی سادات ہیں اور یہ مسلم اولیاء اکرام میں سے ہیں یہ مسلم شاہ علوی کے لئے ثبوت اور سند ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جناب سید شاہ فائق احمد اعظمی مداری کی عمر دراز فرمائے۔ ہم ملت کے دردمندوں سے بالخصوص اور پوری قوم سے بالعموم سے درخواست کرتے ہیں ہر اختلافات کو بھلا کر آپس

نیک تاثر

محمد شریف شاہ شکوہی پردیش ادھکچھ شاہ علوی ایوشیشن بھوپال، مدھیہ پردیش

محترم سید شاہ فائق احمد رداری صاحب نے "شاہ علوی تاریخ کے آئینہ میں" لکھ کر ہم شاہ علویوں کی آنکھوں پر پڑے پردہ کو چاک کر دیا ہے تاریخی آئینہ شاہ علویوں کو دکھانے کی کوشش کی ہے۔ مورخین و بادشاہوں کے دستاویزات سے ثابت کیا ہے شاہ علوی اصل میں سید وسادات ہیں جو اولیاء اکرام میں سے ہیں میں محمد شریف شکوہ شاہ علوی راشٹریہ پردیش ادھکچھ بھوپال مدھیہ پردیش جناب سید شاہ فائق احمد اعظمی رداری صاحب کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں اور اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی محترم کو ہر طرح سے تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے آمین تاکہ شاہ علوی سید سادات پر اور تحقیق کر سکیں اور تحقیق کو منظر عام پر لائیں۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ
محمد شریف پردیش ادھکچھ شاہ علوی ایشوشیشن
بھوپال۔ مدھیہ پردیش

دعائیہ کلمات

سید یعقوب شاہ تکیہ نشین درگاہ جلال بخاری قصبہ و پرگنہ نوہالی، دارالفتح، اجین، مدھیہ پردیش...

میں سید یعقوب شاہ ولد سید شبیر شاہ ولد سید حسن شاہ ولد سید امان اللہ شاہ ولد سید مقبول شاہ ولد سید وشال شاہ ولد سید شاہ حسین ولد سید علی درویش سلسلہ مداری تکیہ نشین درگاہ شاہ جلال بخاری واقع قصبہ پرگنہ نوہالی سرکار دارالفتح اجین کا رہنے والا ہوں میں نے مورخ سید شاہ فائق احمد اعظمی مداری کو سات بادشاہوں کے دستاویز اپنی تکیہ کی بابت لکھے ہوئے فرامین بطور ثبوت دیا ہوں ان دستاویزات میں تحریر ہے کہ یہ تکیہ کے گدی نشین سادات ہیں اور اولیاء اکرام میں سے ہیں ہمارے آبا آجداد کو ۱۰۱۸ ہجری کے مطابق ۱۵۹۸ء عیسوی کو بادشاہوں نے تمام سندیں عطا کرنا شروع کر دیا تھا شاہی دستاویزات معافی عطیہ سرکار کے ذریعہ اراضیات ملی ہوئی تھیں اس طرح پورے ہندوستان میں بہت سارے تکیہ موجود ہیں اور ان تکیوں پر شاہی بادشاہوں کے دستاویزات عطا کیے گئے تھے لیکن پانچ سو سال چھ سو سال کے قدیم بادشاہوں کے دستاویزات کو بچا کر سنبھال کر رکھنا ممکن ہی نہیں ناممکن ہے اور دوسری وجہ یہ تھی کہ ۱۶۵۹ء عیسوی سے لیکر ۱۹۰۰ء عیسوی تک تکیہ کے گدی نشین سلسلہ مداریہ انگریز فرنگیوں سے جنگ لڑ رہے تھے ایسے مشکل حالات میں ہندوستان میں بہت ساری تکیوں کو انگریزی سرکار نے اجاڑ کر صف ہستی سے مٹا دیا تکیہ تو موجود ہیں لیکن اس تکیہ پر ایک بھی مسلمان موجود نہیں تکیہ تو چھوڑئے سلسلہ مداریہ کے مرکز مکنپور کو انگریزی سرکار نے بار بار حملہ کر کے تباہ و برباد کرتے رہے آج تقریباً ۵ پانچ سو سال بعد سید شاہ فائق احمد اعظمی مداری نے ''شاہ علوی تاریخ کے آئینہ

میں" کتاب لکھ کر تکیہ کے گدی نشین کے شاہ علوی اخوان کو تاریخی آئینہ دکھایا ہے، جو قابل فخر ہے۔ نوٹ کرلیں کہ میری جائداد کا مقدمہ چل رہا ہے سارے شاہی دستاویزات ہائی کورٹ میں داخل ہیں دعا کریں کہ قوم ایک ہو کر پرانی شناخت کو لوگوں کے سامنے دوبارہ پیش کریں اور پوری قوم کو اوپر اٹھانے کی کوشش سب لوگ مل کر کریں۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

سید یعقوب شاہ تکیہ نشین درگاہ جلال بخاری

قصبہ و پرگنہ نوہالی، دارالفتح، اجین،

مدھیہ پردیش

انتساب

میں اس کتاب ''شاہ علوی تاریخ کے آئینہ میں'' کی نسبت مسلمان شاہ علوی سید سادات کے اخوان کی طرف کرتا ہوں جو ہندستان کی سرزمین پر تکیہ کے گدی نشین کی حیثیت سے متعارف تھے جوکہ سید سادات ہیں ان کو چاہے کہ نماز کو پابندی سے قائم کریں جیسا کہ ہمارے بزرگان دین نے قائم کی تھی اور ہم نبی اخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ایسی کریں دوسرں کے لئے مشل راہ بن جائیں جیسا کہ سلسلہ مداریہ کے بزرگوں نے دینی عمل کر کے لوگوں کو بتایا وسکھایا تھا۔

واضح رہے کہ یہی ہے مقدس مذہب اسلام اور یہ ہی مقدس ذات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اصل رہبر کامل تھے ان ہی کے مبارک طریقہ پر ہماری اصلاح وفلاح اور ترقی کا مبارک طریقہ ہے جس پر عمل کر کے کامیاب ہو سکتے ہیں جیسا کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ علیہ نے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے ہندوستان میں دعوت دین اسلام کی بنیاد ڈالی تھی اور آج چاروں طرف اللہ اکبر کی صدائیں گونج رہی ہیں لیکن آج ہم حضرت پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحمت اللعالمین کی پیروی سے کوسوں دور ہیں اور ان ہی کی پیروی سے ہم بھٹکے ہوئے لوگوں کو ہدایت اور منزل مقصود نصیب ہوگی جو ہمارے بزرگان دین حضرت سید بدیع الدین مدار العالمین قطب المدارؒ نے دین اسلام کی تبلیغ کی اور نماز کو اس کے وقت پر قائم کرنے کا حکم دیا تھا کیونکہ نماز کسی بھی صورت میں معاف نہیں ہے رحمت العالمین پیغمبر محمد صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور حضرت پیغمبر محمد صلی علیہ وسلم کے پیغام کو حضرت سید بدیع الدین قطب المدار نے دور دور دین اسلام کی

تبلیغ میں فرماتے تھے ''الصلاۃ معراج المومنین'' نماز ہی اللہ تعالی سے ملنے یا ملن کا ذریعہ ہے جیسا اللہ کا بندہ سجدے میں ہوتا ہے تو اللہ تعالی بندے کی شہہ رگ سے زیادہ قریب ہوتا ہے سلسلہ مداریہ کے لوگوں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی وہ جس حال میں تھے ہمیشہ نماز کو قائم کیے ہوئے تھے آپ لوگوں سے گذارش ہے نماز قائم کرو چاہے آپ جس حالت میں ہوں نماز قائم کریں کیونکہ نماز معاف نہیں ہے اللہ سے ملنے کا ذریعہ صرف نماز ہے۔

فقط

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

سید شاہ فائق احمد اعظمی مداریہ

مقدمہ

یہ کتاب ''شاہ علوی تاریخ کے آئینہ میں'' نہ تو کسی پر طنز ہے نہ کسی پر تنقید ہے بلکہ کافی عرصہ سے میں دیکھ رہا تھا کہ شاہ علوی کے لوگ اپنے آپ کو پس ماندہ جانتے اور سمجھتے تھے اور ذہنی طور پر اپنے آپ کو مفلوج بدحال قوم جانتے تھے۔ اس کتاب کی تالیف کا مقصد صرف یہ ہے کہ ''شاہ علوی'' وہ طبقہ تھا جو دین اسلام کی تبلیغ کا داعی تھا ان کی تبلیغ سے دین اسلام کی اشاعت ہوئی تھی اور ہندوستان کے لوگوں نے ان شاہ علوی سید سادات کی تبلیغ کو قبول کر کے مسلمان ہوئے ۱۶۵۹ عیسوی سے لیکر ۱۹۰۰ عیسوی تک سلسلہ مداریہ انگریزوں سے جنگ کرتے کرتے تباہ و برباد ہو گئے اور ساتھ ساتھ ہندوستان کے تمام تکیہ دار اور گدی نشین بھی تباہی کے آخری زینے پر پہنچ کر پس ماندہ ہو گئے بادشاہ، نوابوں۔ جاگیرداروں اور زمین داروں نے تکیہ کی معافی عطیہ اراضیات کو ضبط کر لیا جو تکیہ داروں اور گدی نشینوں کے اخراجات کے لئے وقف تھیں اس طرح سلسلہ مداریہ کے مرکز مکنپور سے لیکر ہندوستان کے تمام تکیہ دار و گدی نشینوں پر انگریز اور نواب مسلسل حملے کرتے رہے اور سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کو انگریزوں نے پھانسیاں لگا کر توپ کے گولوں سے اڑا کر سور کے چمڑے میں سل کر آگ کے حوالے کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا جیسا کہ مورخین نے لکھا ہے انگریزی سرکار ان ہی سلسلہ مداریہ کے علماء دین اور تکیہ نشین کو ہندوستان

میں سب سے بڑا اپنا دشمن جانتی تھی لہذا سید شاہ علوی سادات سلسلہ مداریہ کو اپنی شناخت چھپانا بڑی ہی مشکل تھا مادر وطن کی جنگ آزادی کی شروعات کرنے والے پہلے ہیرو سید مجنوں شاہ میواتی جن کا اصل نام ابو طالب تھا ۱۷۶۰ میں انگریزی سرکار کے پہلے گورنر

جنرل لارڈ کلایو پر حملہ کر کے ہندوستان کے تمام ادعیان کو بچایا تھا اگر سید مجنوں شاہ مداری عیسائی انگریزوں سے نہ جنگ کرتے تو آج ہندوستان کے گوا کی شکل میں لوگ عیسائی ہوتے اور ہندوستان کے چپے چپے پر گرجا گھر موجود ہوتے تاریخ کی یہ ہی سچائی ہے کہ لوگوں کو عیسائی بننے سے بچایا۔

سر سید احمد خان نے اپنی کتاب اسباب بغاوت ہند صفحہ نمبر ۵۸ پر فرماتے ہیں کہ کسی قوم کے لئے اس سے زیادہ بے عزتی اور کیا ہوگی؟

''جو قوم اپنی قومی تاریخ کو بھول جائے اور اپنی بزرگوں کی کمائی کو کھو دے اس سے بری قوم اور کیا ہوگی جس نے اپنے بزرگوں کی عظمت کو مٹی میں ملا دیا ہو۔''

(حوالہ دیکھیے لیکچروں کا مجموعہ صفحہ ۱۴۴۔ ۱۵۸۔ ۱۷۳۔ جلد نمبر: ۳)

(حوالہ دیکھیے اسباب بغاوت ہند ۵۸ مورخ سر سید احمد خان)

احساس کمتری اور حوصلہ شکنی اور پست ہمتی اور برادرانہ تعصبات کی وجہ سے کشمکش میں پڑے زندگی بسر کرنے والے قوم اسلامی تعلیمات سے منحرف تذبذب کے شکار اور تنفر کی زندگی گذار کر اپنی عاقبت صرف اس لئے خراب کر رہے ہیں ان کو کم سے کم یہ تو معلوم ہونا چاہیے کی ان کی تخلیق رب کائنات نے کی ہے اور رب کائنات ہی کسی قوم کو ذلیل کر سکتا جب کہ تکیہ شاہ شاہ علوی سید سادات نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلے قریش کے ہیں ہندوستان میں سب سے اعلی اور سب اونچے اعلی کی قوم صرف شاہ علوی سید سادات ہیں جیسا کہ مورخین کی تحریر اور بادشاہوں کے دستاویزات سید شاہ علوی سادات کے تکیہ کے گدی نشینوں کی بابت تحریر کرتے ہیں جو اپنے آپ میں سید شاہ علوی سادات کے لئے سند ہیں۔

سند نمبر ۱:۔

بادشاہ ابراہیم شرقی جو نپور خود سلسلہ مداریہ میں بیعت تھا اس کی حکومت کے تمام وزراء پوری سلطنت کے عوام بھی سلسلہ مداریہ میں بیعت تھے بادشاہ ابراہیم شرقی مداری جو نپور

نے خود حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار العالمین کا مزار بنوایا تھا۔
(حوالہ دیکھے تاریخ شیراز ھند اور تاریخ دیکھے سلاطین شرقی وصوفیاے جونپور مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

سند نمبر ۲:۔

حضرت سید بدیع الدین قطب المدارؒ جونپور میں دین اسلام کی تعلیم لوگوں کو دیتے تھے پڑھانے کا کام کرتے یعنی معلم تھے میر عاشقان مداری سرائے میر اعظم گڑھ کے بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں جو حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ کے شاگرد تھے۔ حضرت سید بدیع الدین قطب المدارؒ نے جونپور کو علم و تعلیم کا گھوارہ بنا دیا اس علمی مرکز کو دیکھ کر مغل شہنشاہ شاہ جہاں نے اس خطے کو شیراز ہند کے خطاب سے نوازہ جو سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کی خدمات کا صلا ہے۔
(حوالہ دیکھے سلاطین شرقی وصوفیاے جونپور صفحہ ۱۳۲۳ مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

سند نمبر ۳:۔

بادشاہ ابراہیم شرقی مداریؒ کے دور حکومت میں ہر جمعہ کی نماز بعد ۹۸۲ سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کی پالکیوں کا جلوس نکالے جاتے تھے۔ (تاریخ کرامت علی جونپوری صفحہ ۳۵ مورخ مولانا مجیب اللہ ندوی)

سند نمبر ٤:۔

سلسلہ مداریہ کا دوسرا سب سے بڑا مرکز جونپور تھا کیونکہ بادشاہ ابراہیم شرقی مداریؒ اور تمام وزراء امراء اور عوام بھی سلسلہ مداریہ میں بعیت تھے مداریہ سلسلہ کی تعلیمی مرکز ہونے کی وجہ سے قدیم شہر کے قدیم زمانے میں کل ۷۵۰ مساجد کا مجموعہ تھا جو آج بھی موجود ہیں۔
(حوالہ دیکھے تاریخ شیراز ھند مورخ سید اقبال احمد جونپوری)
(حوالہ دیکھے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیاے جونپور مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

(حوالہ دیکھیے تاریخ جونپور مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

سندنمبر۵:

مغل بادشاہ شجاع نے سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کو شاہی توصیفی سند تحریر کی کہ ہندوستان میں دین اسلام کی تبلیغ کہیں بھی جا کر کر سکتے ہیں جہاں دین اسلام کی تبلیغ کریں گے وہاں کے مالیکان حضرات اخراجات پورا کریں گے یہ سند محررہ کلکتہ کی لائبریری میں آج بھی موجود ہے مغل بادشاہ شاہ شجاع کے اس پروانے کا تذکرہ مورخ شیخ محمد اکرام نے رود کوثر صفحہ ۵۱۷ پر کیا ہے۔

(حوالہ دیکھیے رود کوثر صفحہ ۵۱۷ مورخ شیخ محمد اکرام)

سندنمبر۶:

مغل بادشاہ داراشکوہ اپنی کتاب سفینۃ اولیاء صفحہ نمبر۲۲۴۔۲۲۳ پر تحریر کیا ہے کہ قدیم زمانے میں بادشاہوں کے دور حکومت میں ۵ اور ۶ لاکھ کا مجموع مدار العالمین کے عرس میں ہوتا تھا۔

(حوالہ دیکھیے تاریخ سفینۃ اولیاء صفحہ نمبر۲۲۴۔۲۲۳ مورخ مغل بادشاہ داراشکوہ)

سندنمبر۷:۔

مغل باشاہ اورنگ زیب" اور مغل بادشاہ داراشکوہ کے استاد ملاّ قاضی جیون (جیونی) جو جونپوریؒ کے تھے اور مغل بادشاہ شاہ شجاع کے استاد ملا محمدؒ جونپوری تھے تینوں کے استاد سلسلہ مداریہ کے شاہ علوی قبیلے کے تھے یہ ہی وجہ تھی کہ شہر جونپور سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کی وجہ سے صوفیوں کا مسکن کہلاتا تھا بادشاہ ابراہیم شرقی مداریؒ کے دور حکامت میں دین اسلام کی تبلیغ کرنے والے سلسلہ مداریہ کے علمائے اکرام کا بڑا زور تھا اس زمانے میں ۲۳ [illegible] ۳ہزار۶۵۴ لوگ سلسلہ مداریہ میں بعیت ہو کر مرید ہوئے تھے۔

(حوالہ دیکھیے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور [illegible] صفحہ [illegible] سید اقبال احمد جونپوری)

(حوالہ دیکھے گزیٹر اودھ جلد ا صفحہ نمبر ۱۹)

(حوالہ دیکھے گزیٹر ممالک مغربی وشمالی جلد ٦ صفحہ نمبر ۲۴۔۳۳۸)

سند نمبر ۸:۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۴۰۳۔۱۴۰۲ پر تحریر موجود ہے کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ لاکھوں کا مجموع رہتا تھا جو دین اسلام کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔

(حوالہ دیکھے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ ۱۴۰۳۔۱۴۰۲ مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

(حوالہ دیکھے مراۃ مداری مورخ شیخ عبدالرحمٰن چشتی)

(حوالہ دیکھے بحر ذخار قلمی نسخہ فارسی)

(حوالہ تاریخ شیراز ھند)

سند نمبر ۹:۔

سید اقبال احمد جونپوری نے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۳۹۸ پر مورخ نے تحریر قم کی ہے کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ اقطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کی دین اسلام کی تبلیغ کا ڈنکا جونپور میں بج رہا تھا اور اطراف وقرب وجوار چاروں جانب سے لوگ جوق در جوق آتے اور حلقہ بگوش اسلام ہوتے اور بہت سے علماء وفضلاء جونپور نے حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ کے ہاتھوں پر بعیت ہو کر سلسلہ مداریہ میں داخل ہوئے جس میں سب سے پہلا نام حضرت شیخ نصیر الدین مداریؒ کا ہے جن کا مزار مبارک ڈاک خانہ کے پیچھے ہے حضرت قاضی سید صدر الدینؒ مداری نامور فضلائے جونپور سلسلہ مداریہ میں بعیت ہوئے آپ کے والد سید رکن الدین سلسلہ مداریہ میں بعیت ہوئے۔ میر سید صدر جہاں سلسلہ مداری میں بعیت ہو کر مداری ہوئے

(حوالہ دیکھے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۳۹۸)

(تاریخ شیراز ھند جونپور مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

سند نمبر ۱۰:۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تاریخ صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۲۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ دین اسلام کی تبلیغ واشاعت اسلام کی کوششوں میں سرگرم تھے جو گھوم گھوم کر دین اسلام کی تبلیغ فرماتے تھے اور ہزار ہا بندگان خدا کو حلقہ بگوش اسلام کیا اور سارے لوگ سلسلہ مداریہ میں بیعت ہو کر داخل اسلام ہوئے۔

(حوالہ دیکھے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۲۲۵ مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

(حوالہ دیکھے تاریخ شیراز ھند مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

سند نمبر ۱۱:۔

مورخ شیخ محمد اکرام نے رود کوثر صفحہ نمبر ۵۱۷ پر مغل بادشاہ شاہ شجاع نے پروانہ کے حوالہ کی نقل کیا ہے کہ سلسلہ مداریہ کے علمائے دین ہندوستان میں گھوم گھوم کر کہیں بھی دین اسلام کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔

(حوالہ دیکھے رود کوثر صفحہ نمبر ۵۱۷ مورخ شیخ محمد اکرام)

سند نمبر ۱۲:۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تحریر رقم کی ہے کہ ملک العلماء قاضی شہاب الدین سلطنت ابراہیم شرقی کے وزیر اعظم تھے اور حکومت میں ہونے کی وجہ سے حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ کے سخت مخالف تھے قاضی شہاب الدین کے سوالات کے جوابات حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ نے دیا تو وزیر اعظم حضرت قاضی شہاب الدین نے حضرت سید بدیع الدین قطب المدارؒ سے معافی مانگی اور آپ نے جیسے ہی چہرے سے نقاب اٹھا دیا تو بے اختیار ہو کر بادشاہ ابراہیم شرقی کے وزیر اعظم قاضی شہاب الدین

حضرت سید بدیع الدین المدارؒ کے آگے سجدے میں گر پڑے۔
(حوالہ دیکھیے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۲۹۶۔۱۲۹۷ مورخ سید اقبال احمد جونپوری)
(حوالہ دیکھیے مراۃ مداری)
(حوالہ دیکھیے مدار اعظم اردو صفحہ نمبر ۸۰ مولانا صوفی فرید احمد صاحب نقشبندی مجددی)

سند نمبر ۱۳:۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۱۴۔۱۶۱۵ پر سلسلہ مداریہ کے علمائے دین اولیاء اکرام کی بابت تحریر فرماتے ہیں کہ سلسلہ مداریہ کے علمائے دین اسلام کی شریعت کے سخت پابند تھے اور سختی سے شریعت پر عمل کرتے تھے۔
(حوالہ دیکھیے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۱۴۔۱۶۱۵ مورخ سید اقبال احمد جونپوری)
(حوالہ دیکھیے تجلی نور حصہ اول صفحہ نمبر ۸۶)
(حوالہ دیکھیے تاریخ جونپور اردو صفحہ ۶۰ مطبوعہ جادو پریس ۱۹۰۰ عیسوی)
(حوالہ دیکھیے مظہر الاحدیہ فارسی تجلیات العارفین قلمی اردو صفحہ ۱۹۲)

سند نمبر ۱۴:۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۷ پر تحریر رقم کہ ہے کہ اصل وجہ ہندوستان میں دین اسلام کی اشاعت و دین اسلام کی تبلیغ میں ترقی کے اصلی سبب یہ تھے کہ سلسلہ مداریہ کے علمائے دین صوفیائے اکرام خود پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے عملی نمونہ تھے اور اخلاق کی مجسم تصویر تھے۔
(حوالہ دیکھیے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۷ مورخ سید اقبال احمد

جونپوری)

سند نمبر ۱۵:۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تاریخ سلاطین وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۸۔۱۶۶۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ دین اسلام کی تبلیغ اور اشاعت میں حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ہندوستان میں سلسلہ مداریہ کے علمائے دین تبلیغ [illegible] تھے جن میں ذات پات کی تفریق نہ تھی جیسا کہ آج مسلمانوں میں ذات پات کی [illegible] ہوئی ہے۔

(حوالہ دیکھیے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۸۔۱۶۶۷ مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

سند نمبر ۱۶:۔

تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ ۱۶۶۸۔۱۶۶۷ پر مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تحریر کیا ہے کی سلسلہ مداریہ کے علمائے دین اسلام کی تبلیغ واشاعت میں یہ عدم تفریق بہت بڑی چیز تھی جس کی وجہ سے ہندوؤں نے کثرت سے اسلام قبول کر کے مسلمان ہوئے۔

(حوالہ دیکھیے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۸۔۱۶۶۷ مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

سند نمبر ۱۷:۔

سلسلہ مداریہ کے علمائے دین جب سے دین اسلام کی تبلیغ واشاعت [illegible] مادر وطن ہند کی جنگ آزادی میں مصروف ہو گئے تب سے مسلمان بہت [illegible] فرقوں میں بٹ گئے اور ذات پات کی دلدل [illegible] مجبور ہو گئے کہ جب مسلمان ہونے کے باوجود [illegible]

کرتے ہیں اور شادی بیاہ ذات پات کی بنیادوں پر ہونے لگی ہیں نہ کہ رشتہ اسلام کی وجہ سے تو انھوں نے اسلام کی طرف سے اپنی توجہ ہٹالی اور لوگ عیسائی مذہب اور بدھ دھرم اختیار کرنے لگے۔

(حوالہ دیکھیے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۸۔۱۶۶۷ مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

سند نمبر ۱۸:۔

تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۸۔۱۶۶۷ مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تحریر فرماتے ہیں کہ مادر وطن ھند کی جنگ آزادی میں سلسلہ مداریہ پوری طرح سے چوطرفہ حملہ کا شکار تھے انگریز فرنگیوں سے جنگ لڑ رہے تھے اسی وقت دین اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کا دروازہ غیر مسلموں اور ہندوؤں کے لئے بند ہو گئے تھے۔ یہ ذات پات چھوا چھوت کی عقائد کی خود ساختہ تفریق اور اس میں شدت پیدا ہونے کی وجہ سے مذہب اسلام کی ریڑھ کی ہڈی کو ہی کُلا دیا تاریخ کے اوراق اس کے شاہد ہیں غیر مسلموں میں صرف سلسلہ مداریہ کے علمائے دین ہی دین اسلام کی تبلیغ کرتے تھے۔

(حوالہ دیکھیے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۸۔۱۶۶۷ مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

سند نمبر ۱۹:۔

تکیہ کے گدی نشین کی بابت سند بادشاہ غازی شاہ عالم نے ۱۰۱۸ سنہ ہجری کے مطابق ۱۵۹۸ سنہ عیسوی کو سید علی تکیہ نشین مداری درویش کو پیر غیب کا خلیفہ مقرر کیا۔

(حوالہ دیکھیے بادشاہ غازی شاہ عالم کا شاہی دستاویز)

سند نمبر ۲۰:۔

تکیہ گدی کے نشین کی بابت سند بادشاہ شاہ عالم فاضل نے ۱۰۶۹ سنہ ہجری کے مطابق

۱۶۴۹ عیسوی کو شاہ حسین مداری کو تانبے کے پاتر لکھ کر ۱۵ بیگہ معافی اراضی عطا کیا تھا تا کہ بادشاہ کے حق میں دعا کریں اور حکومت سلامت رہے۔

(حوالہ دیکھے بادشاہ شاہ عالم محمد فاضل کا تحریر شاہی دستاویز)

سند نمبر ۲۱:۔

بادشاہ محمد عالم غازی نے ۱۱۰۹ ہجری میں سید علی تکیہ نشین کے وارثان کو توصیف سند عطا کیا۔

(حوالہ دیکھے بادشاہ محمد شاہ عالم غازی کی تحریری شاہی سند)

سند نمبر ۲۲:۔

بادشاہ بہاوالدین خادمہ شرع نے تاریخ ۱۰ رجب ۳۹ جلوس کو تحقیق کے بعد سند عطا کیا کہ تکیہ کے گدی نشین روضیہ پیر غیب کا مکان جل کر خاک ہو گیا تھا تفتیش کی جاتی ہے کہ سید علی درویش مداری وغیرہ یہ ولی سادات مسلم اولیاء میں سے ہیں اس لئے ۲۵ بیگہ زمین لگان معاف موضع پتہ کھیڑی، پرگنہ مذکور میں ہے گذر بسر کے لئے اراضی دی گئی ہے۔

(حوالہ دیکھے بادشاہ بہاوالدین خادمہ شرع کی تحریر شاہی سند)

سند نمبر ۲۳:۔

بادشاہ میر زین الدین فرخ سیر نے مرحوم سید علی درویش مداری کے وارثین کو ۲۰ بیگہ زمین معافی عطیہ سرکار کا وارث کو تکیہ پیر غیب کا مقرر کیا تا کہ یہ سید سادات سلطنت کی سلامتی کے لئے دعا کرتے رہیں اور حکومت برقرار رہے۔

(حوالہ دیکھے بادشاہ میر زین الدین فرخ سیر کا شاہی دستاویز)

سند نمبر ۲۴:۔

بادشاہ محمد جلال الدین محمد شاہ غازی نے بتاریخ ۱۱ جمادی اول ۳ جلوس کو سند لکھا کہ مرحوم سید علی شاہ کے وارث کو جب شاہی قانون کے مطابق وارثت کے وارث کو برقرار رکھا۔

(حوالہ دیکھیے بادشاہ محمد جلال الدین محمد شاہ غازی کی محرّرہ شاہی حکم نامہ)

سند نمبر ۲۵:۔

بادشاہ فخر الدین محمد سید نے ۱۷ محرم ۹ جلوس کو سند لکھا کہ تکیہ پیر غیب ... پٹہ کیڑی پرگنہ نولاہی ضلع اجین صوبہ مدھیہ پردیش کے گدّی نشین مرحوم سید علی شاہ براری درویش کے وارثوں کی وراثت کو بحال رکھا جائے۔

(حوالہ دیکھیے بادشاہ فخر الدین محمد سید نے سید علی شاہ براری تکیہ نشین کو شاہی دستاویز لکھا)

سند نمبر ۲۶:۔

شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلّی ھند نے سند التوصیف لکھ کر فقیر زادہ سید شاہ مولانا بخش کو لکھا کہ بڑے حکیموں میں جانی پہچانی شخصیت سید نہار شاہ کے صاحب زادے سرائے میاں کول (علی گڑھ) کے رہنے والے تھے یہ سند توصیف یکم محرم الحرام ۱۲۶۶ھ ھجری کو تحریر فرمایا۔

(حوالہ دیکھیے سند التوصیف مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلی الھند)

سند نمبر ۲۷:۔

۱۶۵۹ عیسوی میں مغل بادشاہ شاہ شجاع نے سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کو سند لکھا کہ ہندوستان میں کہیں بھی دین اسلام کی تبلیغ کی غرض سے جاسکتے ہیں جہاں پر لوگوں کی ہدایت کرنے سلسلہ مداریہ کے علمائے دین جائیں گے وہاں کے مالیکان سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کے اخراجات اٹھائیں گے۔

(حوالہ دیکھیے تاریخ رود کوثر صفحہ نمبر ۵۱۷ مورخ شیخ محمد اکرام)

چنانچہ مسلمانوں میں برادارانہ تعصب اونچ نیچ چھوا چھوت اور علاقائی وغیرہ علاقائی تفریق کی داغ بیل اور آپسی اختلافات کے پیش نظر العلماء کے اختلاف پھر بعد میں مسالکی اختلافات اور ذات پات کی صف بندی کے پیش نظر راقم نے بادشاہوں کے دستاویزوں کا جو

ترجمہ ہوا تھا اور مورخین کے تحریر بطور سند وثبوت ''شاہ علوی تاریخ کے آئینہ میں'' تحریری تذکرہ اور تمام واقعات کو نقل قلم بند کیا ہے تا کہ شاہ برادری اس تاریخی آئینہ کو پڑھ کر اپنے بزرگان دین کی عظمت کے اصولوں پر پھر چل کر پوری قوم شاہ علوی سید سادات کو اوپر اٹھانے کی کوشش کریں ۱۶۵۹ عیسوی سے لیکر ۱۹۲۰ عیسوی تک سلسلہ مداریہ مادر وطن ہند کو آزاد کرانے کی انگریز دل فرنگیوں سے جنگ کرتے کرتے سلسلہ مداریہ ہند کے تمام لوگ اور تمام تکیہ کے گدی نشین تباہ و برباد ہو گئے سلسلہ مداریہ کے لوگوں نے مختلف چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو بنایا ہے جس سے کچھ حاصل ہونے والا نہیں بلکہ یہ جماعت فلاح و بہبود کا کام کرنے کے بجائے ایک دوسرے کو برا بھلا کہتی ہیں جس سے سماج کے اندر ایک غلط میسج جاتا ہے جو لوگ اپنے آپ کو شاہ برادری کہتے ہیں لوگوں کی نظر میں انھیں لوگ کو عقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں لہذا میری ان سے گذارش ہے کہ آپ لوگ اپنے آباء آجداد کی تاریخ کی تحقیق کریں کہ آپ کیا ہیں؟ ظاہر ہے جب تحقیق کریں گے تو ضرور ایک دن سید سادات کی منزل پر پہنچ جائیں گے اور ان ہی سے سید سادات میں علوی مل جائیں گے لہذا میں اپنی تحقیق کے مطابق ''شاہ علوی تاریخ کے آئینہ میں'' تاریخی کتابوں کے حوالے سے تحریر کیا تا کہ لوگ پڑھ کر مستفید ہوں سکیں اور میرے پاس بادشاہوں کے کچھ اور دستاویز ہیں جو ابھی تک فارسی میں ہیں اردو، ھندی میں ترجمہ کرانا باقی جیسے ہی یہ دستاویز مترجم ہو جائیں گے انشاءاللہ پھر دوسری کتاب بطور سند وثبوت کے ''شاہ علوی تاریخ کے آئینہ میں'' ضرور تحریر کرونگا جو بادشاہوں کے حوالے سے بطور سند درج کیا ہے وہ تحریری سند یں میرے پاس موجود ہیں۔

سند نمبر ۲۸:۔

مورخ فارق ارگلی نے تکیہ کی بابت سند تحریر فرماتے ہیں تکیہ متبرک مقام ہے جہاں لوگوں کو سکون ملتا ہے اور تکیہ ہی سے علم کی روشنی نکل کر پورے ولاد ھند کو روشن کیے ہوئے ہیں۔

(حوالہ دیکھے تاریخ فخر وطن صفحہ نمبر ۲۱۷ مورخ فاروق ارگلی)

میری آپ لوگوں سے برادارانہ گزارش ہے کہ اس تیز تر آرزمانے ٹیں برادارنہ اتحاد نہایت ہی ضروری ہے اگر ہم چھوٹے چھوٹے گرہوں میں اپنی الگ الگ ایک ایک اینٹ رکھی تو کسی شمارے میں گنتی نہ ہوگی اگر اپنے وجود کو تسلیم کروانا چاہتے ہیں تو اتحاد کا دامن پکڑ لیں اور تھامے رکھیں۔

متحد ہو گئے کہلاؤ گے میر وغازی
منتشر ہو گئے تو نام ونشاں کا صفایا ہوگا

اخوۃ المسلمون بن جاؤ گے تو زمانہ بھی قدر کرے گا
منتشر ہو گئے تو نام ونشاں کا صفایا ہوگا

ماضی کے واقعات تاریخ کے آئینہ ہوتے ہیں جیسا کہ راقم نے تمام واقعات کو تاریخ سے اور بادشاہوں کے دستاویزات کو جمع کر شاہ علوی سید سادات کو آئینہ دیکھنے کی کوشش کی ہے۔

فقط

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
سید شاہ فائق احمد اعظمی مداریہ

خاندان علوی:۔

تاریخ ہندوستان اسلام کے سائے میں مورخ شیخ الحدیث حضرت علامہ قاضی سید عابد وجدی الحسینیؒ سابق قاضی القضاۃ بھوپال مدھیہ پردیش صفحہ نمبر ۱۹۴ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ہندوستانی قبیلہ جاٹوں اور سندھیوں کا شروع ہی سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص خصوصی تعلوقات قائم تھے بصرہ کا خزانہ کمال اعتماد کی بناپر ان ہی جاٹوں کے سپرد کیا تھا جنگ جمل کے موقع پر عثمان ابن حنیف نے خزانہ علیؓ سے چھیننا چاہا تو ہندوستانی محافظ جاٹوں نے خزانہ دینے سے انکار کر دیا جس کے نتیجے میں سب جاٹ خزانہ کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوگئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خزانہ کا محافظ دستہ کا سردار ابوسالم جاٹ ہندوستانی تھا۔

(دیکھے فتوح البلدان صفحہ نمبر ۳۶۶)

(دیکھے ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ ۱۹۴ مورخ شیخ الحدیث حضرت علامہ قاضی سید عابد علی وجدی الحسینیؒ قاضی القضاۃ بھوپال)

۱۔خلیفہ چہارم حضرت علیؓ:۔

مورخ شیخ الحدیث حضرت علامہ قاضی سید عابد علی وجدی الحسینیؒ قاضی القضاۃ بھوپال تاریخ ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ ۱۹۴۔۱۹۵ پر تحریر رقم کی ہے کہ جب خلیفہ چہارم حضرت علی اللہ عنہ بصرہ کی جنگ سے فارغ ہوئے تو ہندوستانی جاٹوں میں سے (۷۰) ستر جاٹوں میں سے اپنی زبان میں آپؓ ان جاٹوں سے بات چیت کی۔

(دیکھے وفیات الاعیان جلد ۲۔صفحہ ۲۱)

(دیکھے طبقات ابن سعد جلد ۵۔صفحہ ۹۱)

(دیکھے ہندوستان اسلام کے سائے صفحہ ۱۹۴)

۲۔خاندان علیؓ:۔

مورخ شیخ الحدیث علامہ قاضی سید عابد علی وجدی الحسینیؒ سابق قاضی القضاۃ بھوپال نے تاریخ ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ ۱۹۴ پر لکھتے ہیں کہ حضرت علی خلیفہ چہارم کے

خاندان والوں نے سب سے زیادہ ہندوستانی عورتوں کے ساتھ نکاح کیا۔

(دیکھے وفیات الاعیان جلد۲۔ صفحہ ۲۱)

(دیکھے طبقات ابن سعد جلد ۵۔ صفحہ ۹۱)

(دیکھے ہندوستان اسلام کے سائے صفحہ ۱۹۴)

۳۔حضرت علیؓ خلیفہ چہارم:۔

مورخ شیخ الحدیث علامہ قاضی سید عابد علی وجدی الحسینیؒ سابق قاضی القضاۃ بھوپال نے صفحہ نمبر ۱۹۴ پر آگے تحریر فرماتے ہیں خود خلیفہ چہارم حضرت رضی اللہ عنہ نے خولہ ہند سے نکاح کیا تھا جو حضرت محمد ابن حنفیہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دوسرے صاحب زادے ہیں اوران کی والدہ حضرت خولہ تھیں خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت علیؓ کو دے دیا تھا۔

(دیکھے وفیات الاعیان جلد۲۔ صفحہ ۲۱)

(دیکھے طبقات ابن سعد جلد ۵۔ صفحہ ۹۱)

(دیکھے ہندوستان اسلام کے سائے صفحہ ۱۹۴)

۴۔علی ابن حسینؓ (امام زین العابدین):۔

مشہور مورخ شیخ محمد حبیب صاحب منمق نے اپنی کتاب منمق صفحہ 505 پر تحریر کرتے ہیں کہ ایسے ہی علامہ ابن قتیبہ نے علی ابن حسین (امام زین العابدین) کے متعلق لکھا ہے ان کی والدہ بھی جن کا نام سلافہ غزالہ ہے وہ بھی سندھی ہندی عورت تھیں۔

(دیکھے کتاب منمق صفحہ نمبر ۵۰۵ مورخ محمد حبیب صاحب منمق)

(دیکھے کتاب المعارف صفحہ ۹۴ علامہ ابن قتیبہ)

(دیکھے ہندوستان اسلام کے سائے صفحہ ۱۹۴)

۵۔امام زید ابن علی ابن امام حسینؓ:۔

اسی طرح امام زید رضی ابن امام حسین رضی کی کنیت ابو الحسین تھی ان کی والدہ بھی سندھی

ہندی عورت تھیں ان کو آزاد کر کے نکاح کیا گیا تھا۔

(دیکھے کتاب المعارف صفحہ ۹۵۔۹۴ علامہ ابن قتیبہ)

(دیکھے کتاب المنمسق صفحہ نمبر ۵۰۵ مورخ محمد حبیب منمسق)

(دیکھے ہندوستان اسلام کے سائے صفحہ ۱۹۴)

اموی خلیفہ کی تنقید:۔

مشہور مورخ وقاضی القضاۃ شیخ الحدیث حضرت قاضی سید عابد علی وجدی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ نمبر ۱۹۵ پر تحریر رقم کی ہے کہ علویوں پر تنقید کرتے ہوئے خلیفہ عبدالملک اموی نے اپنے خط مراسلہ میں ان علویوں کو عار دلائی کہ تو حضرت امام زید ابن علی ابن امام حسین جن کی۔

کنیت ابوالحسن تھی خلیفہ عبدالملک اموی کو جوابی خط مراسلہ میں تحریر فرمایا۔

(دیکھے کتاب المعارف صفحہ نمبر ۹۵۔۹۴ مورخ علامہ ابن قتیبہ)

(دیکھے کتاب المنسق صفحہ نمبر ۵۰۵ مورخ محمد حبیب صاحب منمسق)

(دیکھے ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ نمبر ۱۹۵ مورخ شیخ الحدیث علامہ قاضی سید عابد علی وجدی الحسینی سابق قاضی القضاۃ بھوپال)

جوابی خط مراسلہ:۔

اس طرح امام زید ابن علی ابن حسین جن کی کنیت ابوالحسن تھی خلیفہ عبدالملک اموی کو جواب دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہؓ کو آزاد کیا اور پھر حضرت صفیہ سے خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنا نکاح فرمایا ایسے ہی زید ابن حارثہ کو جو کہ غلام تھے ان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر کے زید ابن حارثہ سے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب کا نکاح کر دیا تھا۔

(دیکھے کتاب المعارف صفحہ نمبر ۹۵۔۹۴ مورخ علامہ ابن قتیبہ)

(دیکھے کتاب المنسق صفحہ نمبر ۵۰۵ مورخ محمد حبیب صاحب منمسق)

(دیکھے ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ نمبر ۱۹۵ مورخ شیخ الحدیث

علامہ قاضی سید عابد علی وجدی الحسینیؒ سابق قاضی القضاۃ بھوپال)

ہندوستان سے ننھیالی رشتہ خاندان علویوں تک

مورخین نے علوی سادات کا ننھیالی رشتہ ہندوستان کو بتایا اور تاریخ کے حوالوں سے تحریر کر کے ثابت کیا ہے جیسا کہ مورخوں کی آگے تحریر موجود ہے غرض عہد خلافت راشدہ ہی سے حضرت رحمت العالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کرام سادات عظام کا ہمارے ملک ہندوستان سے ننھیالی رشتہ کا ثبوت ملتا ہے۔ پہلی صدی ہی سے علوی خاندان اموی حکومت کی وست درازیوں کی وجہ سے عرب کو چھوڑ کر مستقل ہندوستان میں سکونت پزیر ہو گئے تھے غالباً ہندوستان میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ غالباً ہندوستان میں حضرت امام علیؑ اور حضرت امام حسینؓ کے علویوں کے نام لیواوں کی کثرت کی یہ ایک خاص وجہ یہ بھی تھی۔

(دیکھے کتاب المعارف صفحہ نمبر ۹۳-۹۴ مورخ علامہ ابن قتیبہ)

(دیکھے کتاب المنسق صفحہ نمبر ۵۰۵ مورخ محمد حبیب صاحب منمسق)

(دیکھے وفیات الاعیان جلد ۲ صفحہ ۲۱)

(دیکھے طبقات ابن سعد جلد ۵ صفحہ ۹۱)

(دیکھے ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ نمبر ۱۹۶-۱۹۵ مورخ شیخ الحدیث

علامہ قاضی سید عابد علی وجدی الحسینیؒ سابق قاضی القضاۃ بھوپال)

نوٹ:۔

مورخ کی تحریر سے ثابت ہے کہ اموی حکومت کی دست درازوں سے پریشان حال علویوں کی کثیر تعداد عرب کو چھوڑ کر مستقل ہندوستان کو اپنا وطن بنا کر ہندوستان میں ہی سکونت پذیر ہو گئے یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں کثیر تعداد میں علوی سادات موجود ہیں۔

(دیکھیے ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ نمبر ۱۹۶)

عہد فتوحات:۔

عہد فاروقی یعنی حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ دوم کی خلافت میں ہندوستان کے [illegible] علاقوں تک اسلامی فتوحات پہنچ چکی تھی جس میں ہندوستان کے علاقہ [illegible] گجرات کے علاقہ بھڑوچ پاکستان کے علاقہ دیبل (کراچی) اور پاکستان کے علاقہ مکران اور پاکستان کے ہی علاقہ بلوچستان و پاکستان کے علاقہ سندھ اور سیستان تک اسلامی فتوحات جاری تھی اور یہ تمام علاقے ہندوستان میں تھے۔

(دیکھیے کتاب الذخائر والتحف)

(دیکھیے ہندوستان اسلام کے سائے میں۔ صفحہ 196)

خلیفہ سوم حضرت عہد عثمان غنیؓ:۔

حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ سوم کے زمانے مین بھی ہندوستانی علاقوں آج کے مکران پاکستان پر مستقل فتح حاصل کی تھی اور ہندوستان کے ہی علاقہ بلوچستان پر کامل فتح حاصل کر لیا تھا سندھ پر اور سیستان پر قبضہ کو برقرار رکھا ہندوستان کے علاقے فہرج کو بھی فتح کیا ہندوستان کے دوسرے علاقے قندابیل کو بھی فتح کر لیا۔

(دیکھے کتاب الذفائر والتحف)

(دیکھے ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ ۱۹۶)

عہد علوی:۔

خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی ہندوستان کے [illegible] پر فتوحات کو جاری رکھا گیا اور ہندوستان کے علاقے [illegible] کہا جاتا ہے اور ہندوستان کے علاقے قندابیل کو فتح کیا [illegible] علاقہ میں آج ہے اس پر بھی [illegible]

(دیکھئے کتاب الذفائر والتحف)

(دیکھئے ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ ۱۹۶)

نوٹ:۔

عہدہ علوی دور حکومت میں پہلی تین فتوحات تو رضاکارانہ تھیں باقی دس فتوحات سرکاری تھیں اور آخری تین فتوحات حضرت علی کی اجازت کی وجہ سے سرکاری ہوئیں۔

تبصرہ:۔

پوری تاریخ کے ثبوت سید شاہ علوی سادات کے گرد گھومتی ہیں تاریخ کے واقعایات جو مورخین نے تحریر فرمایا ہے کہ قدیم زمانے سے سادات علوی ہندوستان کو اپنا مسکن بنایا اس کی بھی سارے وجوہات تاریخ کے حقائق کو مورخوں نے تحریر فرمایا ہے جیسا کہ خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہندوستانیوں سے دوستانہ مراسم تھے اور ہندوستانی خلیفہ چہارم کے مالیات خزانہ کے محافظ جاٹ ہوا کرتے تھے اور خلیفہ چہارم حضرت علیؑ کے وارثوں نے کثرت سے ہندوستان عورتوں سے شادیاں کی تھیں ان کے علاوہ کثیر تعداد میں کثرت سے علویوں نے اپنے جان مال کی حفاظت کی خاطر ہندوستان میں آکر اپنا مستقل وطن بنالیا جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ اموی حکومت کی دست درازیوں کی وجہ سے عرب چھوڑ کر سادات علوی سادات فاطمی سادات حسنی سادات حسینی مستقل طور پر ہندوستان میں سکونت اختیار کر لئے تھے۔ عباسی جب اقتدار کی کرسی سنبھالی اور حکمران بنے تو سب سے پہلے علویوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے لگے علویوں کا قتل عام کو مباح سمجھا اور مجبوراً علویوں نے ہندوستان میں کثرت سے آکر پناہ لی اور ہندوستان کو اپنا وطن قرار دیا اس بات سے کیسے کوئی انکار کرسکتا ہے کہ مورخوں کی تاریخ کے حقائق سید شاہ علوی سادات کے لئے مورخین کی تحریری تاریخ علویوں کو آئینہ دکھارہی ہیں جس میں پوری قوم شاہ علوی اپنے تاریخی پس منظر کو دیکھ سکتے ہیں۔ شاہ علوی سید شاہ سادات کی مشکلات حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے ہندوستان میں [illegible]

شاہ علویوں کا مستقل وطن ہندوستان ہے۔

علم حدیث کے اولین مصنیف ہند میں:۔

مورخ شیخ الحدیث حضرت علامہ قاضی سید عابد علی وجدی الحسینیؒ سابق قاضی القضاۃ بھوپال ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ نمبر ۲۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں دین اسلام کا جو منہرا رشتہ عہد رسالت سے قائم ہوا اور دور خلافت میں استوار ہوا وہ نوجوان فاتح ابن قاسم کے حملہ ۹۳ ہجری کے مطابق ۷۱۲ء عیسوی کے بعد مزید مستحکم ہوتا گیا چنانچہ ہمارا ملک اس اسلامی رشتہ سے بعض ایسی امتیازی خصوصیات سے سرفراز ہوا جس نے ہمارے ملک کو اسلامی ممالک کے دوش بدوش کھڑا کر دیا۔

(دیکھے ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ ۱۱۲)

کشور ہند:۔

تاریخ اسلامی کی ایک ایسی عظیم شخصیت کی کشور ہند میں تشریف آوری اور اس سرزمین میں قیامت تک کے لئے اقامت گزینی ہے یہ وہ بزرگ ہستی ہے جس کو تدوین حدیث کے سلسلہ میں اولیت کا شرف حاصل ہے وہ ہیں امام ابو حفص ربیع ابن صبیح سعدی بصری جو تبع تابعین اور اعیان محدثین میں سے ہیں۔

(دیکھے ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ ۱۱۲)

حضرت امام حسن بصریؓ:۔

امام ابو حفص ربیع کی ولادت بمقام بصرہ میں ہوئی جو علم وعرفان دونوں کا مرکز تھا جہاں سید التابعین حضرت امام حسن علم ظاہر (قرآن وسنت) اور علم باطن احسان ومعرفت) کا ہنگامہ گرم کیے ہوئے تھے۔

(دیکھے ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ ۱۱۲)

امام حسن بصریؓ:۔

امام حسن بصریؒ جہاں علم حدیث میں رئیس المحدثین ہیں وہیں احسان وعرفان کے سلسلہ کے شیخ مورخ الحدیث حضرت علامہ قاضی سید وجدی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ سابق قاضی القضاۃ بھوپال تاریخ ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ نمبر ۱۵۴-۱۵۳ پر تحریر رقم کی ہے کہ الشیوخ بھی ہیں۔امام ابوحفصی جو بنو سعد کے آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے حضرت امام حسن بصری کے آگے زانوے تلمذ تہہ کیا اور دونوں میدانوں کے شہسوار ثابت ہوئے امام ابوحفص نے صحاح کے راویوں حضرت حمید،طویل ثابت بنانی،مجاہد،ابن جبیر،ابوالزبیر ابوغالب اور ابی امامہ سے علم حدیث کی سنداً حاصل کیا اور پھر امامہ کو فہ حضرت سفیان ثوری،امام وکیع،ابن مہدی ابو داود،آدم ابن ابی ایاس،ابوالولید اور طیلسانی جیسے ائمہ حدیث کے استاد ہوئے۔

(دیکھے تذہیب التہذیب)

(دیکھے ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ ۲۳۱-۲۱۲)

تبصرہ:۔

مورخ شیخ الحدیث حضرت علامہ قاضی سید عابد علی وجدی الحسینیؒ سابق قاضی القضاۃ بھوپال تاریخ ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ نمبر ۲۱۲ پر تحریر فرمایا کہ سید التابعین سے علم حدیث اور تحریر سے ثابت ہے کہ ان محدثین نے علم حدیث حاصل کیا آگے صفحہ نمبر ۲۱۳ پر مورخ نے تحریر کیا ہے کہ ان علمی اور عملی کمالات کے ساتھ ان کا وہ خصوصی کمالات کے ساتھ ان کا وہ خصوصی کمال جو ان کو صوفیاء اور محدثین میں امتیاز بخشتا ہے وہ ان کا جذبہ جہاد ہے اس جذبہ صادقہ نے ان کو بصرہ سے نکال کر ارض ہند میں پہونچا دیا۔

(دیکھے تذہیب التہذیب)

(دیکھے ہندوستان اسلام کے سائے میں صفحہ ۲۲۱-۲۱۲)

نوٹ:۔

تاریخ کہ تحریر سے ثابت ہے کہ سید و سادات کے صوفیاء اکرام نے ہندوستان میں

داعی دین اسلام کے مبلغ تھے اور تمام مورخین سلسلہ مداریہ کے بانی حضرت سید بدیع الدین زندہ
شاہ قطب المدارؒ کی بابت تحریر فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں غیر مسلموں میں دعوت دین کا آغاز
فرماتے تھے اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں گھوم گھوم کر دعوت دین کی بنیاد [illegible]
ھجری میں رکھی تھی اور پھر سلسلہ مداریہ کے تکیہ کو قائم کرتے چلے گئے شمال میں روس جاپان سے لیکر
جنوب ھند میں شری لنکا تک اور مشرق میں مالدیپ شنگاپور برنائی ملیشیا سے لیکر مغرب میں بحر
عرب تک تو دن رات سلسلہ مداریہ کے علمائے دین اسلام کی تبلیغ میں مصروف تھے اندرون ملک
ہندوستان میں دعوت دین پھیلانے کے علاوہ بیرون ملک میں سلسلہ مداریہ کے علمائے دین گھوم
گھوم کر تبلیغ میں مشغول تھے اپنے حسن اخلاق سے علم وعرفان قرآن وسنت کی روشنی کو پورے
ایشیاء میں روشن کردیئے تھے جس کا ثبوت آج پورے ایشیاء میں اللہ اکبر کی اذان اور نماز کی
صدائیں گونجتی ہیں تکیہ پر چلّہ خانہ خانقاہیں مسجد مدرسہ سلسلہ مداریہ کی نشانی ہیں آگے دیکھے مغل
شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلّی ھند یکم محرم الحرام ۱۲۶۶ ھجری کا شاہی سند التوصیف
میں تحریر دستاویز۔

مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلّی ھند:

مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلّی ھند یکم محرم الحرام ۱۲۶۶ ھجری کا
شاہی سند التوصیف میں تحریر کیا کہ فقیر زادہ سید شاہ مولانا بخش بڑے حکیموں میں سے جانی پہچانی
شخصیت سید نہار شاہ کے صاحبزادے سرائے میاں کول (علی گڑھ) کے رہنے والے ہیں۔
(حوالہ دیکھے سند التوصیف مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلّی ھند یکم محرم الحرام ۱۲۶۶
ھجری)

تبصرہ:۔

مغل شہنشاد سارج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلی ھند نے اپنے سند التوصیف میں تحریر
فرمایا کہ فقیر زادہ سے مراد یہاں اللہ والے سے ہے اور سید خاندان سے [illegible]

بزرگوں کا لقب ہے اس طرح تینوں الفاظ اپنے آپ میں جامع معنیٰ میں اہمیت رکھتے ہیں اس طرح ثابت ہو گیا کہ فقیر زادہ سید شاہ مولا بخش بڑے حکیموں میں سے تھے جو کہ نہایت تعلیم یافتہ اور مشہور شخصیت میں پہنچانی ہستی تھی اور مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلی ہند نے مخاطب کرتے ہوئے سید نہار شاہ کے سراءے میاں کول (علی گڑھ) کے رہنے والے تھے بادشاہ نے ان کے والد محترم کے نام کے آگے سید تحریر کر کے مخاطب کیا جس سے ثابت ہوا کہ علی گڑھ کے فقیر زادے سید قبلے کے لوگ ہیں اور ان کا لقب شاہ ہے اور جو سید ہیں اور سادات ہیں وہ علوی، فاطمی، حسنی، حسینی میں سے کسی بھی شجرے کے مطابق اپنے نام کے آگے لکھ سکتے ہیں ثابت ہوا کہ علی گڑھ کے شاہ علوی سادات ہیں آگے شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلی ہند نے جو تحریر کیا ہے وہ نقل کیے دیتا ہوں۔

۲۔سند التوصیف:۔

مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلی ہند نے سند التوصیف میں لکھا ہے کہ مشہور شخصیت سید نہار شاہ کا تعلق مکن پور کے بزرگوں سے ہے اور ان کی ماں کا تعلق کول (علی گڑھ) سے ہے شاہ مولا بخش بچپن ہی سے حد درجہ سمجھ دار تھے ان کے والد نے ان کی تعلیم و تربیت کا بہت خیال رکھا۔

(حوالہ دیکھیے سند التوصیف مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلّی ہند یکم محرم الحرام ۱۲۶۶ ھجری)

تبصرہ:۔

مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلی ہند کی سند التوصیف کے لکھنے کے مطابق سرائے کول (علی گڑھ) کے فقیر زادے سید شاہ مولا بخش کے والد محترم کا تعلق مکن پور کے بزرگوں میں سے ہے اور ماں کا تعلق (علی گڑھ) سے ہے اس طرح علی گڑھ اور مکن پور کے سید سادات میں آپس میں رشتہ داریاں تھیں شہنشاہ کی تحریر نے ثابت کر دیا کہ مکن پور کے سادات اور علی گڑھ کے فقیر زادہ سید شاہ علوی کے شجر نسب ایک ہے جو کہ سادات ہیں۔

۳۔سند التوصیف:۔

مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلی ہند نے سند التوصیف میں آگے تحریر فرمایا کہ فقیرزادہ سید شاہ مولا بخش نے جوانی ہی میں علوم ادبیہ، ریاضی، فقہ، منطق اور حکمت کی تعلیم حاصل کرلی۔اس کے بعد طب کے حصول پر توجہ کی اور بہت تھوڑے عرصہ میں جملہ علوم میں دست گاہ پیدا کرلی اور اپنے زمانے کے دانشوروں میں شمار ہونے لگے۔

(حوالہ دیکھے سند التوصیف مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلّی ہند یکم محرم الحرام ۱۲۶۶ ہجری)

تبصرہ:۔

مغل شاہی دستاویز سے ثابت ہے کہ سلسلہ مداریہ کے لوگ علمائے دین تھے اور جن کو تمام علوم پر عبور حاصل تھے جیسا کہ شہنشاہ نے لکھا ہے تمام علوم ادبیہ، ریاضی، فقہ، منطق اور حکمت پر عبور حاصل تھے فقہ کے معنی میں علم دین کا جاننے والا یہ ہی دین اسلام کے مبلغ داعی اسلام سلسلہ مداریہ کے علماء ہی تھے جو گھوم گھوم کر ہندوستان میں تبلیغ کرتے تھے جیسا کہ مورخ شیخ محمد اکرام نے رود کوثر صفحہ نمبر ۵۱۷ پر تحریر رقم کیا ہے مغل بادشاہ شاہ شجاع نے ایک سند محررہ سلسلہ مداریہ ۱۶۵۹ عیسوی میں لکھ کر دیا تھا کہ ہندوستان میں مع اپنے ساز وسامان کے کہیں بھی دین اسلام کی تبلیغ کرنے جاسکتے ہیں تاکہ لوگوں کی اصلاح کرسکیں اور جہاں بھی تبلیغ کرنے جائیں گے تو وہاں کے مالیکان سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کے اخراجات برداشت کریں گے اس طرح مغل باشاہ شاہ شجاع اور مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلی ہند کی سند التوصیف اس بات کا ثبوت ہیں کہ سلسلہ مداریہ کے شاہ علوی سید سادات ہی دین اسلام کو ہندوستان میں لوگوں تک پہنچا رہے تھے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں رہتی دنیا تک اللہ اکبر کی صدائیں گونجتی رہیں گی اور آج ہندوستان کے چپے چپے پر مسجدیں۔خانقاہ چلہ خانہ موجود ہیں جو سلسلہ مداریہ کے علمائے دین سید شاہ علوی سادات کے علمائے دین کی کی اور ان کی ملکیت میں شمار ہوتا ہے۔

سند التوصیف:۔

ایک بار ایسا ہوا کہ شاہزادہ جواں بخت ایک بہت سخت بیماری میں مبتلا ہو گیا تمام اطباء اس کے علاج سے ہار گئے اس نے (بہادر شاہ ظفر) نے سید شاہ مولا بخش کو بلایا اور انہوں نے شاہزادے کا بڑی آسانی سے علاج کر دیا۔

(حوالہ دیکھے سند التوصیف مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلّی ہند یکم محرم الحرام ۱۲۶۶ ہجری)

تبصرہ:۔

سند التوصیف میں شاہی فرمان کے مطابق ثابت ہے کہ سلسلہ مداریہ کے علماء دین نہایت ہی تعلیم یافتہ، متقی پرہیزگار تھے اور جس کام کو کرتے اس کام کو انجام تک پہنچاتے تھے جیسا کہ شہزادے جواں بخت کے موزی مرض کا بڑی آسانی سے علاج کر دیا اور بادشاہ نے سلسلہ مداریہ کے سید شاہ مولا بخش کو اپنا خصوصی شاہی مہمان بنایا۔

سند التوصیف:۔

مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلی ہند نے یکم محرم الحرام ۱۲۶۶ ھجری میں اپنے سند التوصیف میں تحریر فرمایا کہ شاہزادہ جواں بخت اور مغل بادشاہ (بہادر شاہ ظفر) بہت زیادہ خوش ہوئے اور ان کو بہت زیادہ انعام واکرام سے نوازا اور سلطنت کے دوسرے تمام بزرگوں پر ان کو ترجیح دی اور ان کی خواہش پر اپنی لائبریری کو ان کے حوالہ کر دیا شاہ مولا بخش نے کئی مہینے اس لائبریری میں گزارے اور دن رات کتابوں کے مطالعہ میں مصرف رہے اور مغل بادشاہ بہادر شاہ محمد ظفر دلی ھند کے مہمان رہے۔

(حوالہ دیکھے سند التوصیف مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلّی ہند یکم محرم الحرام ۱۲۶۶ ھجری)

تبصرہ:۔

سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کی بابت مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلی ہند یکم محرم الحرام ۱۲۶۶ ھجری کو سند التوصیف میں تحریر فرماتے ہوئے تسلیم کیا ہے کہ ان زمانے

سے تمام بزرگوں پر سلسلہ مداریہ کے غلبے دین اطباء کو دوسرے لوگوں پر فوقیت [illegible]

سلسلہ مداریہ کے فقیر زادہ اللہ والے سید شاہ مولا بخش سے بہت خوش ہو کر شہنشاہ نے اپنے [illegible]

میں مہمان خصوصی رکھتے ہوئے مطالعہ کے لئے اپنی لائبریری سید شاہ مولا بخش فقیر زادہ [illegible]

حوالے کردی یہ تھی سلسلہ مداریہ کے فقیر زادہ سید شاہ علوی [illegible]

شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر دلی ہند کی سند التوصیف کی تحریر سے ثابت ہے۔

مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی

محترم مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی نے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر 118 پر تحریر فرماتے ہیں کہ کثرت سے سادات عالی نسب خاندان کے شرفاء فضلاء بڑی کثیر تعداد میں عرب سے ہجرت کر کے ہندوستان پہنچ رہے تھے اور آرہے تھے اور انگریز فرنگیوں سے ہندوستان میں مقابلے کررہے تھے۔

(حوالہ دیکھئے حاضر العالم الاسلامی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۷۰۔۱۷۱)

نوٹ:۔

نوٹ کرلیں کہ اس میں علامہ محقق سید بن عبدالرحمٰن ابن شہاب علوی حضرمی کا ایک مقالہ تحریر ہے کہ انھوں نے حضرمی علویوں کے بارے میں بڑی تفصیل سے بیان کی ہے کہ بڑی کثیر تعداد میں سادات کے شرفاء ہندوستان پہنچ رہے تھے جو علم و فضل میں نمایاں مقام پر رکھتے تھے۔

(حوالہ دیکھے تحفۃ المجاہدین ہندوستانی ایڈیشن حاشیہ صفحہ نمبر ۷۹ سے ۱۸۵ تک)

عباسی سرکار:۔

یہ بات صاف ہو گئی کہ عباسیوں کی حکومت سے ظلم و ستم اور علویوں سے [illegible]

خوف سے علویوں نے ہندوستان کا رخ کیا اور ہندوستان کو اپنا وطن بنایا۔

(حوالہ دیکھئے تحفۃ المجاہدین ہندوستانی ایڈیشن حاشیہ صفحہ نمبر [illegible] تک)

نوٹ:۔

نوٹ کرلیں کہ کفار قریش کے ظلم وستم سے مجبور ہو کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے بڑی مشکلات و پریشانیوں کو اٹھاتے ہوئے اللہ تعالی کے مشکل ترین امتحان سے گزرتے ہوئے مدینہ پہنچے تھے بالکل اسی طرح سے شہر حلب میں آموی خاندان سے علویوں کی دشمنی تھی اور باغی اسلام سبائی فرقہ۔شیعہ خارجیوں سے علویوں کی دشمنی تھی۔آموی خاندان، یزیدی فرقہ، سبائی فرقہ، شیعہ فرقہ اور خوارجیوں کے بعد میں عباسیوں کے ذریعہ علویوں کو ستایا جاتا تھا ان علویوں پر ظلم وتشدد وقتل عام سے تنگ ہو کر مجبوراً سیدانی جی نے ہجرت کی تھی۔

(حوالہ دیکھے تاریخ طبری)

(حوالہ دیکھے تحفۃ المجاہدین ہندستانی ایڈیشن)

(حوالہ دیکھے حاضر العالم الاسلامی جلد ۳)

(حوالہ دیکھے تحریک آزادی میں علماء کا کردار مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

مورخ سید محضر علی وقاری مداری مکنپور

المحترم مورخ جناب سید محضر علی وقاری مداری مکنپور شریف کانپور نے اپنی تاریخی کتاب مدار عالم صفحہ نمبر ۱۵۔۱۶ پر تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عباسیوں کا بادشاہ جعفر معتصم متوکل علی اللہ کے لقب سے مسند حکومت پر تخت نشین ۲۳۲ھ ہجری کے مطابق ۸۴۲ء عیسوی میں حکمران ہوا اس بادشاہ کو سادات علویوں سے سخت نفرت تھی اور بادشاہ جعفر معتصم متوکل علی اللہ اس قدر علویوں سے دشمنی ونفرت تھی کہ ۲۳۶ھ ہجری میں حضرت امام علیؑ کا مزار مقدس اور اطراف کے اس پاس علویوں کے تمام قبروں کو منہدم کروادیا سارے علویوں کی قبروں [illegible] کر اس پر کھیتی کروانی شروع کروادیا تھا۔

(حوالہ دیکھے مدار عالم صفحہ نمبر ۱۵۔۱۶ مورخ [illegible] جناب سید محضر علی وقاری [illegible])

نوٹ:۔

مورخین کی تحریر اس بات کی گواہ ہیں کہ سادات کرام کثرت سے ہجرت کر کے عرب سے بھاگ کر ہندوستان تشریف لا رہے تھے یہ ہی سادات کرام علوی سید ہی تو تھے جو اموی خاندان کے مظالم یزیدیوں کی دشمنی سبائی اور شیعہ فرقہ اور خوارجیوں اور عباسیوں کے قتل عام سے نجات پانے کی غرض سے علوی سادات کثیر تعداد میں ہندوستام پہنچ رہے تھے۔

مورخ ڈاکٹر E-H جعفری مداری:۔

محترم مورخ ڈاکٹر E-H جعفری صاحب مداری مکنپور نے اپنی تاریخی کتاب جدید مدار اعظم صفحہ نمبر ۱۱ پر تحریر رقم کی ہے کہ جب عباسیوں کا حکمران متوکل علی اللہ منصب خلافت پر فائض ہوا اس بادشاہ کو علویوں سے سخت نفرت اور دشمنی تھی سادات علویوں کا اتنا بڑا دشمن بن گیا کہ حسنین پاک کے یعنی کہ حضرت امام حضرت علی حضرت امام حسینؓ اور حضرت امام حسنؓ کے ساتھ ساتھ تمام علویوں کے مزارات کو شہد کروا کر منہدم کر دیا اور ان علویوں کی قبروں پر کھیتی کروانا شروع کر دیا اور اعلان کر دیا کہ سادات علویوں سے دوستی رکھنے والوں کو سخت سزا دی جائے گی اور علویوں سے تعلوقات رکھنے والوں کو سخت سے سخت سزا دیتا تھا اور حکم دیا کہ علویوں کو تلاش کر کے ان ہاتھوں پر آگ کے انگارے رکھواتا تھا ہاتھ نہ جلنے پر ان علویوں کو قتل عام کروا دیتا تھا حضرت علی جلیؒ نے اللہ تعالی سے دعا کہ اے اللہ تو ہم سے یہ علوی ہونے کی صفت ختم کر دے۔

(حوالہ دیکھیے جدید مدار اعظم صفحہ ۱۱ مورخ ڈاکٹر E-H جعفری صاحب مداری مکنپور)

نوٹ:۔

نوٹ کر لیں کہ جب عباسی حکمران متوکل علویوں سے دشمنی کی بنا پر حلب کا رخ کیا تو حضرت قدوۃ الدین علی جلیؒ نے راہ فرار اختیار کر کے آپ قریہ یعنی گاوں چنار میں ایک یہودی ابواسحاق کے گھر میں پناہ لی جو کہ لاولد تھا۔

علیہ کسی کا نطفہ اور نسب شجرہ نہیں بدلا راجہ جسونت سنگھ کو شاہ کا لقب نہیں دیا بلکہ سورت گجرات کے علاقہ کھمبات کے راجہ جسونت کو نام جعفر اور لقب خان کا ہی دیا دیکھے مورخ محترم جناب سید محضر علی وقاری مداری مکنپور کی تاریخی کتاب مدار عالم صفحہ نمبر ۴۴۔

(حوالہ دیکھے تاریخ مدار عالم صفحہ ۴۴ مورخ محترم جناب سید محضر علی وقاری مداری مکنپور)

گجرات:۔

مورخ المحترم سید محضر علی وقاری مداری مکنپور کی تاریخ مدار عالم صفحہ ۴۹ پر لکھتے ہیں کہ گجرات میں حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ گجرات کے ہی علاقہ پالن پور کے راجہ بلوان سنگھ نے آپؒ کی تبلیغ اسلام سے متاثر ہوکر آپ کی خدمت میں فیض حاصل کرنے پہونچے اور آپکی صداقت پر مذہب اسلام لایا اور جب راجہ بلوان سنگھ آپ کے ہاتھوں مسلمان ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے راجہ بلوان سنگھ کا نام راجہ زوراور خان رکھا اس طرح حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ نے راجہ بلوان سنگھ کا اسلامی نام زوراور رکھا اور لقب خان کا دیا۔

نوٹ:۔

کسی کو بھی شاہ سید سادات نہیں بنایا زوراور خان مداری ہوکر مسجدیں۔ اور کنویں بنوائیں آج بھی سورت میں مدارؒ کا چلہ موجود ہے۔

(حوالہ دیکھے تاریخ مدار عالم صفحہ ۴۹ مورخ محترم جناب سید محضر علی وقاری مداری مکنپور)

مورخ سید محضر علی وقاری مداری مکنپور:۔

مورخ محترم جناب سید محضر علی وقاری مداری نے لکھا ہے تاریخ مدار عالم صفحہ نمبر ۱۳۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ بابا کپور کا اصل نام سید الغفور تھا اور بابا کپور مداری کے نام سے مشہور ہیں۔

نوٹ:۔

بابا کپور کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ہندو ہیں کپور پنجابیوں میں بھی ہیں تو کیا بابا

کپور ھندو یا پنجابی تھے سوال باقی رہ جاتا ہے؟ لیکن مورخ جناب سید محضر علی وقاری [illegible] جو لکھا ہے وہ تحریر سچائی پر مبنی ہے کہ ان کا اصلی نام سید عبدالغفور ہے اور سید [illegible] ہوتے ہیں اور سلسلہ مداریہ کے خاص کر زیادہ تر لوگ جو تکیہ [illegible] نشین ہیں وہ سید شاہ [illegible] سادات ہیں جیسا کہ مورخین اور بادشاہوں کے دستاویزات سے ثابت ہے۔

(حوالہ دیکھے مدار عالم صفحہ ۱۳۸ مورخ محترم جناب سید محضر علی وقاری مداری)

مورخ سید محضر علی وقاری مداری:۔

مورخ محترم جناب سید محضر علی وقاری مداری نے تاریخ مدار [illegible] صفحہ نمبر [illegible] پر تحریر رقم کی ہے کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المداریہ "فقیر" کہلوانا زیادہ پسند فرماتے۔

(حوالہ دیکھے مدار عالم صفحہ نمبر ۹۲ مورخ سید محضر علی قاری و مداری ملنپور)

مورخ سید محضر علی وقاری مداری مکنپور:۔

جب قاضی متحّر تھے تو قاضی صاحب نے حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کا اسم گرامی کیا ہے؟ آپ کا نام کیا ہے؟ تو حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا کہ فقیر کو بدیع الدین کہتے ہیں۔

(حوالہ دیکھے مدار عالم صفحہ نمبر ۹۲ مورخ سید محضر علی قاری و مداری ملنپور)

تبصرہ:۔

پوری تحریر اس بات کی گواہ ہے کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار نے اپنے آپ کو سید شاہ علوی سادات نہیں بتایا بلکہ پوچھنے والے کو جواب میں فقیر بدیع الدین [illegible] بتایا یہ اہم سوال باقی رہتی دنیا تک لوگوں سے سوال کرتا رہے گا؟ فقیر لفظ میں [illegible] تعالیٰ سے [illegible] عاجزی کرتے تھے اللہ تعالیٰ سے [illegible] اللہ تعالیٰ نے بہت [illegible] [illegible] نے حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کی بات [illegible] [illegible]

(حوالہ دیکھیے اخبار الاخیار جلد نمبر ۱۸۱ ابو المجد شیخ عبد الحق دہلوی
محدث دہلویؒ)

(حوالہ دیکھیے سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور)

تکیہ:۔

مورخ المحترم سید محضر علی وقاری مداری نے تاریخ مدار عالم صفحہ نمبر ۹۷ پر لکھتے ہیں۔ اسی عہد میں کاکوری کے تکیہ کے سادات ہندوستان تشریف لائے تھے اور سید صدر جہاں کے والد کا شمار اس وقت کے علماء فضلائے روزگار میں ہوتا تھا۔ اور جونپور میں ابراہیم شاہ شرقی کی علمی سرپرستی اور فقراء پروری کی بڑی شہرت تھی یہاں پر غور کرنے والی تحریر یہ ہے کہ حضرت سید محضر علی علی وقاری المداری نے اپنی تحریر میں تسلیم کیا ہے کہ تکیہ دار اور تکیہ کے گدی نشین سادات ہیں اور بات صاف ہوگی کہ سید شاہ سادات ہی علوی اور تکیہ کے گدی نشین ہیں۔

(حوالہ دیکھیے تاریخ مدار عالم صفحہ ۹۷ مورخ سید محضر علی وقاری مداری مکنپور)

تکیہ علم اللہ شاہ رائے بریلی:۔

مورخ فاروق ارگلی نے تاریخ "فخر وطن صفحہ نمبر ۲۷ پر تحریر رقم کرتے ہوئے فرماتے ہیں تکیہ وہ متبرک مقام ہے جہاں سے پورے بلاد ہند میں اسلامی تعلیمات کی روشنی پھیلی تھی اور تکیہ ایک پاکیزہ مقام ہے سرزمین اولیاء کرام صلحاء علماء مبلغین ومجاہدین کے لازوال علمی دینی اور روحانی طاقت اور کمالات کی گواہ بنی ہوئی ہیں۔

(حوالہ دیکھیے تاریخ فخر وطن صفحہ ۲۷ مورخ فاروق ارگلی)

تبصرہ:۔

مورخ فاروق ارگلی اور مورخ سید محضر علی قاری ومداری نے صاف صاف لکھا ہے کہ تکیہ ہی کے سادات گدی نشین ہی اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کے داعی تھے اور تکیہ ہی ہندوستان میں سب سے متبرک مقام مانا وجانا جاتا تھا اسی تکیہ سے اسلامی تعلیمات نکل کر پورے بلاد

روشنی فراہم کرتی تھی مورخ فاروق ارگلی نے فخر وطن صفحہ ۷۲ پر تکیہ علم اللہ شاہ رائے بریلی تکیہ و سادات کی پوری تفصیل سے لکھا ہے۔

(حوالہ دیکھیے فخر وطن صفحہ نمبر 72 مورخ فاروق ارگلی)

تکیہ بڑے شاہ بلب گڑھ دلی:

تکیہ بڑے شاہ بلب گڑھ دلی میں حضور کے حکم کے مطابق فوجی تکیہ کی حفاظت کے لئے فروکش ہیں۔

(حوالہ دیکھیے داستان 1857ء صفحہ نمبر 482 مورخ فاروق ارگلی)

تبصرہ:۔

تاریخ کی تحریر سے ثابت ہے کہ ہندوستان میں قدیم زمانے کے بادشاہوں کے دور حکومت میں تکیہ اور تکیہ دار کے گدی نشین اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کے داعی تھے ہی کو سب سے علی مرتبہ و مقام حاصل تھے کیونکہ تکیہ ہی تبلیغ اسلام کے مرکز ہوا کرتے ہیں اور تکیہ پر سادات علوی دین اسلام کے داعی رہا کرتے تھے تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ صرف اور صرف سلسلہ مداریہ کے علمائے دین گھوم گھوم کر دین اسلام کی تبلیغ کرتے تھے اور دین اسلام کے محافظ بھی تھے۔ جیسا کہ مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر نے ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں سلسلہ مداریہ کے فقراء کے علمائے دین سے مدد مانگی تھی۔ تاریخ داستان 1857ء صفحہ نمبر 135 پر تحریر موجود ہے۔

(حوالہ دیکھیے تاریخ داستان 1857ء مورخ فاروق ارگلی) عیسوی صفحہ نمبر ۱۳۵ مورخ فاروق ارگلی نے جو تحریر کیا وہ نقل کیے دیتا ہوں۔

(داستان ۱۸۵۷ء صفحہ ۱۳۵ مورخ فاروق ارگلی)

مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کا شاہی فرمان:۔

مورخ فاروق ارگلی نے داستان ۱۸۵۷ء کے مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر دلی ہند کا ایک اہم شاہی فرمان کو صفحہ نمبر ۱۳۵ پر زینت بخشتا ہے اور برہمنوں اور سلسلہ مداریہ کے فقراء سے مدد کا

طالب ہوا شاہی فرمان میں جو تحریر ہے وہ نقل کیے دیتا ہوں۔

ا۔ چونکہ اہل یورپ، ہندومت اور اسلام دونوں کے دشمن ہیں اور اس وقت انگریزوں کے خلاف مذہب کی بنا پر جنگ جاری ہے۔

(داستان ۱۸۵۷ءعیسوی صفحہ ۱۳۵ مورخ فاروق ارگلی)

نقل:

۲۔ اس لئے پنڈتوں اور فقراء پر لازم ہے کہ وہ مابدولت کے حضور اپنے آپ کو پیش کریں اور ۱۸۵۷ء کی مقدس جنگ میں حصہ لیں کیونکہ پنڈت اور فقراء ہندومت اور اسلام کے محافظ ہیں۔

(داستان ۱۸۵۷ء صفحہ ۱۳۵ مورخ فاروق ارگلی)

نقل:

۳۔ مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر نے آگے حکم دیا کہ اگر ایسا نہ کریں گے تو وہ شرع اور شاستروں کی رو سے گہنگار ہوں گے۔

(داستان ۱۸۵۷ء صفحہ ۱۳۵ مورخ فاروق ارگلی)

نقل:

۴۔ آگے بادشاہ نے پنڈتوں اور سلسلہ مداریہ کے فقراء سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر وہ مابدولت کے حضور میں پیش ہو جائیں تو وہ بادشاہی حکومت کے قیام پر معافی اراضی پانے کے مستحق ہونگے۔

(داستان ۱۸۵۷ء صفحہ ۱۳۵ مورخ فاروق ارگلی)

تبصرہ:۔

بات صاف ہوگی اور تاریخ نے آئینہ دکھایا کہ ۱۸۵۹ءعیسوی سے انگریز فرنگیوں سے اور ان کے مذہبی تبلیغ کرنے والے پادریوں سے سلسلہ مداریہ کے بنائے دین سے عیسائیت کی

تبلیغ اور دین اسلام کی تبلیغ کو لیکر جھگڑے شروع ہو گئے تھے جب ۱۷۶۱ عیسوی میں سید جنوں شاہ مداریہ (ابوطالب) دیوان گان اور انگریز گورنر لارڈ کلائیو کے درمیان طویل جنگ چھڑ گئی یہ جنگ گھر گھر ہاتھ پسارنے والے اور در در روڈ پر بھیک مانگنے فقرا نہیں تھے بلکہ سلسلہ مداریہ کے تکیہ دار گدی نشین سید شاہ علوی سادات فقراء تھے جنھیں اللہ تعالی کا قرب حاصل تھا اور ان تکیوں پر بادشاہوں کی دی ہوئی معافی ارافیاں وقف تھیں جو کہ صاحب حثیت اور اپنے محال کے مالک و بادشاہ ہوا کرتے تھے جیسا کہ مغل بادشاہ شاہ شجاع نے سلسلہ مداریہ کے نام ایک دین کو سند محررہ ۱۶۵۹ء میں لکھ کر دیا تھا کہ دین اسلام کی تبلیغ کرنے جائیں تو سلسلہ مداریہ کو ساری سہولتیں ملیں گیں۔

(حوالہ دیکھیے رود کوثر صفحہ نمبر ۵۱۷ مورخ شیخ محمد اکرام)

نوٹ:۔

اور مورخ فاروق ارگلی کی تاریخ فخر وطن صفحہ نمبر ۲۷ پر تکیہ و گدی نشین کی بابت تحریر موجود ہے جو اپنے آپ میں ہندوستانی تکیہ کی بابت جواب ہے اور مورخ فاروق ارگلی نے داستان ۱۸۵۷ء عیسوی صفحہ ۱۳۵ پر مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر دہلی کے دستاویزات سے ثابت ہے کہ مداریہ سلسلہ مکنپور کے سادات کی نگرانی اور سرپرستی میں میں سلسلہ مداریہ کے تکیہ گدی نشین انگریز فرنگیوں سے جنگ آزادی لڑ رہے تھے۔

نوٹ:۔

نوٹ کرلیں کہ ہندوستان کے سارے مورخین کا اتفاق ہے کہ سلسلہ مداریہ کی تکیہ کے تکیہ دار اور گدی نشین ہی دین اسلام کی تبلیغ کے داعی اور مبلغین تھے اور بادشاہ ہوں کے دستاویزات اور مورخین کی تحریر اس بات کی ضامن ہے کہ تکیہ پر سلسلہ مداریہ کے سید شاہ سادات علوی ہی تھے اور آج بھی ہیں۔

فقیر لفظ:۔

محترم مورخ سید محفوظ علی وقاری مداری نے تاریخ مدار عالم صفحہ نمبر ۱۵ پر لکھتے ہیں۔ کانپور کے قریب مکنپور شریف میں "پر سیدھ فقیر حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ" سے جڑے تھے۔

نوٹ:۔

نوٹ کرلیں کہ اس اپنی تحریر سے مورخ سید محفوظ علی وقاری مداری نے حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کو "پر سیدھ فقیر" لفظ سے نوازہ ہے جب سلسلہ مداریہ کے سید شاہ سادات علوی حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آپ کو فقیر کہلانا پسند فرماتے تھے تو ان سے نسبت رکھنے والی تمام تکیہ کے گدی نشین سادات سید علوی ہونے کے باوجود فقیر لکھنا پڑھنا کہلانا پسند فرماتے تھے وہ تکیہ کے تکیہ دار وہی فقیر تھے جو صاحب حشیت ہر معاملے میں سب سے اعلی مقام رکھتے تھے اور ان کا حسب نسب بھی اعلی تھا جیسا کہ مورخین نے لکھا ہے کہ سلسلہ مداریہ کے تکیہ نشین صاحب علم اور مذہب اسلامی کے داعی تھے۔

(حوالہ دیکھے فخر وطن صفحہ نمبر ۲۷) (حوالہ دیکھے تاریخ مدار عالم صفحہ نمبر ۷۹) (حوالہ دیکھے رود کوثر ۵۱۷)

تکیہ بڑے شاہ:۔

مورخ فاروق ارگلی تاریخی کتاب (داستان ۱۸۵۷ء عیسوی صفحہ ۲۸۲ پر رقم طراز ہیں کہ راجہ ناہر سنگھ بلب گڑھ دہلی نے (۱۵۰) ڈیڑھ سو سوار اور پیادی فوجیوں کو تکیہ بڑے شاہ کی محافظ کے واسطے حفاظت کے انتظام کا بندوبست کیا شہر وغیرہ کی حفاظت کے لئے بادشاہ دہلی بہادر شاہ ظفر کے حضور میں بھیج دیئے چنانچہ مقام تکیہ بڑے شاہ پر حسب الحکم فوجی محافظ سے لئے فردکش ہوئے۔

(حوالہ دیکھے داستان ۱۸۵۷ئ صفحہ ۲۸۲ مورخ فاروق ارگلی)

مورخ سید محضر علی قاری ومداری مکنپور:۔

مورخ المحترم سید محضر علی قاری مکنپور نے تاریخ مدار عالم صفحہ ۹۴ پر [illegible]

فرماتے ہیں کہ سلسلہ کی بابت لکھا ہے۔

۱۔ سلسلہ نوریہ۔ یہ سلسلہ احمد بن محمد ابوالحسن نوری سے جاری ہوا۔ ۲۔ سلسلہ خضرویہ۔ یہ سلسلہ خواجہ خضرویہ سے جاری ہوا۔ ۳۔ سلسلہ حسنیہ بخاریہ۔ یہ سلسلہ سادات کرام سے منسوب ہے یہ ہی عبدالرحمان چشتی نے مراۃ اسرار میں تحریر فرمایا ہے۔ ۴۔ سلسلہ زاہدیہ۔ یہ سلسلہ حضرت خواجہ بدرالدین زاہد سے جاری ہوا۔ ۵۔ سلسلہ انصاریہ۔ یہ حضرت خواجہ عبداللہ انصاری سے جاری ہوا وغیرہ۔

(حوالہ دیکھے مدار عالم صفحہ نمبر ۹۴ مورخ سید محضر علی وقاری مداری مکنپور)

نوٹ:۔

نوٹ کرلیں کہ ان تمام سلسلہ کا تحریر میں ذکر کیا گیا ہے لیکن ان تمام سلسلہ والوں کو شاہ کا لقب نہیں دیا گیا بلکہ ان کی اصلیت کو باقی رکھا ہے مثلاً جولاہے سلسلہ مداریہ میں بیعت تھے حضرت خواجہ عبداللہ انصاری کے حسب نسب نہیں بدلا گیا اور نہ ہی شاہ کا لقب دیا گیا بلکہ سلسلہ مداریہ میں ان کی اصلیت کو باقی رکھا سلسلہ انصاریہ سے جوڑ دیا گیا۔

(حوالہ دیکھے تاریخ مدار عالم صفحہ نمبر ۹۴ مورخ سید محضر علی قاری مداری مکنپور)

مورخ سید مختار علی مداری دیوان مکنپور:۔

مورخ سید مختار علی مداری دیوان مکنپور نے فضائل اطہار بیت عرفان قطب المدار صفحہ ۱۴۶ پر لکھتے ہیں کہ اصل میں حضرت فاطمہ زہرہؓ جب تک حیات سے رہیں اس وقت تک حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے دوسرا نکاح نہیں کیا اور جب سیدہ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو حضرت علیؓ نے کئی شادیاں کیں۔ ۱۔ حضرت فاطمہؓ سے جو اولاد ہوئی وہ فاطمی، حسنی حسینی کہلائے۔ ۲۔ جو حضرت علیؓ کی دوسری بیویوں سے جو بچے پیدا ہوئے [illegible]

شاہ عالم بادشاہ غازی کی سند التوصیف

Scanned by CamScanner

سادات کہلائے کیونکہ ان کی نسب صرف علیؓ سے تھی اور آج بھی ہے۔

(حوالہ دیکھیے فضائل اہل اطہار بیت عرفان قطب المدار صفحہ نمبر ۱۴۶ مورخ سید علی ... دوان سنپور)

شاہی دستاویزات:۔

آگے حوالہ دیکھیے مہر شاہی کے بادشاہ سید جعفر محمد شاہ عالم بادشاہ غازی کی سند برائے درویش سید علی درویش سلسلہ مداریہ ۱۱۰۹ھ ہجری کے دستاویز تکیہ کے گدی نشین کو حاصل ہے۔ آگے ہر شاہی کے ساتھ بادشاہ جعفر محمد شاہ عالم بادشاہ غازی کی سند التوصیف۔ لکھی ہوئی جو سید شاہ علوی سادات کے لئے سند وثبوت ہیں۔

(تکیہ کے سید شاہ عالم علوی سادات کے لئے شاہی فرمان)

سند محررہ بادشاہ سید جعفر محمد شاہ عالم غازی نے ۱۱۰۹ھ ہجری کے مطابق ذالقیدہ ہجری آمد جلوس کو سید علی درویش تکیہ کے گدی نشین مقرر کیا تھا اور اپنے حکم نامے میں لکھا ہے وہ نقل کئے دیتا ہوں۔

۱۔بادشاہ کا حکم نامہ:۔

یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ نوہالی۔محال جو کہ سرکار اُجین صوبے مالوہ میں ہے اس حال کے موجود اعلان جاگیر کے ذریعہ سے موضع پتا کھیڑی میں بیس ۲۰ بگھہ زمین جولگان سے بری ذمہ ہے (معافی عطیہ سرکار لگان معاف) ہے اور جو شاہی حکم کے مطابق ہے پیر غیب شاہ کے تکیہ میں درگاہ کی دیکھ بھال کے لئے شاہی حکم کے مطابق سید علی درویش مداری کو گدی نشین مقرر کیا گیا تھا۔

(حوالہ دیکھیے بادشاہ کا شاہی فرمان فارسی ترجمہ ہندی ۱۱۰۹ ہجری)

تبصرہ:۔

بادشاہ سید جعفر محمد شاہ عالم غازی کی سند محررہ نے ثابت کیا ہے کہ تکیہ پر اولیاء اکرام

رہتے تھے جو نہایت متقی پرہیزگار اور عالم دین تھے اور یہ وہ درگاہ تھی جہاں پر [illegible] اسلام [illegible]
تکیہ پر خانقاہ چلہ خانہ [illegible] مسجد و مدرسہ ہوتے تھے جہاں پر دین اسلام کی تعلیم دی جاتی تھی اور
تکیہ سے طالب علم دین تبلیغ کے لئے [illegible]
غرض [illegible] معافی عطیہ سرکاری زمین [illegible] اخراجات [illegible]
اور زمین داری [illegible] اراضیاں [illegible]
اخراجات [illegible] سادات و اولیاء کرام کی عظمت [illegible]
پر بادشاہ وقت ادب [illegible] بادشاہ نے [illegible] تحریر کیا ہے وہ نقل کئے
دیئے جاتے ہیں۔

۲۔بادشاہ کا حکم نامہ:۔

بادشاہ کا حکم نامہ کے مطابق مداری سلسلہ کے درویش شاہ جلال بخاری کی درگاہ کی دیکھ ریکھ کے لئے رکھا گیا شاہی حکم نامے کے مطابق چونکہ پرانے شاہی مداری سندیں آگ میں جل گئیں ہیں۔ لہٰذا پھر سے حکم دیا جاتا ہے کہ قدیم زمانہ کے دستاویزات و اجازت نامہ سید علی درویش مداری سلسلہ درگاہ کی دیکھ بھال کرتے رہیں گے اور اس سے متعلق تمام اراضیاں پر قبضہ و دخیل رہیں گے اور اپنے اخراجات پورے کرتے رہیں گے اور ان وقف شدہ معافی عطیہ سرکاری زمین سے اپنے اور اپنے متعلقین کی اور اپنی اولاد کی پرورش کر سکیں گے۔

(حوالہ دیکھئے بادشاہ شاہی فرمان فارسی ترجمہ ہندی ۱۱۰۹ ہجری)

۳۔شاہی حکم نامہ پر عمل:۔

بادشاہ کے حسب الحکم والا و مہر رفیع القدر صدر صدور رسالت پناہ وصلت درگا سید محمد جعفر شاہ کا حکم عالی شوکت عنوان و حکم اخراجات کے لئے صادر کی جاتی ہے اور تمام رعایت ماضی کی طرح واضح و بحال کی جاتی ہے۔

(حوالہ دیکھئے بادشاہ کا شاہی فرمان فارسی ترجمہ ہندی ۱۱۰۹ ہجری)

بادشاہ کے حکم نامے کی کوئی شخص حکم اودولی نہ کرے ورنہ اسے سزا دی جائے گی۔

(حوالہ دیکھیے بادشاہ کا شاہی فرمان فارسی ترجمہ ہذا کی ۱۰۹اہجری)

معافی عطیه سرکار:۔

سلسلہ مداری سید علی درویش کو تکیہ نشین روضہ پیر غیب شاہ [illegible]

کھیڑی نوہالی سرکار اجین صوبہ مالوہ کی طرف سے عطا کی جاتی ہے۔

تبصره نمبر ۱:۔

بادشاہ سید جعفر شاہ عالم غازی نے جو تحریر مہرہ سند سید علی درویش مداری سلسلہ کو ۱۰۹اھ ھجری کو عطا کی اور جو تحریر رقم کی ہے کہ بادشاہ کے حکم نامے کی کوئی شخص حکم اودولی نہ کرے ورنہ وہ شخص سزا کا مستحق ہوگا اور اسے سزا دی جائے گی سلسلہ مداریہ کے گدی نشین زمانے قدیم ماضی میں پائے کے علم والعلماء ہوتے جنہیں قرآن وحدیث پر عبور حاصل ہوتا تھا اور وہ اپنے زمانے کے داعی دین اسلام ہوتے جو پورے ہندوستان میں گھوم گھوم کر غیر مسلموں میں دعوت اسلام پہنچاتے تھے جیسا کہ تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ ۲۲۴ پر مورخ سید احمد جونپوری نے لکھا ہے۔

تبصره نمبر ۲:۔

بادشاہوں کے دستاویزات اور مورخین کے تاریخ کی کئی کتابوں میں تحریر سندیں موجود ہیں جس سے ثابت ہے کہ سلسلہ مداریہ کے تکیہ گدی نشین اپنے وقت کے داعی دین اسلام ہوتے تھے اس لئے ان تکیہ کے گدی نشینوں کے اخراجات کے لئے معافیاں کی شکل میں اراضیاں عطا کرتے تھے تاکہ بے خوف ہوکر دین اسلام کی تبلیغ غیر مسلموں میں کریں۔

(حوالہ دیکھیے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور)

(حوالہ دیکھیے تکیہ کے لئے شاہی محررہ سندیں)

تبصره نمبر ۳:۔

درگاہ روضہ اور اولیاء اکرام چونکہ یہ تین الگ الگ نام ہیں اور تکیہ خانقاہ [illegible]
خانہ کے الگ الگ کام ہیں تکیہ پر خانقاہ ہوتی تھی جس میں دین اسلام کی تعلیم دی جاتی تھی [illegible]
عام فہم زبان میں خانقاہ ہی تعلیم کیا جاتا تھا۔

تکیہ:۔

تکیہ پر ایک چھوٹا چلہ خانہ بنائے جاتے تھے جہاں تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی خاص عبادت ہوتی بندہ صرف ذکر الٰہی میں مست دنیاوی زندگی سے بے خبر ہوتا اور پوری عبادت ''لا الہ الا اللہ'' کے گرد گھومتی تھی جو دنیا کی عیش پرستی سے بے خبر ہو کر ذکر الٰہی میں مشغول رہتے جو غار حرا کی سنت پر عمل ہدا رہیہ سلسلہ کے زمانے دین کرتے تھے۔

تکیہ:۔

تکیہ پورے ہندوستان میں موجود ہیں اور ہر تکیہ پر روضہ بھی موجود ہیں اس روضہ میں اولیاء اللہ کے مزارات بھی موجود ہیں جو تکیہ کے سادات داعی دین اسلام ہوتے تھے جو حرام کا دانہ نہیں کھانے تھے زندہ رہ کر لوگوں کے پیر ہوتے جو نہایت متقی و پرہیز گار ہوتے عبادت ریاضت میں اللہ کا قرب ان کو حاصل ہوتا تھا کہ منہ سے نکلی ہوئی دعائیں اللہ تعالیٰ فوراً قبول کر لیتا اور جن کے حق میں دعا کرتے وہ مستفید ہوتے اور وصال کے بعد ان اولیاء اکرام کی دعاؤں کے اثرات فانی دنیا تک قائم رہیں گے اس لیے درگاہوں پر عرس ہوتے ہیں اور لوگ اس عرس میں شامل ہو کر اپنی حاجتوں سے مستفید ہوتے قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم جیسے رزق مانگو گے میں ویسے ہی رزق تم کو عطا کرونگا اس لئے تکیہ کے گدّی نشین کو جائداد کے نام معافی عطیہ سرکار عطا کی جاتی تھی۔

(حوالہ دیکھیے بادشاہوں کے شاہی فرمان)

تکیہ:۔

تکیہ کے نام پر تکیہ کے اخراجات کے لئے زمین وقف کی جاتی تھیں تاکہ ان [illegible]

سے اپنے اخراجات پورے کریں اور حرام کھانے سے بچ جائیں اور تکیہ پر غیر مسلم ومسکین مجبور ومظلوم لوگوں کے لئے لنگر جاری رہتے تھے۔

(حوالہ دیکھئے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۲۱۰ مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی:۔

مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۸ پر تحریر فرمایا وہ میں یہاں نقل کیے دیتا ہوں۔

نقل:۔

علماء کا جہاد کے یہ حالات تھے کہ علماء خم ٹھونک کر میدان جہاد میں اترے اور فرنگیوں سے جہاد فرض عین قرار دیا دوسری طرف وہ علماء جو یمن (عرب) ہجرت کر کے ہندوستان پہنچ رہے تھے وہ پرتگالیوں سے جنگ کرتے ہوئے ہندوستان پہنچے تھے ان کی عداوت ونفرت ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی چنانچہ یہاں انھوں نے ان سے نفرت پھیلائی ان سے جہاد کی ترغیب دی اور عملاً جہاد میں خود شریک رہے۔

(حوالہ دیکھئے حاضر العالم الاسلامی جلد ۳ صفحہ نمبر ۱۷۰۔۱۷۱)

(حوالہ دیکھئے علامہ محقق سید محمد بن عبدالرحمٰن بن شہاب علوی حضرمی کا مقالہ)

(حوالہ دیکھئے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۸ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

تبصرہ:۔

مورخ نے صاف صاف تحریر کیا ہے کہ عرب کے یمن علاقے سے ہندوستان آکر انگریزوں کے خلاف جنگ میں مصروف تھے اس کے کئی وجوہات تھے کہ فرنگی انگریز ہندوستانیوں کے مذہب تبدیل کروا کر عیسائی بنا رہے تھے اور مسلمانوں کے مسجدوں کو شہید کر رہے تھے جیسا کہ آگے مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی نے تحریر فرمایا ہے۔

اسلام دشمنی:۔

ان فرنگیوں کی اسلام دشمنی کا اندازہ اسی سے لگا سکتے ہیں کہ وہ جہاں بھی گئے مسجدوں کو نشانہ بنایا ان مسجدوں کو مسمار کیا یا جلا دیا سب سے پہلے علاقہ بندر کشی کی ایک مسجد شہید کیا۔

(حوالہ دیکھے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۸ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

۲۔انگریزوں نے پھر ۹۵۱ھ ہجری کے مطابق ۱۵۱۰ءعیسوی میں کالی کٹ (کیرلا) کی مشہور جامع مسجد کو جو ناخدا اشتقال کی طرف منسوب تھی اس جامع مسجد کو بھی شہید کر مسمار کر دیا۔

(حوالہ دیکھے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۸ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

۳۔فرنگی انگریزوں نے ۹۳۸ھ ہجری کے مطابق ۱۵۳۱ھ کو شالیات (کیرلا) جنوب ھند میں تین مسجدوں کو شہید کر دیا جن میں ایک وہ مسجد بھی تھی جن کو ابتدائے اسلام میں مشہور تابعی ملک بن دینار نے تعمیر کیا تھا۔

(حوالہ دیکھے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۸ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

شہادت مسجدیں :۔

انگریز فرنگیوں کی مسجدوں کی شہادت کی وجہ سے مسلمانوں پر بہت زیادہ انگریزوں کے خلاف اثرات ہوئے اور مسلمانوں کی غیرت کو للکار رہا تھا۔

۴۔انگریز فرنگیوں نے ۹۵۷ھ ہجری کے مطابق ۱۵۵۰ءعیسوی میں ترکوڈی کی جامع مسجد گرائی اور اسی سنہ میں کی چار مسجدوں کو بشمول کی جامع مسجد کو شہید کر دیا۔

(حوالہ تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ ۱۸ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

۱۔دسویں صدی ھجری:۔

دسویں صدی ہجری کے اوائل میں جب پرتگالی پے بہ پے ہندوستان کا رخ کر رہے تھے وہ افریقہ وعمان کے سواحل پر حملہ کرتے ہوئے ہندوستان پہنچتے تھے۔ یہ ہی وہ زمانہ جب یمن سے ہندوستان ہجرت کا سلسلہ بھی شروع ہوا تھا حضر موت کے عالی نسب خانزان سادات

وشرفاء علماء وفضلاء بڑی تعداد میں ہجرت کر کے ہندوستان پہنچ رہے تھے۔ یہ انگریز فرقی ان کی ہجرت کی راہ میں رکاوٹ بنتے تھے۔

(حوالہ: تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ ۱۸ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

نوٹ:-

یہ جان لیں کہ ایک صدی ہجری میں اسلام شروع ہوا عالی نسب خاندان سادات وشرفاء علماء وفضلا بڑی کثیر تعداد میں ہندوستان آئے جیسا کہ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی نے تاریخ تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۸ پر تحریر اور موجود ہے آپ پڑھ لیں اور تاریخ شاہد ہے کہ ۲۶۰ ھجری میں حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ ہندوستان میں دین اسلام کی تبلیغ کی غرض سے تشریف لائے تھے اور پورے ہندوستان میں گھوم گھوم کر دین اسلام کی تبلیغ کی بنیاد رکھی تاریخی کتاب جمال مداریت صفحہ نمبر ۳۹ پر یہ ہی تحریر موجود ہے جیسے سجادہ نشین خانقاہ عالیہ مداریہ حضرت سید محمد دلی شکوہ صاحب مکن پور نے تحریر کیا جو قابل احترام ہے اور بہت سے مورخین نے تاریخ میں یہ ہی تحریر کیا ہے کہ بہت سارے سادات کثیر تعداد میں ہندوستان تشریف لائے مورخ ڈاکٹر ای E۔ ایچ۔ H۔ جعفری جدید مدار اعظم صفحہ ۱۴ نمبر ۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ کی بابت کہ آپ کی اصل محمدی ہیں مٹی فاطمی ہے اور نسل علوی ہے۔

اس طرح سلسلہ مداریہ کی بنیاد حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب لمدارؒ نے رکھی اور ہندوستان میں تکیہ کو دین اسلام کی تبلیغ کے مرکز بنائے گئے جہاں سے سلسلہ مداریہ کے دین اسلام کی تبلیغ کے لئے علمائے دین کو مختلف مقامات پر روانہ کیے جاتے تھے ہندوستان کے تمام مورخین اپنے اپنے انداز میں لکھا ہے سلسلہ مداریہ ہی گھوم گھوم کر پورے ایشیاء میں دین اسلام کی خالص تبلیغ کی جاتی تھی جو "لا الہ الا اللہ محمد ا رسول اللہ" کے محور کے گرد گھومتی ہے اگر مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی نے صفحہ نمبر ۱۱۸ پر تحریر کی ہے وہ بھی نقل کیئے دیتا ہوں۔

نقل :۔

اکثر ایسا ہوتا کہ دونوں (یعنی عالی نسب خاندان سادات وشرفاء علماء وفضلا علویوں) سے انگریز فرنگیوں کے درمیان جنگ چھڑ جاتی ۔ جب صورت حال نازک ہوتی تو ساحل پر اور سمندر میں انگریز پرتگالیوں سے جنگ کرنے والے اندرون ملک سے مدد طلب کرتے اس وقت علماء وفقہاء شوق جہاد میں پرتگالیوں سے مقابلہ کے لئے بڑی سبقت کرتے تھے۔

(حوالہ دیکھئے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ ۱۱۸ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

(حوالہ دیکھے حاضر العالم الاسلامی صفحہ ۱۷۱۔۱۷۰)

تبصرہ:۔

تاریخ سے ثابت ہے انگریز فرنگیوں سے سادات کے علویوں شرفاء اور علماء وفضلا سے ہمیشہ جنگ کرتے رہے جنگ کے اسباب جاننا ضروری ہے کہ اس قدیم زمانے میں سلسلہ مداریہ ہی ایسا سلسلہ تھا جو ہندوستان میں گھوم گھوم کر دین اسلام کی تبلیغ کرتے انگریز فرنگی بھی عیسائیت کی تجارت کے ساتھ عیسائیت تبلیغ کرتے تھے اس طرح انگریز فرنگی پادریوں سے سلسلہ مداریہ کے دین اسلام کی تبلیغ کرنے والے علمائے دین میں ٹکراؤ ہوتے رہتے جیسا مورخ شیخ محمد اکرام نے رودکوثر صفحہ نمبر ۵۱۷۔۵۱۸ پر تحریر فرمایا ہے اور نوٹ کرنے والی تحریر موجود ہے کہ اس زمانے میں مسلکی علماء نہیں تھے بلکہ یہ وہ سلسلہ کے علماء تھے جو حرام کا دانہ نہیں کھاتے تھے اور یہ ہی وجہ تھی کہ ان علمائے دین کو اللہ کا قرب حاصل تھا جو اللہ تعالی سے کہہ دیتے تھے وہ ہو جاتا تھا سلسلہ مداریہ کے علماء دین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کی تبلیغ میں مصروف تھے جیسا کہ مورخین نے لکھا ہے آگے مورخ نے جو تحریر کیا ہے وہ بھی نقل کیے دیتا۔

(دیکھیے رودکوثر صفحہ ۵۱۸۔۵۱۷ مورخ شیخ محمد اکرام)

(تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ ۱۱۸ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

نقل:۔

راہِ تبلیغ کی ہجرت میں انگریز فرنگیوں کے پادری رکاوٹ بننے کی وجہ سے دینی فریضہ سمجھ کر ادانہ کر پانے کی وجہ سے انگریز فرنگیوں سے مقابلہ کرتے تھے تاریخ نے ان میں سے بہت سے لوگوں کے نام بھی محفوظ کر لیئے ہیں۔ جوان فرنگیوں کے ہاتھوں قید ہوئے یا جنہیں ان سے مقابلہ میں شہادت نوش کرنا پڑا انگریز فرنگی پرتگالیوں کی نفرت سے ان کا حال یہ ہو گیا تھا کہ اگر انہیں معلوم ہوتا کہ کوئی ان سے مقابلہ کرر ہا ہے تو وہ اس کے ساتھ شامل ہو کر ان سے جہاد کرتے اور جہاں جاتے ان سے نفرت پیدا کرتے۔

(حوالہ دیکھے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۸ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

(حوالہ حاضر العالم الاسلامی صفحہ ۱۷۰۔۱۷۱)

(حوالہ دیکھے ایک مقالہ محقق سید محمد بن عبدالرحمٰن بن شہاب علوی حضرمی)

(حوالہ دیکھے تحفۃ المجاہدین صفحہ ۴۱۔۴۲)

نوٹ:۔

اوپر مورخ کی تحریر سے خود ثابت ہے کہ انگریز فرنگیوں اور پادریوں سے علوی سادات مقابلے کرتے ہوئے اور دین اسلام کی تبلیغ کرتے تھے یہ ہی عالی نسل ونسب خاندان سادات کے علوی وشرفاء اور علماء وفضلا بڑی زیادہ تعداد میں عرب سے ہجرت کر کے مسلمانوں ہندوستان پہنچ رہے تھے سلسلہ مداریہ کے بانی حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ ہندوستان میں صرف دین اسلام کی تبلیغ کی غرض تشریف لائے تھے اور اپنی حیات زندگی میں دین اسلام کی تبلیغ کی خدمات کو انجام دیتے رہے جیسا کہ مورخین نے لکھا ہے کہ ۲۴۲ ھجری میں حلب میں پیدا ہوئے اور ۲۶۰ ھجری میں پہلی بار دین اسلام کی تبلیغ کے لئے ۱۸ سال کی عمر میں بحری جہاز سے ہندوستان پہنچے جیسا کہ جمال مداریت صفحہ نمبر ۳۹ پر تحریر موجود ہے۔

تبصرہ:۔

یہ جان لینا ضروری ہے کہ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۹۱۶ھ
مطابق ۱۵۱۰ء عیسوی اور ۹۳۸ھ ہجری کے مطابق ۱۵۳۱ء عیسوی تک یا مسلکی علماء
مسلک کے نام پر مذہب اسلام کو نقصان پہنچانے میں لگے ہوئے ہیں کیا زمانہ قدیم میں مسلکی
علماء تھے اور مسلکی علماء نے اپنے اپنے مسلک کے لوگوں کو جنت دلانے کی گارنٹی دیتے
ہوئے اپنی تقریروں میں کہتے پھرتے ہیں کہ دوسرے مسلک والے جہنم میں جائیں گے اس
وجہ سے مسلمانوں میں نفاق کی کھائی آپس میں بڑھاتے جارہے ہیں اور مسلمانوں میں نفرت کی
دیوار اونچی ہوتی جارہی ہے اور مسلکی علماء ایک مسلمان کو دوسرے مسلمانوں سے لڑنے مرنے
کی ترکیب بتاتے ہیں اور بدلے میں جنت دلانے کے جھوٹے وعدے کرتے ہیں جو کہ جھوٹ
پر مبنی ہے اور اس طرح ابلیس کی پیروی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں لہٰذا اس سے اپنے آپ کو
بچانا چاہیے تاکہ دنیا و آخرت میں ہر مشکل سے نجات مل جائے لہٰذا ہر عبادت کرنے سے پہلے
حرام دانہ کھانے سے پرہیز ضروری ہے تاکہ جب دعا کے لئے اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلا و تو فوراً
دعا قبول ہو جائے اگر ایسا نہیں کرتے تو تمام عمر کی عبادت رائے گاں جائے گی اور مسلکی علماء
سے بھی پرہیز کیا جانا چاہیے جو اب لوگوں کو جنت کی گارنٹی دیتے ہیں ظاہر وہ علمائے سُو جھوٹ بول
رہے ہیں لہٰذا ان کے جھانسے میں نہیں آنا چاہیے آگے مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی تحریک آزادی
میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۸ اور ۱۱۹ پر تحریر کیا ہے وہ نقل کیے دیتا ہوں۔

نقل:۔

آنے والے عرب ممالک سے ''ان ہی سے بڑی تعداد میں سادات و شرفا ''علوی''
ہندوستان پہنچے جو علم و فضل میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں انھوں نے
پرتگالیوں انگریز فرنگیوں کے خلاف میدان جنگ ہموار کرتے میں نمایاں حصہ لیا۔
(حوالہ دیکھیے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۸۔۱۱۹ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

تبصرہ:

تاریخ کے واقعات شاہد ہیں کہ سادات علویہ نے ہندوستان میں دین اسلام کی اشاعت کے اوراس کی تبلیغ کے اپنے آپ کو وقف کردیا تھا اور سلسلہ مداریہ کے بانی حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار ہندوستان میں گھوم گھوم کر دین اسلام کی تبلیغ کی بنیاد ڈالی اور تبلیغ کے لئے تکیہ کو مرکز قرار دیا۔ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں وہ بھی نقل کیے دیتا ہوں تا کہ قوم ملت کے لئے سند رہے۔

۱۔سند:

تمام مورخین نے باتفاق یہ بات لکھی ہے کہ مسیحیت (اہل مسیح) عسایت کی تبلیغ وترویج انگریز فرنگیوں کا بنیادی مقصد تھا حتی کہ اس وقت کے شاہ پرتگال عمانوئیل ۱۴۹۵ء عیسوی ۱۵۲۱ء عیسوی نے پہلے حملہ کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا تھا کہ ''سمندری راستہ دریافت کر کے ہندوستان پہنچنے کا مقصد مسیحیت کی ترویج اور مشرق کی دولت پر قبضہ کرنا ہے۔

(حوالہ دیکھے تحفۃ المجاہدین صفحہ نمبر ۲۴۶ نوٹ مورخ حکیم شمس اللہ بیروت ایڈیشن)

(تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۵ مورخ فیصل احمد ندی بھٹکلی)

۲۔سند:

ان فرنگیوں نے سادات علوی عربیوں پر فساد مچاتے اور مسلمانوں پر سخت سے سخت ظلم ڈھاتے جس کی کوئی حدو انتہا نہیں انگریز فرنگی ان مسلمانوں کو مارتے ان کا مذاق اڑاتے اور قریب سے گذرتے تو حقارت سے ان مسلمانوں پر ہنستے ہو فقرے کستے ان کی کشتیوں کو کیچڑ میں پھنساتے اور وہاں لیجاتے جہاں پانی نہ ہوتا کہ کشتی پھنس جائے۔ ان مسلمانوں کے جسم پر اور چہروں پر تھوکتے اور ان مسلمانوں کے سفروں اور بالخصوص سفر حج میں رکاوٹ ڈالتے انگریز ان مسلمانوں کا مال لوٹتے شہروں اور مسجدوں کو جلاتے اور مسلمانوں کی کشتیاں چھین لیتے مصاحف اور مذہبی کتابوں کو روندتے اور اس کو آگ میں جلاتے اور مسلمانوں کی مسجدوں اور شعائر کی بے حرمتی کرتے عیسائیت قبول کرنے اور صلیب کو سجدہ کرنے پر مجبور کرتے مذہب

بدلنے کے لئے عیسائیت قبول کرنے کے لئے مال کا لالچ دیتے مسلمان [illegible]
کیلئے اپنی عورتوں کو زیوارات اور نفیس کپڑوں سے سجاتے آراستہ کرتے۔ [illegible]
دوسرے مسلمانوں کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچا کر مار ڈالتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
انگریز فرنگی علانیہ گالی دیتے۔ مسلمانوں کو قید و بند میں رکھتے اور طوق و سلاسل میں جکڑتے اور
لگانے کے لئے ان کو بازار لیجاتے جیسے غلاموں کو بیع (فروخت) کرتے تھے اور ان کو نجاست
سے گھری بدبودار تنگ و تاریک کوٹھری میں جمع کرتے پانی سے طہارت حاصل کرنے پر انگریز
فرنگی انھیں جوتوں سے مارتے۔ مسلمانوں اور ان کی عورتوں کو آگ سے جلا کر تکلیف پہنچاتے
اور مسلمانوں کو اور ان عورتوں اور بچوں کو کسی کو بھی بیچ دیتے۔ اور مسلمانوں کو غلام بناتے اور
غلاموں سے بیگار لیتے۔ اور مسلمانوں کی کتنی شریف عورتوں کو انگریز فرنگیوں نے قید کرکے
باندی، رکھیل بنالیا۔ یہاں تک کہ ان سے عیسائی بچے پیدا ہوتے۔ جو دین اسلام کے دشمن ہیں
اور خود مسلمانوں کو اذیتیں پہنچارہے ہیں۔

(حوالہ دیکھیے تحفۃ المجاہدین صفحہ نمبر ۲۴۶ نوٹ مورخ حکیم شمس اللہ)

(حوالہ دیکھیے تاریخ ھند حصہ سوم جلد اول عہد سلطنت انگلیشہ صفحہ نمبر ۳۹۔۴۰)

(تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۶ مورخ فیصل احمد ندی بھٹکلی)

سادات علویه هند:

انگریز فرنگیوں نے بہت سارے نہ جانے کتنے سادات علویہ کے علماء اور امراء کو
انھوں نے قید کرکے تکلیفیں پہنچاتے یہاں تک کہ ان مسلمانوں کی جان لے لیتے نہ جانے کتنے
مسلمان مردوں اور عورتوں کو انگریزوں نے عیسائی بنائے اور مسلمانوں کے ساتھ اتنا گھناونا برا
سلوک کیا کہ زبانیں ان حالات کو بیان کرنے سے قاصر ہیں اور قلم تحریر کرنے سے عاجز اور ان
کی وضاحت سے کراہت محسوس کرتی ہیں اللہ اپنی طاقت وقدرت سے ان
کو مزا چکھائے۔ کیونکہ اول و آخر ان کا مقصد اصلی اور غرض و نیت ہندوستانی مسلمانوں کا

مذہب بدلوانا تھا اور تمام مسلمانوں کو عیسائی بنانا ہے۔
(حوالہ دیکھے تحفۃ المجاہدین صفحہ نمبر ۲۴۶ مورخ حکیم شمس اللہ)
(حوالہ دیکھے تاریخ ھند حصہ سوم جلد اول عہد سلطنت انگلیشہ صفحہ نمبر ۳۹-۴۰)
(حوالہ دیکھئے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۶ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

تبصرہ:

مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی کی یہ تحریر "تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۶ پر موجود ہے کہ انگریز فرنگیوں نے سید شاہ علوی سادات پر کتنے مظالم ڈھائے یہاں تک سادات علویہ کے علماء دین اور سادات علویہ کے امراء اور تکیہ کے گدّی نشین سید شاہ علویہ سادات کے علاوہ کس مسلک کے علمائے دین دین اسلام کی تبلیغ کرر ہے تھے؟ یہ اہم سوال باقی رہ جاتا ہے جیسا مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی نے فرمایا ہے اور آگے لکھا ہے کہ انگریز فرنگیوں نے مسلمانوں کی جان بڑی آسانی سے لیتے تھے اور مسلمان مردوں اور عورتوں کو عیسائی بناتے تھے اور مسلمانوں کے ساتھ اتنا گھناونا بُرا سلوک کرتے تھے کہ تحریر کرنے سے قلم قاصر ہے انگریز فرنگیوں کا تجارت کے ساتھ ساتھ ہندوستانی مسلمانوں کا مذہب تبدیل کروا کر صرف عیسائی بنانا تھا ایسی صورت میں سید شاہ علوی سادات سلسلہ مداری سے جنگ ہونا ناگزیر ہوتا جارہا تھا کیونکہ ۱۶۵۹ء سے انگیریزوں اور سلسلہ مداریہ کی دین کی تبلیغ کو لیکر تنازع شروع ہو گیا تھا اور ۱۷۵۷ء میں نواب سراج الدولہ کی شکست کے بعد انگریزوں نے اپنا پیر جما لیا تھا اور ۱۷۶۰ء کو تکیہ کے گدّی نشین سید مجنوں شاہ مداریہ (محمد ابو طالب) نے دیوان گان لاڈ کلائیو پر حملہ کرنا شروع کر دیا سلسلہ مداریہ واحد سلسلہ ہے جس نے انگریزوں سے مسلسل جنگیں لڑیں کوئی ان جنگوں کو جھٹلا نہیں سکتا۔

(حوالہ دیکھے رود کوثر صفحہ ۵۱۸ مورخ شیخ محمد اکرام)
(غداروں کی مختصر تاریخ مورخ سید شاہ فائق احمد اعظمی مداریہ)

مقصد عیسائی بنانا:

مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی نے تحریک آزادی میں علماء کا کردار [illegible]

کہ آخر ان انگریز فرنگیوں کا مقصود اصلی ہندوستانی مسلمانوں کو [illegible]
عیسائی بنانا تھا ان کے اس جذبہ کا اندازہ اس سے [illegible]
انگریز آئے اور کشی (کوچین) میں مسلمانوں کی صورت دیکھی تو [illegible]
صورتیں نہیں بدلیں اور انگریز فرنگیوں نے اپنے ماتحت [illegible] بات پر [illegible]
کیونکہ اب تک ان مسلمانوں کو اسلام سے پھیر نہ سکے نہ ہی عیسائی بنا پائے تو ان انگریز فرنگیوں
نے کشی (کوچین) کے راجہ پر دباو بنا کر مسلمانوں کو کشی (کوچین) سے نکال [illegible]
تو کشی (کوچین) کے راجہ نے جواب دیا کہ وہ زمانہ دراز سے ہماری رعایا مسلمان ہیں اور
انھیں مسلمانوں سے ہمارا شہر آباد ہے ان کو (مسلمانوں) کو نکالنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ انگریز
فرنگیوں کو صرف مسلمانوں۔ کے مذہب دین اسلام سے سخت دشمنی تھی۔ انگریز فرنگیوں کو کسی اور
مذہب والوں سے دشمنی نہیں تھی نہ نائروں (برہمنوں) سے دشمنی تھی نہ ہی دوسرے کفاروں سے
انگریز فرنگیوں کی دشمنی صرف مسلمانوں سے تھی۔

(حوالہ دیکھے تحفۃ المجاہدین صفحہ نمبر ۴۲۔۴۱ نوٹ مورخ حکیم شمس اللہ صاحب)

(حوالہ دیکھے پرتگیزان مالابار)

(حوالہ دیکھے تاریخ ہند حصہ سوم جلد اول عہد سلطنت از کلیشہ صفحہ نمبر ۴۰۔۳۹)

(تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۶ مورخ فیصل احمد ندی بھٹکلی)

نوٹ:

تاریخ میں واقعہ عرب سے آئے ہوئے سادات کے تذکرے [illegible] ہیں یہ [illegible]
علاوی سادات سلسلہ مداریہ کے علاوہ [illegible] سے انگریز فرنگیوں کی دشمنی [illegible]
ہندوستان میں صرف سلسلہ مداریہ کے [illegible] دین اسلام کی عوام میں

جا کر تبلیغ کرتے تھے جیسا کہ ہندوستان کے تقریباً تمام مورخین نے اپنی اپنی تاریخ کی کتابوں میں تحریر فرماتے ہیں کہ سلسلہ مداریہ ہندوستان میں واحد سلسلہ تھا جو دین اسلام کی اشاعت کے لئے پورے ہندوستان میں گھوم کر دین اسلام کی تبلیغ کی بنیاد ڈالی تھی اور تکیہ دین اسلام کے تبلیغی مرکز ہوا کرتے تھے انگریز فرنگیوں نے عیسائی مذہب کی گھوم کر ہندوستان میں تبلیغ شروع کی تو سلسلہ مداریہ کے سید شاہ علوی سادات لوگوں سے ٹکراؤ شروع ہو گیا جیسا کہ مصنف ومورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی نے صفحہ نمبر ۱۲۶ پر تحریر کیا کہ سادات علماء اور امراء کو انگریز فرنگیوں کو قید کر کے ان سادات (سید شاہ علویوں) کو تکلیفیں پہنچائیں۔ یہاں تک کہ ان سادات (سید شاہ علویوں) کے مردوں اور عورتوں کو عیسائی بنانے کے لئے بدسلوکی سے پیش آتے اور صفحہ نمبر ۱۱۷ پر مصنف ومورخ نے لکھا ہے کہ انگریز فرنگیوں کو صرف سادات سید شاہ علویوں سے دشمنی تھی کیونکہ سلسلہ مداریہ کے علماء دین گھوم گھوم کر غیر مسلموں میں دین اسلام کی دعوت دیتے تھے مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جونپور صفحہ ۱۶۳۷۔۱۶۶۷۔۱۶۶۱۔۱۶۶۶۔۱۶۶۸ پر تحریر فرمایا ہے کہ جب سے سلسلہ مداریہ دین اسلام کی دعوت سے نفرت تھی اور جب سے سلسلہ مداریہ کے علمائے دین دین اسلام کی تبلیغ غیر مسلموں کو دینا بند کر دیا ہے تب سے دین اسلام کی دعوت وتبلیغ اور اشاعت کا کام رک گیا ہے اور جب سے مسلکی علماء دین اسلام کی کمان سنبھالنے کی کوشش کر رہے ہیں اگر ان مسلکی علماء کے تمام فتاوی کو جمع کر لیا جائے تو ہندوستان میں مسلمان ندارت ہو جاتے ہیں کیونکہ ان مسلکی علماء نے ہندوستانی مسلمانوں کو مسلک میں بانٹ کر ایک دوسرے کو کافر ہونے کا اعلان کر کے ساتھ کفر کا فتاوی لگایا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلکی علمائے دین نے مذہب اسلام کو غیر مسلموں سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے اور پہنچا رہے ہیں اور مسلکی علماء نقصان پہنچاتے رہیں گے کیونکہ ان کی روح میں شیطانی روح حلول کر گئی ہیں اور رحانی روح ان کے جسم ودل اور دماغ سے نکل چکی ہیں ہندوستان میں صرف سلسلہ مداریہ واحد سلسلہ تھا جس کے علماء دین نے کسی مسلک اور

کسی بھی مسلک کے علمائے دین پر نہ کسی مسلمان پر کفر کا فتاویٰ لگایا کیونکہ ان مسلمانوں کو
راستے پر لانے کیلئے ان کی اصلاح کی ضرورت ہے اور ان میں دین اسلام کی تبلیغ
ضرورت تھی و ضرورت ہے اور ہمیشہ تا قیامت تک ضرورت باقی رہے گی کفر کا فتویٰ لگانے سے
کچھ حاصل نہ ہوگا۔

۲۔سید شاہ علوی سادات سے انگریز فرنگیوں کی دشمنی:۔

تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ ۱۱۷ پر مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی نے (تحفۃ المجاہدین صفحہ نمبر ۴۲۔۴۱) کی تحریر مورخ حکیم شمس اللہ صاحب کے حوالے سے اور تاریخ پر "پرتگیز ان مالا بار" مورخ منشی ذکاء اللہ رقم طراز ہیں اور تاریخ ہند حصہ سوم جلد اول (عہد سلطنت انگلیشہ) صفحہ ۳۹۔۴۰ کے حوالے کی تحریر کو نقل کیے دیتا ہوں سید شاہ علوی سادات کے ساتھ انگریز فرنگیوں کی سب سے بڑی دشمنی تھی۔

نقل:۔

منشی ذکاء اللہ "پرتگیز مالا بار" میں لکھتے ہیں اور مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی نے تحریر آزادی میں علماء کا کردار صفحہ ۱۱۶۔۱۱۷ پر لکھتے ہیں سادات علماء و امراء (سید شاہ علوی سادات) سے انگریز فرنگیوں کی تاریخ بھری پڑی ہے کہ ایسی لڑائی جھگڑوں کی تحریر بھری ہوئی ہے جس میں ساحل بحر کی کثیر آبادیاں انگریز فرنگیوں نے مسلمانوں کی جلا ڈالی پھونک ڈالتے اور وہاں کے باشندے مسلمان خستہ و تباہ ہوئے۔ انگریز فرنگیوں کا جور و ظلم کرنے کا شیوہ عام تھا کہ مسلمانوں کو تذلیل و تکلیف میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے تھے۔

(حوالہ دیکھیے پرتگیز ان مالا بار مورخ منشی ذکاؤ اللہ)

(حوالہ دیکھیے تحفۃ المجاہدین صفحہ نمبر ۴۲، ۴۱ مورخ حکیم شمس اللہ صاحب)

(حوالہ دیکھیے تاریخ ھند حصہ سوم جلد اول صفحہ ۴۰۔۳۹ عہد سلطنت انگلیشہ)

(حوالہ دیکھیے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ ۱۱۷ پر مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

تبصرہ:۔

مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی نے ۹۳۸ ہجری کے مطابق ۱۵۳۱ عیسوی اور ۱۵۵۰ء عیسوی کا تذکرہ صفحہ نمبر ۱۱۸ پر کیا ہے اس زمانے میں صرف سلسلہ تھا اور مسلکی مدارس کا تذکرہ بھی نہیں ملتا اور سلسلہ مداریہ کی انگریز فرنگیوں کی دشمنی بھی دین اسلام کی تبلیغ کو لیکر تھی جیسا کہ ہندوستان کے تمام مورخین نے اپنی تاریخ کی کتابوں میں اپنے اپنے طریقے و انداز بیاں کیا ہے ہندوستان کی سرزمین پر سلسلہ مداریہ کے تکیہ کو دین اسلام کی تبلیغ کی غرض سے قائم کیے گیے تھے جیسا کہ بادشاہوں کے دستاویزات سے ثابت ہے کہ اس تکیہ پر سید شاہ علوی سادات کو تبلیغ کے لئے رکھے گئے تھے جنھیں علم دین اسلام قرآن اور شرع پر عبور حاصل تھا اور خدمت خلق کو ترجیح دیتے تھے رحمت العالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر مدار العالمین کے سلسلہ مداریہ کے علمائے دین عمل کرتے تھے جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم غریبوں مجبوروں مصیبت زدہ اور کل کائنات کے لئے رحمت تھے اور سلسلہ مداریہ کے سید شاہ سادات علویوں نے مذہب اسلام کے خاص ستون لوگوں کے زخموں پر مرہم لگانے لوگوں کی مصیبتوں کو اپنا کر سلسلہ مداریہ کے علمائے دین نجات دہندہ بن جاتے اور یہ ہی خاص وجہ تھی کہ سلسلہ مداریہ کے سید شاہ سادات علویوں کی دشمنی تھی جیسا کہ مورخ شیخ محمد اکرام رود کوثر ۵۱۷ پر لکھا ہے کہ بادشاہ شجاع نے سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کو دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے پروانہ لکھا تھا کہ ہندوستان میں دین اسلام تبلیغ جیسے چاہیں کریں جہاں چاہیں جائیں سارے اخراجات کی بھرپائی جہاں تبلیغ کریں گے وہاں کے مقامی لوگ اخراجات پورہ کریں گے۔

(حوالہ دیکھے تحفۃ المجاہدین صفحہ نمبر ۴۲، ۴۱ مورخ حکیم شمس اللہ صاحب)

(حوالہ دیکھے پرتگیز ان مالابار مورخ منشی ذکاءاللہ)

(حوالہ دیکھے تاریخ ہند حصہ سوم جلد اول۔ عہد سلطنت انگلیشہ۔ صفحہ ۴۰۔ ۳۹)

(حوالہ دیکھے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ ۱۱۷۔ ۱۱۱۶ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

(حوالہ دیکھے تاریخ رود کوثر ۵۱۸۔۵۱۷ مورخ شیخ محمد اکرام)

۲۔انگریز فرنگیوں کی دشمنی سید شاہ علوی سادات سے :۔

مورخین نے سید شاہ سادات علویوں کی بابت لکھا ہے انگریز فرنگیوں نے ان سادات دشمنی میں مسلمانوں کی تذلیل اور تکلیف دینے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے تھے اور ان سید شاہ سادات علویوں کو گرفتار کر کے بھنگی، سنڈاس خانہ و پیشاب صاف کرواتے۔ سقا۔ مشک سے پانی بھرواتے۔ دھوبی۔ انگریز فرنگی لوگوں کے گندے کپڑا دھلواتے یہ سب نچ رزیل کام ذلیل کام انگریز فرنگی سید شاہ سادات علویوں سے کرواتے اور انگریز فرنگی ان سید شاہ سادات علویوں کے منہ پر تھوک دیتے تھے۔

(حوالہ دیکھے تحفۃ المجاہدین صفحہ نمبر ۴۲، ۴۱ مورخ حکیم شمس اللہ صاحب)

(حوالہ دیکھے پرتگیز ان مالابار مورخ منشی ذکاؤاللہ)

(حوالہ دیکھے تاریخ ھند حصہ سوم جلد اول۔ عہد سلطنت انگلیشہ۔ صفحہ ۴۰۔ ۳۹)

(حوالہ دیکھے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ ۱۱۷ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

(حوالہ دیکھے تاریخ رود کوثر ۵۱۸۔۵۱۷ مورخ شیخ محمد اکرام)

نوٹ :

مورخین کی تحریر سے ثابت ہے کہ سید شاہ سادات علویوں سے انگریز فرنگیوں کی سخت دشمنی تھی انگریز فرنگی ان سید شاہ علوی ساداتوں کو تذلیل کرنے کا کوئی لمحہ ضائع نہیں ہونے دیتے تھے کیونکہ مسلمانوں میں سید شاہ علوی سادات طبقہ سب سے زیادہ پڑھا لکھا تھا جو سلسلہ مداریہ کی شکل میں دین اسلام کا داعی تھا اور گھوم گھوم کر دین اسلام کی تبلیغ غیر مسلموں میں کرتے تھے اور جب انگریز فرنگی ہندوستان میں تجارت کی غرض سے آئے تو تجارت کے ساتھ ساتھ عیسائیت کا پرچار شروع کیا اور تصادم سلسلہ مداریہ اور انگریز فرنگیوں میں شروع ہوا۔

(حوالہ دیکھے تاریخ رود کوثر ۵۱۸۔۵۱۷ مورخ شیخ محمد اکرام)

(حوالہ دیکھے ہندوستان میں مسلمان مجاہدین مورخ مہوارام گپت ستوریا)

۲۔ سید شاہ علوی سادات سے فرنگیوں کی دشمنی:

انگریز فرنگیوں نے دشمنی کی نچلی سطح پر اتر گئے تھے مورخین نے یہاں تک لکھتے ہیں کہ (سید شاہ علوی) ساداتوں کو انگریز فرنگیوں نے حج پر نہیں جانے دیتے کیونکہ انگریز فرنگیوں نے قسم کھائی کہ ان (سید شاہ علوی) سادات کو نیست ونمود کر کے انہیں ختم کردیں گے یہ وجہ ہے کہ انگریز فرنگی ان (سید شاہ علوی) سادات کے مالوں کو لوٹ لیتے۔ مکانوں کو جلا دیتے تھے اور ان مسلمانوں کی مسجدوں کو پھونک کر جلا دیتے تھے ان کی مسجدوں محرابوں اور مصلے اکھیڑ کر مسجدوں کو ختم کر کے پامال کر دیتے تھے اور ان مسجدوں کی جگہ پر سنڈاس وغلاظت گاہ بنا دیتے تھے مورخ فیصل ندوی بھٹکلی نے تمام حوالوں کو تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ ۱۱۷ پر جمع کر دیا ہے۔

(حوالہ دیکھے تحفۃ المجاہدین صفحہ نمبر ۴۲، ۴۱ مورخ حکیم شمس اللہ صاحب)

(حوالہ دیکھے پرتگیز ان مالا بار مورخ منشی ذکاء اللہ)

(حوالہ دیکھے تاریخ ھند حصہ سوم جلد اول۔ عہد سلطنت انگلیشہ۔ صفحہ ۴۰۔۳۹)

(حوالہ دیکھے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ ۱۱۷ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

تبصرہ:۔

مورخین نے تاریخ کے واقعات کو تحریر کیا ہے سادات علماء اور امراء کے بارے میں پوری تفصیل درج کی ہے کہ سید شاہ علوی ہی سادات ہیں کہ جیسا کہ بادشاہوں کے دستاویزات سے ثابت ہے ان سید شاہ علوی سادات کے ساتھ جو سلوک انگریز فرنگیوں نے کیا اس کی تاریخی داستان اوپر کی تحریر بطور ثبوت درج ہے سلسلہ مداریہ کے تکیہ دار گدی نشین کے پاس بادشاہوں کے دستاویزات آج بھی شکستہ حالات میں موجود ہیں جو اس کتاب میں بطور ثبوت لگا دیا ہوں تا کہ آنے والی نسلوں کو سید شاہ علوی سادات تکیہ دار گدی نشین کے لوگوں کو تاریخ کے آئینہ کو پوری قوم کو دکھا سکیں کہ سید شاہ علوی سادات تکیہ نشین نے کن مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے

کن حالات میں انگریز فرنگیوں سے جنگ کرنے پر مجبور ہوئے۔

۵۔سید شاہ علوی سادات سے انگریز فرنگیوں کی دشمنی

مورخین کا حوالہ دیتے ہوئے مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی نے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۷ پر آگے تحریر موجود ہے اسے نقل کیئے دیتا ہوں کہ مسلمانوں کی مساجد وغیرہ کلیسا (گرجا گھر) قائم کرتے تھے اور مسلمانوں کی کتابوں یعنی قرآن اور حدیث کو لکڑی کی طرح جلانے والے ایندھن کی طرح جلاتے تھے اور کبھی کبھی (سید شاہ علوی سادات) مسلمانوں کے ہاتھ پاؤں میں رسیاں باندھ کر دریا میں ڈبو دیتے تھے اور کبھی زندہ پتھروں اور مٹی میں چنواتے اور کبھی کبھی کوڑے مار مار کر مار ڈالتے۔ اور کبھی کبھی تنگ و تاریک قید خانوں میں زیر زمین میں زندہ درگور کرتے تھے مسلمان قیدی اس قید میں زندگی سے ایسے بیزار ہوتے تھے کہ دستار کا پھندہ گلے میں ڈال کر قید حیات سے آزاد ہوتے تھے ان سب پر یہ طرہ اور تھا کہ ان کو طرح طرح سے ترک اسلام پر عیسائی مذہب اختیار کرنے پر مجبور کرتے تھے۔

(حوالہ دیکھے تحفۃ المجاہدین صفحہ نمبر ۴۲، ۴۱ مورخ حکیم شمس اللہ صاحب)

(حوالہ دیکھے پرتگیز ان مالا بار مورخ منشی ذکاؤاللہ)

(حوالہ دیکھے تاریخ ھند حصہ سوم جلد اول۔ عہد سلطنت انگلیشہ۔ صفحہ ۴۰۔۳۹)

(حوالہ دیکھے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ ۱۱۷ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

تبصرہ:۔

اوپر مورخین نے جو تحریر کیا ہے اس سے ثابت ہے سید شاہ علوی سادات کے ساتھ انگریز فرنگیوں نے کیا سلوک کرتے تھے؟ اس کا ثبوت اوپر موجود ہے اور مسلمانوں کے عبادت گاہیں مسجدیں کو گرا کر یا کلیسا (گرجا گھر) بناتے یا پھر غلاظت کدہ بناتے اور مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے تھے آپ پڑھ پڑھ کر اپنے ہوش حواس ٹھیک درست کرلیں اور فکر کریں۔

سید شاہ علوی سادات کے ساتھ کتنا برا سلوک کرتے تھے ہندوستان سے تمام ونیم نے علم ہے اوراس کی صرف ایک وجہ تھی کہ سلسلہ مداریہ کے سید شاہ علوی سادات دین اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے ہندوستان میں اور ایشیائیں داعی اسلام تھے جیسا کہ مورخ شیخ محمد اکرام نے تاریخ رودکوثر میں تحریر فرمایا ہے۔

۵۔سید شاہ علوی سادات سے انگریز فرنگیوں کی دشمنی:

مورخین کے حوالے سے مصنف ومورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی نے "تاریخ تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۷ پر" جو تحریر کیا وہ آپ بھی پڑھ لیں اور نتیجہ اخذ کرلیں کہ مسلکی علماء سے پہلے غور کریں کہ سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کس مشکلات سے گذر رہے تھے اور انگریز فرنگیوں کے سامنے شیشہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے تھے۔

نقل:۔

سلسلہ کے مولویوں اور مجتہدوں کی مٹی پلید کر کے خراب کرتے تھے کبھی (سید شاہ علوی سادات) کو دھمکاتے اور کبھی انگریز فرنگی مسلمانوں کو روپیہ کا لالچ دیتے کبھی انگریز فرنگیوں نے اپنی عورتوں کو خوب زیور اور لباس سے سجا سنوار کر آراستہ کر کے ان مسلمان علمائے دین کو پیش کرتے تاکہ یہ ان پر فریفتہ ہو کر اپنا مذہب بدل لیں اور ایسا نہ ہونے کی صورت میں مسلمان عورتوں کو انگریز فرنگی دھمکیاں دیتے کہ بے چارے مسلمانوں کے ہوش حواس اڑ جاتے غرض کی انگریز فرنگی پادری صاحبان کی زبان وعظ ونصیحت میں غلاظت بکتے اور مجبور بے کس مسلمانوں کو اپنے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتے۔

(حوالہ دیکھئے تحفۃ المجاہدین صفحہ نمبر ۱۴۱،۱۴۲ مورخ حکیم شمس اللہ صاحب)

(حوالہ دیکھئے پرتگیزان مالابار مورخ منشی ذکاء اللہ)

(حوالہ دیکھئے تاریخ ہند حصہ سوم جلد اول۔ عہد سلطنت انگلیشیہ صفحہ نمبر [illegible])

(حوالہ دیکھئے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ نمبر ۱۱۷ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

تبصرہ ۵:-

سلسلہ مداریہ کے علمائے دین جو دین اسلام کی تبلیغ واشاعت میں مشغول تھے [illegible]
فرنگی سلسلہ مداریہ کو تبلیغ اسلام سے روکتے تھے جیسا کہ مورخ شیخ محمد اکرام رود کوثر صفحہ نمبر [illegible]
تحریر فرماتے ہیں کہ سید مجنوں شاہ مداریہ تکیہ دار دیوان ناٹور کی رانی بجودانی کو ایک عرضی [illegible]
عیسوی کی درخواست پیش کی تھی کہ انگریز فرنگی ان کے قدیمی مسلمہ مراعات میں خلل ڈال رہے ہیں
انگریز فرنگیوں سے سلسلہ مداریہ کی تبلیغ اور دین اسلام کی اشاعت کو بچایا جائے جو سلسلہ مداریہ
کے علمائے دین اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کو انجام دے رہے تھے رود کوثر صفحہ نمبر ۵۱۷ پر مورخ
شیخ محمد اکرام نے مراعات کی بابت لکھا ہے کی مغل شاہ شجاع نے ۱۶۵۹ء عیسوی میں سلسلہ
مداریہ کو ایک سند تحریرہ لکھا تھا۔

دفعہ اول:- [A] تم جب کبھی لوگوں کی ہدایت کے لئے جاؤ۔ [B] سلسلہ مداریہ کے علمائے
دین جب کبھی سیر وسیاحت کے لئے جائیں۔ [C] سلسلہ مداریہ کے علمائے دین
شہروں۔ دیہات، اضلاع اور ہندوستان میں جہاں کہیں اپنی خوشی کے مطابق جانا چاہیں تو
جاسکتے ہیں [D] سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کو دین اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے حکومت
کی طرف سے اختیارات دیئے جاتے ہیں کہ جلوس کا سارے ساز وسامان مثلاً علم، جھنڈے
، بانس، عصا، باجے، ماہی، سب اپنے ساتھ لے جائیں۔
(دیکھے تاریخ رود کوثر صفحہ ۵۱۸۔۵۱۷ مورخ شیخ محمد اکرام)

دفعہ چہارم:

مغل بادشاہ شجاع نے ۱۶۵۹ء میں سلسلہ مداریہ کو سند محررہ لکھ دیا تھا دین اسلام کی تبلیغ
اشاعت کے لئے جب بھی تم سلسلہ مداریہ کے علمائے دین ملک کے کسی حصے میں جائیں تو مالکان
دیہہ اور کاشتکار سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کے لئے اشیاء سے خوردنی مہیا کرنے کا بندوبست
کریں۔

(حوالہ دیکھیے تاریخ رود کوثر صفحہ ۵۱۸۔۵۱۷ مورخ شیخ محمد اکرام)

نوٹ:۔

سلسلہ مداریہ یہ وہ عظیم سلسلہ تھا جو ہندوستان میں بنا اس دین اسلام کی تبلیغ کا داعی تھا اور سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کو مغل بادشاہوں دین اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کا پروانہ لکھا اور ہندوستان کے تقریباً تمام تکیہ پر بادشاہوں کے شکستہ حالات میں شکستہ فارسی زبان میں تحریر کئے دستاویزات موجود ہیں جو اس کتاب میں مختلف بادشاہوں کے لکھے ہوئے دستاویزات شامل کردیئے ہیں تاکہ آنے والی پیر شاہ علوی سادات کے نسلوں کے پاس بطور ثبوت موجود رہے۔

سپاہی سیتارام:۔

1857ء عیسوی کو مادر وطن کی جنگ آزادی کی بابت لکھتے ہیں کہ بغاوت میں مسلمانوں نے پہل کی اور ہندو بھیڑ بکریوں کے مانند ان مسلمانوں کے پیچھے ہولئے اور انگریز فرنگیوں کے خلاف مسلمانوں کے ساتھ انگریز فرنگیوں سے جنگ کرنے لگے۔

(حوالہ دیکھیے تحریک آزادی میں علماء کا کردار صفحہ ۱۱۴ مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی)

تبصرہ:۔

مورخ فیصل احمد ندوی بھٹکلی صفحہ نمبر ۱۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں انگریز فرنگیوں نے ۹۱۵ ہجری کے مطابق ۱۵۱۰ عیسوی میں کالی کٹ (کیرلا) کہ مشہور جامع مسجد کی طرف منسوب تھی اس جامع مسجد کو شہید کردیا اور ۹۳۸ ھجری کے مطابق ۱۵۳۱ء شالیات (کیرلا) میں تین مسجدوں کو اور شہید کردیا ۹۵۷ ھجری کے مطابق ۱۵۵۰ عیسوی میں ترکوڈی کی جامع مسجد کو شہید کردیا اور ۱۵۵۰ عیسوی میں چار مسجدوں کو شہید کردیا جیسا کہ مورخ نے تحریر فرمایا ہے کہ سادات علویہ اکرام سے انگریزوں فرنگیوں سے دین اسلام کی تبلیغ کو لیکر دشمنی تھی لہذا انگریز فرنگیوں نے مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑتے تھے مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو تباہ و برباد کرکے مسلمانوں کا قتل عام کرتے تھے اس زمانے میں مسلکی علمائے دین اور خرافاتی مسلک

کے لوگ کہاں تھے؟ جو لوگ اپنے آپ کو دین اسلام کا محافظ بتاتے نہیں تھکتے اور اپنے آپ کو جنتی بتاتے ہوئے ابلیس کو شرمندہ کرتے ہوئے اللہ سے نہیں ڈرتے مسلکی حضرات کو چاہیے کہ اپنی تاریخ پیدائش کا خیال رکھیں جو کہ ۱۸۶۶ عیسوی کے بعد مسلکی علمائے دین پیدا ہوئے ہیں جو مسلمانوں میں صرف نفاق پیدا کر کے مسلمانوں کو ہی گمراہ کرتے ہیں تبلیغ اسلام نہیں کرتے نہیں بتاتے کہ حرام کھانا مذہب اسلام میں جائز نہیں بلکہ حرام کھانا سخت منع ہے مسلکی علماء کو چاہیے کہ اپنا اور اپنے ماننے والوں کا محاسبہ کریں کہ وہ حلال دانہ کھاتے ہیں کہ پوری زندگی بے ایمانی حرام کاری اور حرام دانے کھانے میں زندگی گذار دی اور آج کے مسلکی علماء حرام کھانے اور دانے کو منع کرنے کے بجائے خود اس میں مبتلا ہیں اور سب کو جنت میں لے جانے کا ٹھیکہ بھی لے لئے ہیں تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ سادات علویہ سے انگریز فرنگیوں کی دشمنی تھی جو ۱۷۶۰ عیسوی سے سلسلہ مداریہ کے سید مجنوں شاہ مداریہ سے یہ دشمنی جنگ میں تبدیل ہوگئی جب کہ سلسلہ مداریہ کے علمائے دین سے ۱۸۵۷ عیسوی کی جنگ آزادی کے بعد بھی انگریزوں سے جنگ جاری تھی۔

مورخ H-E جعفری صاحب نے تاریخ جدید مدار اعظم صفحہ نمبر ۱۰ پر تحریر فرماتے ہیں کہ شہر حلب میں اموی خاندان کے ذریعہ ستائے ہوئے ایک گھرانہ تھا جو اموی خاندان کے ظلم و ستم و تشدد سے تنگ آکر مدینۃ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت فرما کر یہاں آباد ہوا اس گھرانے میں سید بہاؤ الدین اور ان کے چار بیٹے سید احمدؒ۔ سید مجاہدؒ۔ سید محمودؒ اور سید علی جلیؒ موجود تھے۔

(حوالہ دیکھئے تاریخ جدید مدار اعظم صفحہ نمبر ۱۰ مورخ H-E جعفری مکنپور شریف)

سید علی جلیؒ:

آگے مورخ H-E جعفری نے تاریخ جدید مدار اعظم صفحہ نمبر ۱۲ پر تحریر رقم فرماتے ہیں سید علی جلی رحمۃ اللہ علیہ کے چار بیٹے پیدا ہوئے۔

۱۔حضرت سید بدیع الدین احمد شاہ زندہ قطب المدارؒ ولادت 242 ہجری وصال 838 ہجری

۲۔سید نظام الدین خواجہ بکتاش ولیؒ ولادت 244 ہجری وصال 277 ہجری

۳۔سید مطلوب الدین محمود الدینؒ ولادت 246 ہجری وصال 296 ہجری

۴۔سید مقصود الدین شاہ بدر الدینؒ ولادت 248 ہجری وصال 311 ہجری

نوٹ :۔

نوٹ فرمالیں کہ نام سید مقصود الدین اور لقب بدر الدین اور چاروں بھائی پائے کے علم دین تھے جیسا کہ مورخ H-E جعفری صاحب نے چاروں بھائیوں کی بابت صفحہ نمبر ۱۲ اور ۱۳ پر تفصیل سے تحریر کیا ہے راقم پور تفصیل نقل نہیں کر سکتا کیونکہ یہ تحریر کتابچہ کی شکل میں ثبوت کے طور پر تاریخ شاہ علوی کی خدمت میں پیش ہے۔

(حوالہ دیکھے افتاب اولیاء نمبر پاکستان)

(حوالہ دیکھے جدید مدار اعظم)

حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ:

۱۔مورخ H-E جعفری صاحب تاریخ جدید مدار اعظم صفحہ نمبر ۱۴۔۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ صاحبزادے بلاشبہ آپ کی اصل محمدی اور مٹی فاطمی ہے، نسل علوی ہے اور پیدائش مقام حلب میں ہوئی اس طرح شجرہ نسب قبیلہ قریش سے ہیں

۲۔خاندان محمدیؐ یعنی کہ خاندان حضرت پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں۔

۳۔(مٹی فاطمی ہے جو کہ پیغمبر حضرت محمدؐ کی صاحبزادی ہیں) حالانکہ حضرت سید بدیع الدین بی بی ہاجرہ طبریزیؒ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔

نسل علوی:

مورخ H-E جعفری بڑی وضاحت سے صاف صاف صفحہ نمبر ۱۴۔۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ نسل علوی سے ہیں آگے تحریر فرمایا

صفحہ نمبر ۱۵ پر بلاشبہ آپ کی اصل محمدیؐ ہے اور مٹی فاطمی اور نسل علوی ہے اس کے شجرہ نامہ پدری میں لکھا ہے تبصرہ لکھنے ضرورت نہیں مورخ کی تحریر کافی ہے۔

(حوالہ دیکھے الکواکب الداریہ)

حوالہ دیکھے جدید مدار اعظم صفحہ نمبر ۱۴۔۱۵)

نسب نامہ پدری۔ مقام وقت دن ماہ سنہ

۱۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ بمقام کعبہ شریف وقت چاشت تھا۔ دن جمعہ 13 رجب المرجب

۲۔ حضرت سید امام حسینؓ۔ بمقام مدینہ وقت چاشت سہ شنبہ 5 شعبان المعظم 4 ہجری

۳۔ حضرت سید امام زین العابدین۔ بمقام مدینہ وقت چاشت سہ شنبہ 9 شعبان المعظم 38ھ

۴۔ حضرت سید امام محمد باقر۔ بمقام مدینہ چاشت الیوم الجمعہ۔ 2 صفر المظفر 75 ہجری

۵۔ حضرت سید امام جعفر صادقؓ۔ بمقام مدینہ صبح صادق یوم دوشنبہ 12 ربیع الاول 83 ہجری

۶۔ حضرت سید اسمٰعیلؓ بمقام مدینہ وقت صبح صادق دن یکشنبہ تاریخ 11 ذی الحجہ 104ھ

۷۔ حضرت سید محمدؓ بمقام مدینہ وقت صبح صادق دن یکشنبہ 12 رجب المرجب 129 ہجری

۸۔ حضرت سید اسماعیل ثانیؓ۔ بمقام مدینہ وقت صبح صادق دن چہار شنبہ تاریخ 14 شعبان المعظم 159 ہجری

۹۔ حضرت سید ظہیر الدین احمدؓ۔ بمقام مدینہ وقت صبح صادق دن دوشنبہ 17 ربیع الاول 174 ہجری۔

۱۰۔ حضرت سید بہاؤالدینؓ۔ بمقام مدینہ وقت صبح صادق دن چہار شنبہ بتاریخ 4 جمادی الآخر 199 ہجری

۱۱۔ حضرت سید قدوۃ الدین علی حلبیؓ بمقام مدینہ وقت صبح صادق دن دوشنبہ بتاریخ 17 رجب المرجب 219 ہجری

۱۲۔ حضرت سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ قطب المدارؓ۔ بمقام حلب وقت صبح صادق دن

شنبہ بتاریخ یکم شوال 242 ہجری۔

مورخ H.E جعفری صاحب تاریخ جدید مدار اعظم صفحہ نمبر 17 پر مادری نسب نامہ [illegible] نقل کر دیا ہوں۔ اس طرح پدری اور مادری شجرۂ نسب مورخ مکنپوری نے تحریر کیا تھا۔ تاریخ الکواکب الداریہ کے حوالے سے مورخ نے تحریر کیا ہے آپ کی اصل محمدی ہے [illegible] فاطمی ہے۔ ونسل علوی ہے پیدائش مقام حلبی ہے۔

(حوالہ دیکھے الکواکب الداریہ)

(حوالہ دیکھے جدید مدار اعظم صفحہ نمبر ۱۴۔۱۵۔۱۷)

نسب نامہ مادری:

مولیٰ علی مرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

حضرت سیدنا امام حسنؓ

حضرت حسن مثنیٰؓ

حضرت عبداللہ محضؓ

حضرت ابوالقاسم محمد مہدیؒ

حضرت سید ابو یوسف عبداللہؒ

حضرت سید ابو صالح محمد عبداللہ ثانیؒ

حضرت سید محمد حسن عابدؒ

حضرت سید محمد زاہدؒ

حضرت عبداللہ جعفر طبریزیؒ

سیدہ فاطمہ ثانی بی بی ہاجرہ طبریزیؒ

حضرت سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ قطب المدارؒ

مورخ H.E جعفری نے تاریخ جدید مدار اعظم صفحہ 17 پر مادری نسب [illegible]

خرید و فروخت کیے جاتے تھے۔ ان بدنصیب غلاموں کے زخموں پر سلسلہ مداریہ کے علمائے دین نے ہی مرہم رکھتے تھے اور ایسے پر آشوب اندھر نگری میں جہاں غلام انسانوں کی خرید و فروخت ہوتی تھی سلسلہ مداریہ کے علمائے دین نے دارالسلام بنانا شروع کیا اصل مجری سنی فاتمی اور نسل علوی حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ نے اور سلسلہ مداریہ کے علمائے دین نے پورے ہندوستان میں اللہ اکبر کے نعرے لگوائے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر لوگ اللہ کی وحدانیت قبول کر کے مذہب اسلام میں داخل ہوتے ان لوگوں کو خان و شیخ اور انصاری کے خطاب سے نوازتے جیسا کہ اوپر کی تاریخ کے حوالوں سے ثابت ہے کسی کو شاہ کا لقب نہیں دیا ہر شخص پریشان حال تھے اور دار السلام میں داخل ہو کر لوگوں کو روحانی سکون حاصل کرتے تھے لہذا لوگ کثرت سے حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں بعیت ہو کر مسلمان ہوئے جہاں لوگوں کو امن و سکون حاصل ہوتے تھے اور سلسلہ مداریہ نے کسی کا حسب نسب نہیں بدلا جیسا کہ اوپر کی تاریخ سے ثابت ہے۔

مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ:

ا۔ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ نے حضرت ملک افضل علوی قدس سرہ کی بابت تاریخ تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۹ پر مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ نے جو تحریر فرمایا ہے وہ نقل کیے دیتا ہوں پانچویں صدی ہجری کے اوائل میں جب سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو شالی ہند کی فتح نصیب ہوئی تھی تو ان کے بھانجے حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ ۴۸۸ ہجری نے جو عرف عام میں غازی میاں کے نام سے مشہور ہیں۔
(حوالہ دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۹ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

تبصرہ:

مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ نے جو اوپر تحریر فرمائی ہے اور

ثابت کیا ہے کہ سلطان محمود غزنوی اوران کے بھانجے حضرت سید [illegible]
تھے اوران کے سپہ سالار حضرت ملک افضل علوی قدس سرہ علوی سید تھے [illegible]
کوجھٹلایانہیں جاسکتا تاریخ کے الفاظ اورتحریر سچائی پرمبنی ہیں جیسا کہ مورخین [illegible]
دستاویزات سے ثابت ہے کہ قدیم زمانے سلسلہ مداریہ کے سید شاہ [illegible]
اسلام کی تبلیغ کرنے والا کوئی نہیں تھا جیسا کہ مورخ شیخ [illegible]
سلسلہ مداریہ کی بابت تحریر فرمایا ہے۔

دین اسلام کی تبلیغ:

حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ نے بنارس میں ایک تبلیغی قافلہ "حضرت ملک افضل علوی قدس سرہ کی سرپرستی میں بھیجا جس کا مقصد دین اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کی نوابادی قائم کرنا تھا اس لیے بنارس اب تک دین اسلام کی نورانی کرنوں میں منور نہ ہوا تھا۔ (حوالہ دیکھیے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۹ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

تبصرہ:۔

مورخ نے تحریر فرمایا کہ حضرت سید سالار مسعود غازی علوی کے سپہ سالار حضرت ملک افضل علوی رحمۃ اللہ علیہ بنارس شہر میں صرف دین اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے علمائے دین کے قافلے کے ساتھ بھیجا گیا تھا کیونکہ شہر بنارس اوراس کے قریب وجوار کے علاقے میں صرف ناقوس سے فضا گونج رہی تھی ان ہی علوی سیدوں نے ہندستان میں دین اسلام کے داعی بن کر دین کی اشاعت میں مصروف تھے جیسا کہ مورخین نے تحریر رقم کی ہے کہ سلسلہ مداریہ کے علما دین گھوم گھوم کر دین اسلام کی تبلیغ فرماتے جو کہ علوی سید تھے جیسا کہ مورخین کی تحریر سے ثابت ہے۔

رام ولچھمن کا غلغلہ:۔

مورخ مولانا مفتی عبد السلام نعمانی مجددی قدس [illegible]

ثابت کیا ہے کی بنارس میں فضا صدائے ناقوس سے گونج رہی تھی اور [illegible]

طرف رام ولچھمن کا غلغلہ بلند ہو رہا تھا یہ حضرت سید سالار مسعود غازی (علوی) [illegible]

حضرت ملک افضل علوی رحمۃ اللہ علیہ کو بنارس کے علاقے کی خدمت پر [illegible]

کے لئے بنارس بھیجا جیسا کہ مرتب گنج ارشدی لکھتے ہیں۔

تحریر فارسی	ترجمہ اردو
ملک افضل علوی را بطرف بنارس ونواحی	ملک افضل علوی کو بنارس اور اس کے نواحی
آں رخصت نمودند آنجا ہمہ درجہ شہادت	میں تبلیغ کے لئے بھیجا اس مقام پر وہ لوگ
رسیدند مقابر آنہا در آنجا مشہور اند	شہادت کے درجے پر پہونچے ان شہیدوں

(حوالہ دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۹ مورخ مولانا مفتی عبد السلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

تبصرہ:۔

مورخ مولانا مفتی عبد السلام نعمانی مجددی قدس سرہ نے آثار بنارس کے حوالہ سے تحریر کیا ہے کہ سید علوی حضرت ملک افضل علوی قدس سرہٗ بنارس اور اس کے علاقے میں تبلیغ کے لئے حضرت سید مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ نے بھیجا تھا اور بنارس میں ہی علمائے دین سید علویوں کے ساتھ خود حضرت ملک افضل علوی قدس سرہٗ شہید ہو گئے تھے اس طرح دین اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے سید علویوں کی لمبی تاریخ ہے۔

مورخ مولانا مفتی عبد السلام نعمانی مجددی قدس سرہ:

ا۔مورخ مولانا مفتی عبد السلام نعمانی مجددی قدس سرہ نے بحوالہ آثار بنارس صفحہ نمبر ۱۰ پر تحریر کہ آپ سلطان محمود غزنوی (متوفی 421) کے بھانجے اور سید سالار ساہو علوی کے فرزند تھے۔

(بحوالہ آثار بنارس صفحہ نمبر ۱۰ مورخ عبد الباطن)

(حوالہ دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۹ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

۲۔ سید سالار ساہو علوی ۴۰۱ ھجری میں محمود غزنوی کے حکم سے اجمیر شریف لا کر قیام پذیر ہوئے (بحوالہ آثار بنارس صفحہ نمبر ۶۰ مورخ عبدالباطن)

(حوالہ دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۹ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

۳۔ اسی دوران ۴۰۵ ھجری میں حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کی اجمیر شریف ولادت ہوئی (بحوالہ آثار بنارس صفحہ نمبر ۶۰ مورخ عبدالباطن نعمانی بنارس)

(حوالہ دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۹ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

۴۔ حضرت سید سالار مسعود غازی علوی رحمۃ اللہ علیہ نہایت بہادر اور نیک صفات کے مالک وحامل تھے جہاد اور اعلاء کلمۃ اللہ کا جذبہ ایام طفولیت ہی سے غالب تھا چنانچہ محمود غزنویؒ جب سومناتھ کی مشہور مہم پر ہندوستان آئے تو آپ کے والد سید سالار ساہو علوی نے آپ کو بھی اسی جذبہ کی بنیاد پر اس مہم میں شرکت کا حکم دیا کہ آپ سید سالار مسعود غازیؒ کی عمر صرف 9 سال تھی۔

(بحوالہ آثار بنارس صفحہ نمبر ۶۰ مورخ عبدالباطن نعمانی)

(حوالہ دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۹ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجدّدی قدس سرہ)

۵۔ حضرت سید سالار مسعود غازیؒ اس مہم کے بعد محمود غزنویؒ سے اجازت لے کر نیم تبلیغی و نیم فوجی جماعت کے ساتھ اشاعت اسلام و دین حق کی خدمت کی غرض سے غزنی سے ہندوستان تشریف لائے۔

(بحوالہ آثار بنارس صفحہ نمبر ۶۰ مورخ عبدالباطن نعمانی)

(حوالہ دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۹ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجدّدی قدس سرہ)

تبصرہ:۔

مورخین نے بات صاف کردی اپنی تحریر میں قدیم زمانے میں دین اسلام کی تبلیغ سادات شاہ علوی حضرات ہی کرتے تھے جیسا کہ تاریخ کے حوالے سے ثابت ہے ...

حضرات پائے کے عالم دین ہوتے جنھیں علم پر مکمل عبور حاصل تھا حرام کے کھانوں سے سخت پرہیز تھا کیونکہ یہ خود صاحب حیثیت تھے اور اللہ کی اکائی کی واحدانیت لا الہ الا اللہ پر مکمل یقین وایمان تھا اللہ تعالی سے جس کے حق میں دعا فرماتے اللہ تعالی فوراً دعا قبول کرلیتا آج حرام خور علمائے سُو کی طرح نہیں تھے وہ لوگ سادات علویہ اور اولیاء اکرام میں سے تھے جو اللہ تعالی سے عرض کیا وہی ہوا تاریخ گواہ ہے۔

٦۔حضرت سید سالار مسعود غازیؒ علوی غزنی سے پہلے اجمیر شریف تشریف لائے اور اپنے والد سید سالار ساہو علوی سے ملاقات کے بعد اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اپنے مشن دین اسلام کی تبلیغ پر چل پڑے ہندوستان کے جن جن علاقوں میں حضرت سید مسعود غازیؒ ان میں شیوپور، ملتان ،اوچھ، اجودھن، دہلی، میرٹھ گڈھ کمتیشر سنبھل، قنوج، کڑا مانک پورا۔ سترکھ وغیرہ۔ قابل ذکر ہیں آخر میں بہرائچ تشریف لائے اور وہیں ۴۸۸ھ میں وفات پائی۔ بہرائچ میں آپ حضرت سید مسعود غازی علوی رحمۃ اللہ علیہ کا مدفن زیارت گاہ خلائق ہے تبلیغ دین کے لئے آپ کی پوری کوشش بذات خود تمام علاقوں میں پہونچنے کی ہوتی تھی لیکن جہاں کسی وجہ سے نہیں پہنچ پاتے وہاں سپہ سالار و نما ہندوں کو قافلے کی شکل میں بھیج دیتے جن سے ایک علاقہ بنارس بھی ہے۔

(بحوالہ آثار بنارس صفحہ نمبر ٦٠ مورخ عبدالباطن نعمانی)

(حوالہ دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ١٩ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

تبصرہ:۔

مورخین نے ثابت کیا ہے کہ سید وسادات شاہ علویوں نے پورے ہندوستان میں گھوم گھوم کر دین اسلام کے داعی بن کر مذہب اسلام کی تبلیغ کر رہے تھے اور ہندوستان کے چپے چپے پر اللہ تعالی کے پیغام کو پہنچا رہے تھے جو بذریعہ وحی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری دنیا نے عوام الناس کے سامنے اللہ تعالی کی واحدانیت لا الہ الا اللہ کا پیغام دیا تھا اس نعرے کو حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار نے رائج

الوقت بنایا اسلام کی تبلیغ میں لا الـہ الا اللـہ محمدا رسول اللہ کو با آواز بلند نعرہ لگاتے ہندوستان کے ذرّے ذرّے پر لگانے لگے جیسا کہ مورخین نے لکھا ہے کہ سید سادات شاہ علوی نے داعی دین اسلام کی تبلیغ میں مشغول تھے اور دین اسلام کی اشاعت میں مصروف تھے۔

(حوالہ دیکھئے آثار بنارس مورخ عبدالباطن نعمانی)

(حوالہ دیکھئے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۹ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

(حوالہ دیکھئے رودکوثر مورخ شیخ اکرام)

(حوالہ دیکھئے تاریخ شیراز ھند مورخ سید اقبال احمد)

(حوالہ دیکھئے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

(حوالہ دیکھئے ہندوستان کے مسلمان مجاہدین مورخ میوارام گیت ستوریاؒ)

بنارس کا محلہ علوی پورہ:

۱۔ بنارس کا محلّہ علوی پورہ آپ حضرت ملک افضل علوی قدس رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے موسوم ہے اور موجودہ علوی پورہ کی آبادی آپ ہی کی نسل سے آباد ہیں۔

(حوالہ دیکھئے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ 20 مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

۲۔ علوی شہید کے نام سے سالار پورہ میں واقع باقریہ کنڈ (بکریا کنڈ) میں آپ کا مقبرہ موجود ہے اور زیارت گاہ خلائق ہے۔

(حوالہ دیکھئے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ 20 مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

بنارس کا محلہ علوی پورہ:

مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ تاریخ مشائخ بنارس صفحہ نمبر 20 پر تحریر قم کی ہے کہ یہاں وہی اصل نقل کئے دیتا ہوں۔

۳۔ بنارس میں نور بافوں کی ایک بڑی آبادی کا تعلق آپ حضرت ملک افضل علوی ہی کی نسل سے ہیں۔

(حوالہ دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۲۰ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

۴۔ کیونکہ حضرت ملک علوی کی نسل کے جو لوگ بنارس میں آباد ہو گئے تھے انھوں نے رزق حلال جان کر ریشم کے کپڑے بننے کا کام شروع کیا آج تک قائم ہے۔

(حوالہ دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۲۰ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

۵۔ حضرت ملک علوی کی نسل کے لوگ اپنی دیانت وامانت کی بنا پر مؤمن اور نور باف۔ کے نام سے مشہور ہوئے۔

(حوالہ دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۲۰ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

نوٹ:۔

مورخ نے جو اوپر فرمایا ہے کہ بنارس میں علویوں کا محلہ ہے جو حضرت سید مسعود غازیؒ سے متعلق ہیں اور ان کے ہی سپہ سالار تھے جو دین اسلام کی غرض سے بنارس میں اپنے علمائے دین اسلام کے ساتھ شہید ہو گئے تھے اور ان کی نسل کے لوگ آج کپڑا بننے کا کر رہے ہیں بنکر بن جانے کے بعد نسل تو نہیں بدل سکتی اصل تو علوی ہی رہیں گے اور علوی لوگ امانت دار دیانت کی بنا پر نور باف کے نام مشہور ہوئے جن کو ثبوت چاہیے وہ بنارس جا کر باقریہ کنڈ (بکریا کنڈ) محلہ علویوں کی تصدیق کرلیں تاکہ ان کو اطمینان قلب ہو جائے۔

نئی نسل:

علویوں کی نئی نسل جو کسی قدیم زمانے میں دین اسلام کے داعی دین کے مبلغ تھے اور بعد میں ان ہی علویوں کی نسل کپڑا بننے لگے اور اس کے بعد کی نسل تو بھی جانتی ہے جوانوں نے آج موقع پر دیکھا کہ ہمارے آباواجداد کپڑا بننے والے بن کر ہیں۔ انصاری نور بافت ہی ہیں بلکہ اصل اصلیت میں یہ لوگ علوی ہیں۔

حضرت عطاء اللہ شاہ قدس سرہ:۔

مورخ حضرت عطاء اللہ شاہ قدس سرہ کی بابت تاریخ تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۲۰

پر جو تحریر رقم ہے کی گئی وہ نقل کیے دیتا ہوں۔

نقل:

حضرت شاہ عطاء اللہ قدس سرہ حضرت ملک افضل علوی کے رفقاء میں ہیں آپ کا مزار محلہ بکریا کنڈ میں ٹیوب ویل کے پاس جی ٹی روڈ سے لیے ہوا راستہ پر جہاں پہ شاہی میں مدرسہ مطلع العلوم کی شاخ کے ٹھیک سامنے ہے اور عرف عام میں (بڑے بابا) کے مزار سے مشہور ہے تفصیلی حالات کا علم نہ ہو سکا۔ جناب شرف الدین صاحب ... کی معلومات کے ذریعہ جناب ڈاکٹر غلام علی صاحب کے توسط سے اتنی معلومات فراہم ہو سکیں ہر سال ۱۵ جمادی الثانی کو عرس ہوتا ہے۔

(دیکھیے بحوالہ آثار بنارس صفحہ مورخ اضافہ از عبد الباطن نعمانی)

(حوالہ دیکھیے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۲۰ مورخ مولانا مفتی عبد السلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

نقل حضرت فخر الدین شہید علویؒ:

حضرت فخر الدین شہید علویؒ سپہ سالار ملک افضل علویؒ کے ساتھ مجاہدین کا جو قافلہ بنارس وارد ہوئے ان میں حضرت سید فخر الدین علوی شہید علوی کی شخصیت نمایاں ہے جن کا روضہ اور مسجد محلہ سالار پورہ میں آج بھی زیارت گاہ خلائق ہے لیکن افسوس ہے کہ آپ کے تفصیلی حالات نہ مل سکے آپ کے مزار پر بہت زیادہ کثرت سے زائرین کا ہجوم رہتا ہے اور مالا مال ہوتے ہیں ہر سال ۱۴ جمادی الآخر کو عرس بھی ہوتا ہے سلطان فیروز شاہ تغلق (متوفی ۷۹۰ ہجری) کے وقت میں ضیاء الدین حاکم بنارس نے آپ کے روضہ شریف اور اس سے ملحق ایک مسجد کی تعمیر کرائی جو اس پر لگے ہوئے کتبے سے ظاہر ہے۔

بناء گنبد و دہلیز و روضہ سید بعید دولت فیروز شاہ بود۔۔۔ الخ

(دیکھیے بحوالہ آثار بنارس مورخ اضافہ از عبد الباطن نعمانی)

(حوالہ دیکھیے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۲۰ مورخ مولانا مفتی عبد السلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

حضرت ملک افضل علویؒ:۔

حضرت ملک افضل علویؒ کے قافلے کے ہمراہ جو حضرات [illegible]

کے لئے وارد ہوئے ان میں سے اب تک جتنے نام معلوم ہوئے ان کی فہرست [illegible]

بنارس۔

صفحہ نمبر ۲۱ پر مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ نے نام و مقام [illegible] [illegible]

تحریر فرمایا ہے جو آگے میں نقل کئے دیتا ہوں۔

تبصرہ:۔

مورخ کی تحریر اس بات کی شاہد ہیں کہ سید علویوں نے ہندوستان میں دین اسلام کی اشاعت کے لئے تن و من دھن سب کچھ دین اسلام کے نام پر قربان کر دیا جیسا شہیدوں کی فہرست سے ثابت ہے کہ علویوں نے شہادت پائی۔

مورخ کی تحریر اس بات کی شاہد ہیں کہ سید علویوں نے ہندوستان میں دین اسلام کی اشاعت کے لئے تن و من دھن سب کچھ دین اسلام کے نام پر قربان کر دیا جیسا شہیدوں کی فہرست سے ثابت ہے کہ علویوں نے شہادت پائی۔

۱۔ زاہد شہید عرف مرد شہید۔ مدفن چاندنی چوک۔

۲۔ یعقوب شہید۔ مدفن اسی گھاٹ۔ بتاریخ: ۲۲ رشوال

۳۔ بابر شہید۔ مدفن ٹھیری بازار۔

۴۔ بہادر شہید۔ مدفن پیلی کوٹھی۔ بتاریخ: ۲۱ رشوال

۵۔ ازغیب شہید۔ مدفن راج گھاٹ۔ بتاریخ ۱۴ رشوال

۶۔ ملک سراج الدین قلچی شہید۔ مدفن اورنگ آباد۔ بتاریخ ۱۱ ر ذی الحجہ

۷۔ بھیکا شاہ پہلوان شہید۔ مدفن ہٹر با سرائے۔

۸۔ بختاور شہید۔ مدفن بھدوں۔ بتاریخ ۱۱ ر ذیقعدہ

۹۔ پلنگ شہید۔ راج گھاٹ۔ ۲۰ رشوال

۱۰۔ ٹیپو سلطان۔ گائے گھاٹ۔

۱۱۔ قطب الدین شہید۔ قطبن شہید۔

۱۲۔ میر محمد واحد عرف محمد شہید۔ محمد شہید۔ بتاریخ ۲۹ رمحرم

۱۳۔ بہادر شہید۔ صدر بازار کینٹ۔

۱۴۔ نور الدین شہید۔ پھلوریہ کینٹ۔ بتاریخ: ۲۷ رشوال

۱۵۔ ازغیبی پیر شہید۔ مٹریلا متصل لہتہ۔ بتاریخ: ۱۷ رربیع الاول

۱۶۔ دیوان بابا شہید۔ بکریا کینٹ

۱۷۔ ملک محمد باقر شہید۔ بکریا کینٹ

۱۸۔ بارہ شہید۔ بکریا کینٹ

۱۹۔ میران ناصر کوتوال شہید۔ بکریا کینٹ

۲۰۔ علاؤ الدین شہید۔ سارناتھ۔ ہولی کے دوسرے دن۔

ان شہیدوں کے منتظم عرس کے انچارج شمیم احمد، ساکن کوئلہ بازار و متولی مسجد و مزار سجن خان پٹھانی ٹولہ بنارس۔

(دیکھیے بحوالہ آثار بنارس مورخ اضافہ از عبد الباطن نعمانی)

(حوالہ دیکھیے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۲۰ مورخ مولانا مفتی عبد السلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

حضرت شاہ نور محمد قدس سرہ مداری:۔

مورخ نے لکھا ہے حضرت شاہ نور قدس مداری کا مزار معروف جگہ شکر تالاب میں ہے جناب مولانا عبد الحمید صاحب فریدی پانی پتی (متوفی ۱۳۳۹ ھجری) نے اس مزار پر عرس کا سلسلہ شروع کیا تھا اور اس کے متصل ہی ایک خانقاہ بھی تعمیر کرائی تھی ان کے تفصیلی حالات نہیں نہ مل سکے۔

شکر تالاب بہت سے بزرگوں کا بنایا ہوا ہے [illegible]
۹۰۷ ہجری) کے وقت کی تعمیر شدہ ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے [illegible]
آپ کے حالات تذکرہ الحمید میں مختصراً لکھے ہوئے ملتے ہیں۔ حضرت شاہ [illegible]
میں آپ سلسلہ مداریہ میں بیعت تھے اور بیعت خاندان چشتیہ میں فرماتے تھے۔ جب [illegible]
خاندان قادریہ کے ساتھ رکھتے تھے۔ حضرت کو ان کے پیر و مرشد قدس سرہ نے [illegible]
چھڑی دے کر فرمایا تھا کہ بنارس میں شکر تالاب نامی محلے میں اس چھڑی کو گاڑ دو جس جگہ یہ
ایک مرتبہ میں گڑ جائے اسی جگہ بیٹھ جانا۔

چنانچہ آپؒ نے نشست شریف کی جگہ پر اسے گاڑا تو ایک ہی مرتبہ میں گڑ گئی پس
یہیں آپ نے تشریف رکھی اور آپ سے بڑی بڑی کراماتیں ظہور میں آئیں حضرت کے
مریدین بہت ہیں مگر یہاں آپ کے زیر سایہ صرف تین مرید ہیں۔

ا۔ شاہ عبداللطیف مداریؒ صاحب جن کا پختہ مزار شریف آپ کے روضہ کے صحن میں ہے۔

۲۔ دوسرے حضرت سید سالار صاحب مداریؒ جو شہید ہو گئے تھے ان کا مزار صحن سے باہر مگر متصل داہنی طرف ہے۔

۳۔ اور تیسرے حکیم کریم اللہ مداری صاحب ہیں آپ کا مزار بھی صحن ہی میں موجود ہے

۴۔ حکیم صاحب کی قبر کے پاس جو ایک کچی قبر ہے جس کے سرہانے پتھر نصب ہے وہ ایسے شخص کی ہے جو حضرت کے مرید تو نہ تھے مگر خادم ضرور تھے۔ یہ تھے حضرات پیغمبر اسلام کی اولاد تھے جن کا لایا ہوا یہ دین ہے۔ آج آپ کے سامنے ہے۔

(دیکھے المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ صفحہ نمبر 393 مورخ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی)

تبصرہ:۔

اس تاریخ کی تحریر سے ثابت ہے دین اسلام کی تبلیغ کے داعی سید شاہ علوی سادات ہی تھے جس نے ہندو سلاطین کو شرف بہ اسلام میں لانے کی کوشش [illegible]

نے ان سادات کی تبلیغ سے اسلام قبول کر کے مسلمان ہوئے جیسا کہ حضرت بدیع الدین زندہ
شاہ قطب المدارؒ نے گھوم گھوم کر پورے ہندوستان میں دین اسلام کی تبلیغ کی اور کثرت سے
ہندو سلاطین مسلمان ہوئے اوپر کی تحریر میں تاریخ کو راقم نے حوالہ کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

تاریخ کی حقیقت:۔

سراواک جزیرہ بورنیو (انڈونیشیا) کا ایک شمالی حصہ ہے کہ تاریخ میں مذکور ہے کہ
سلطان برکات حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی ذریت میں سے تھے۔ حضرت موت کے
حسینی سادات بحری تجارت کرتے تھے اور انھوں نے اسی آمد و رفت میں وہاں کے لوگوں میں
اسلام پھیلایا۔

(دیکھے حوالہ المرتضی کرم اللہ وجہہ صفحہ نمبر ۳۹۳ مورخ سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ)

ایک علمی مجلس مذاکرہ (سیمینار) منعقدہ ۸ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ ہجری (۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء عیسوی)
کے بحث و مطالعہ کے نتیجہ میں تسلیم کیا گیا کہ حضرت موت سے آئے ہوئے سادات نے (جو
شافعی المذہب تھے) انڈونیشیا میں اسلام پھیلایا اسی طرح چودھویں صدی ہجری کے نصف آخر
میں فلپائن کے جزیروں میں اسلام سادات علوی کی علویوں کی جماعت کے ذریعہ پھیلا جو وہاں
پہنچے تھے۔

(دیکھے حوالہ المرتضی کرم اللہ وجہہ صفحہ نمبر ۳۹۳ مورخ سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ)

سادات علویہ:۔

مورخ نے آگے تحریر کیا ہے کہ اور وہاں دعوت اسلام کا علم بلند کیا اور اس ملک کو ترقی
دینے اور یہاں کے اجتماعی ثقافتی اور سیاسی اداروں کو پروان چڑھانے میں بڑا حصہ لیا نیز جزائر
القمر سے لیکر جزیرہ مڈغاسکر موزنبیق اور وہاں سے ملایا اور سلون تک اسلامی دعوت کو عام کرنے
اسلئے یہ ہی حضرات سادات علوی علویہ کی سچائی کے سات حقیقت سامنے آجانے اور پوری قوم
کے لئے آئینہ بن جائے۔ مورخ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی:۔

تاریخ المرتضی کرم اللہ وجہہ صفحہ نمبر ۳۹۲ پر مورخ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی فرماتے ہیں کہ اسی طرح جنوب مشرق ایشیاء جزائر انڈونیشیا میں اسلام پھیلانے اہل علم جانتے ہیں کہ ادریس بن عبداللہ بن عبداللہ بن الحسن جو ادریس اکبر کے لقب سے جانے جاتے ہیں، ۱۷۵ ھجری میں وہ ہیں جنھوں نے افریقہ میں اسلامی حکومت کی بنیاد ڈالی اور جب ان کی حکومت پائیدار ہوگی تو وہ برابر اسلام کی طرف جوق در جوق آئے جن کی اکثریت یہودیت یا عسائیت کی حلقہ بگوش تھی یہ سب ان کے ہاتھ پر ایمان لائے ملاحظہ ہوں مغرب اقصی کی تاریخ کے موضوع پر کتابیں۔

(دیکھے تاریخ المرتضی کرم اللہ وجہہ صفحہ ۳۹۲ مورخ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ)

۱.نزهته الخواطر:

مصنف ''نزہتہ الخواطر'' میں لکھتے ہیں (امیر سید علی الشہاب) اسماعیل بن علی بن محمد بن علی بن الحسین السبط کی نسل سے تھے ۷۷۳ ھجری یا ۷۸۰ ھجری میں کشمیر آئے اور ان کے ہاتھوں پر وہاں کی اکثر آبادی اسلام میں داخل ہوئی۔

(دیکھے نزہتہ الخواطر جلد ۲ صفحہ ۸۵)

(دیکھے تاریخ المرتضی کرم اللہ وجہہ صفحہ ۳۹۲ مورخ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ)

۲.بڑا حصه سادات:

یہ بات بھی تاریخی لحاظ سے ثابت شدہ ہے کہ کشمیر میں مسلمانوں کے تمدن وتہذیب ور اسلامی اداب وفنون کا رواج انھیں کی آمد کے بعد ہوا اور بڑے بڑے علماء کے ظہور کا سہرا میر کبیر سید علی الہمدانی ہی سر ہے نمایاں اور بڑا حصہ سادات کا ہے مولف ''ال ون فندان'' نے پنی کتاب میں لکھتا۔

(دیکھے نزہتہ الخواطر جلد ۲ صفحہ ۸۵)

(دیکھے تاریخ المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ صفحہ ۲۹۲ مورخ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی)

سلاطین ہند مشرف بہ اسلام :-

اسلام میں کشش کا باعث سادات واشراف تھے جن کے ذریعہ جادہ وفیہ...
ہندوسلاطین مشرف بہ اسلام ہوئے اگر چہ وہاں حضرت موت ... کے عرب بھی آئے تھے لیکن
اس درجہ اثر نہیں تھا اس صورت حال کا حقیقی سبب عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی شائع شدہ ...
نوائے ادب بمبئی شمارہ جولائی تا ستمبر ۲۰۰۶ء صفحہ ۱۲-۱۱۔
(حوالہ دیکھیے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۲۱ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)
۳۔ اذکار الابرار صفحہ ۱۴۴ پر علویوں کا تذکرہ موجود ہے۔ صفحہ نمبر 111, 126, 127,
68, 60, 106۔ دیباچہ ص 422, 418, 405, 409
(حوالہ دیکھیے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۲۱ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)
۴۔ کاکوری ضلع لکھنو کا ایک قصبہ ہے یہاں پر واقع اس تکیہ کے بانی عارف باللہ شاہ محمد کاظم قلندر
علوی قدس سرہ متوفی ۱۲۲۱ھ ہجری تھی آپ مخدوم زادگان کاکوری کے ایک معزز علمی خاندان
کے چشم وچراغ تھے آپ کی حیات کا ایک اہم کارنامہ اس خانقاہ کا قیام ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہاں کی علمی وادبی وروحانی فضاؤں کی پرورش وپر
واخت اور اس کی شہرت وقدرت منزلت کی افزائش میں اس خانقاہ کے بزرگوں کا کردار بہت
اہم اور نا قابل فراموش رہا ہے۔
(دیکھے نوائے ادب ممبئی شمارہ جولائی تا ستمبر ۲۰۰۶ صفحہ ۱۳-۱۲ پروفیسر مسعود انور علوی گڑھ مسلم
یونیورسٹی)
(حوالہ دیکھیے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۲۱ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)
۵۔ یہاں کے مسترشدین وابستگان نے ہر دور میں وقت کی نبض پہچان کر اپنی گرانقدر تصنیفات
وتالیفات سے اس کے دامن کو مزین رکھا ہے خانقاہ کی یہ روش ماشاءاللہ اب بھی قائم ہے ...

وقت مولانا شاہ عین الحیدر (علوی) صاحب ابن شاہ مصطفیٰ حیدر (علوی) متوفی ۱۴۲۲ھ [illegible] خانقاہ کاظمیہ کے چشم و چراغ اور اس کے سجادہ نشین ہیں۔ جو اپنی تمام تر صلاحیتوں [illegible] ذریعہ خانقاہ کے سارے نظام کو بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں۔

(دیکھیے مطبوعہ سہ ماہی نوائے ادب بمبئی شمارہ جولائی تا ستمبر صفحہ ۱۱۔۱۳ ۲۰۰۶ء پروفیسر مسعود انور علوی)

(حوالہ دیکھیے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۲۱ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

تبصرہ:۔

مورخین نے بہت سارے سید شاہ علوی سادات کے بارے میں تحریر کیا ہے اور حسنی حسینی اور فاطمیوں کے تذکرے تاریخ میں تحریر کیئے گئے ہیں اگر سارے واقعات کو تحریر کیا جائے تو ضخیم کتاب وجود میں آجائے گی جو یہاں مناسب نہیں ہے یہ تو صرف کتابچہ کی شکل میں صحیح صحیح تاریخ میں درج شاہ علویوں کے واقعہ کو نقل کیا گیا تاکہ شاہ علویوں کی تاریخ جو قدیم کتابوں میں گم ہو کر قصہ پارینہ بن گئے ہیں پھر پوری قوم کے مشائخ اور شیخ قطب الدین مودودی چشتی کی اولاد میں سے ہیں فیض آباد میں ولادت و پرورش ہوئی۔ مکرم حضرت مولانا علی اکبر مودودیؒ ۱۲۱۰ ھجری سے تعلیم و تربیت حاصل فرمائی بعد فراغت علوم ظاہری و باطنی کی طرف متوجہ ہوئے اور خرقہ خلافت بھی انہیں سے حاصل فرمایا آپ زمانے کے پایہ کے عالم عمل و نہایت ستودہ صفات کے حامل نیز متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔ آپ کی تصنیفات میں ''لطاف اکبری'' خاص طور سے قابل ذکر ہے جو ان کے شیخ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے لکھنو میں ۱۲۴۱ ھجری میں وفات پائی۔

(دیکھیے نزہۃ الخواطر جلد ۷ صفحہ ۱۲۹)

(حوالہ دیکھیے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۲۱ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

نوٹ:

حضرت مولانا علی اکبر مودودی چشتی علمائے سو تھے اور نواب اودھ کے ساتھ مل کر اہل السنہ کو شعیہ بنانے اہل تشیع نوابوں کو مدد کرتے تاکہ نوابوں کے ذریعہ ان کو جاگیر مل جائیں

اور شعیہ نوابوں نے جائداد کے نام پر جاگریں اور لوگوں کو شعیہ بنانے اور ...
مسجدوں اور مقبروں کی ایک ایک اینٹ نکال کر بیچ ڈالا یہ حضرت مولانا ...
رحمۃ اللہ علیہ نہیں لکھا جا سکتا کیونکہ یہ عالم وعلماء کے نام پر کلنک ہے۔ حوالہ دیکھئے تاریخ ...
صفحہ ۳۲۔۳۱ ڈاکٹر دبیر احمد۔

حضرت شاہ تراب علی قلندر علوی:

اس سے مراد حضرت شاہ تراب علی قلندر علی علوی ہیں آپ عارف باللہ شاہ ...
قلندر علویؒ ۱۲۲۱ھ ہجری کے فرزندار جمند ہیں ۱۱۸۱ھ ہجری میں کاکوری میں پیدا ہوئے آپ
نے اپنے مخصوص ومنفرد وطریقہ تربیت واصلاح سے بکثرت لوگوں کو دولت باقی سے ہمکنار فرمایا
اور مقصد حیات سے انجان وناہلد لوگوں کو عرفان ذات بخشا ۱۲۷۵ھ ہجری میں وفات پائی
۔عبدالباطن نعمانی (مستفاداز مضمون پروفیسر مسعود انور علوی ۔صدر شعبہ صفحہ نمبر
۸۹،۸۸۔۹۱،۹۰ سے راقم نے نقل کیا کہ قدیم زمانے میں اللہ والے شاہ صاحبان کی دعاوؤں کا
اتنا اثر تھا پورے ہندوستان کے لوگوں کی نگاہیں ان ہی شاہ صاحبان کی طرف اٹھتی تھیں ان کی
مساجدوں کے دروازے پر ان کے گھروں کے دروازے پر مصیبت زدہ لوگوں کی لائین لگا کر
دعاوؤں کی باری کا انتظار کرتے تھے سید شاہ علوی سادات کی دعاوؤں کے اثرات کا نتیجہ تھا کہ
سارے ہندوستان کے لوگوں کو مستفید کرتے تھے یہ مقام شاہ علویوں کو حاصل تھا۔

مورخ مولانا مفتی عبد السلام نعمانی مجددی قدس سرہ:۔

مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ نے تاریخ تذکرہ مشائخ صفحہ نمبر
۱۲۰۔۱۲۱ پر تحریر فرماتے ہیں وہ یہاں نقل کیئے دیتا کہ مولانا ہادی علی ہفت قلم بنارسی قدس سرہ کے
حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ابن الحاج مفتی وحافظ شیخ محمد مہدی علوی آپ ۱۲۱۴ھ ہجری میں دیلو...
متصل پرانی عدالت ۔دالمنڈی بنارس میں پیدا ہوئے سن شعور کو پہنچے تو والد بزرگوار کے ایما
سے علمائے فرنگی محل کی خدمت رہ کر علوم کی تکمیل کی پھر حافظ محمد ابراہیم مشہور خوش نویس سے مشق

کی اور شہرت حاصل کی۔ آپ کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے قرآن شریف [illegible]
میں اس وقت موجود ہیں سات طرح کے خط میں بدرجہ کمال ماہر تھے جس کی وجہ سے [illegible]
مشہور ہوئے بڑے بڑے کاتب آپ کے شاگرد تھے۔

(حوالہ دیکھئے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۱۲۰ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

حاشیہ:۔

۱۔ان چند شخصیات میں حضرت مولانا عزیز الحق صاحب کوثر ندوی (متوفی ۱۴۱۳ ہجری) کا اسم گرامی قابل ذکر ہے کیونکہ حضرتؒ سے آپ کے نہ صرف ذاتی وخصوصی تعلقات ہی تھے بلکہ وہ آپ کے پیرومرشد بھی تھے۔

۲۔حسن ابن ابراہیم ابن غیاث الدین ابن محمد شریف ابن ابراہیم حسینی مودودی لکھنوی آپ کا شمار سلسلہ چشتیہ کے عظیم بزرگوں میں ہوتا تھا کیونکہ عبداللہ شاہ کو آپؒ نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ دن میں حضرت پاک کا فاتحہ کیا جائے اور رات کو بڑے پیر حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ فاتحہ کیا جائے اور اس کا ثواب حضرت بھالے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچے چنانچہ آپ کی ہدایت کے مطابق اس وقت سے اب تک اسی طرح عرس کے جملہ امور حضرت صفی اللہ شاہؒ صاحب کے زیر اہتمام انجام پاتے تھے افسوس کہ ۱۶ مارچ ۱۹۸۸ء ۲۷ رجب ۱۴۰۸ ھجری کو آپ کا وصال ہوگیا آپ کے بعد اس مصنف کے آپؒ کے نبیرہ جناب مولانا مقصود احمد صاحب کا انتخاب عمل میں آیا موصوف ان ذمہ داریوں کو بخوبی انجام دے رہے ہیں۔

(حوالہ دیکھئے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۹۱ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

راجہ بلونت سنگھ والی بنارس:۔

راجہ بلونت سنگھ والی بنارس نے آپ کے مزار واقع دھنسرہ تالاب پر ۵ بیگھہ اور کھوڑی میں ۲۲ بیگھہ اور اتروت میں ۱۵۱ بیگھہ وجا گیریں دیں آپ کے سلسلہ خلافت پانچویں پشت میں حضرت شاہ ارزاں دیوانؒ مدینہ منورہ سے ہندوستان تشریف لائے تھے جنہیں پٹنہ کی ولادیت

گدی نشین سپرد ہوئی اور مورخہ ۳ ذی الحجہ ۱۰۲۸ ہجری کو وصال ہوا اور شاہ ...
مدفون عمل میں آیا۔ آپ کا روضہ نہایت عالیشان و زیارت گاہ خلائق ہے ...
عرس ہوتا ہے شجرہ نسب کی لمبی فہرست درج ہے لہذا اس کتاب میں درج نہیں کر سکتا۔
(حوالہ دیکھیے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۹۱ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

تبصرہ:۔

حضرت بھوے شاہ کا واقعہ صفحہ نمبر ۸۸ پر درج ہے لہذا تاریخ کے واقعات ...
کر کے مختصر واقعہ نقل کر دیا کہ تاریخی سند لوگوں تک محفوظ رہے یہ اللہ والوں کا عمل تھا کہ جو زبان
سے الفاظ نکلتے تھے وہی ہوتا اور جو کرشمہ چاہتے کر دیتے جیسا کہ بسم اللہ شاہ کا ئے کو دو ٹکڑوں کو
جوڑ کر سچائی گائے سے بیان کروائی میں نے نہیں لکھا بلکہ بنارس کے مفتی اعظم مولانا مفتی عبد
السلام نعمانی مجددی قدس سرہ تذکرہ مشائخ بنارس ہی سے ثابت کئے ہیں اس کے باوجود ...
گاوں میں مٹھ کے کھنڈرات الٹے ہوئے موجود ہیں۔ جو بھولے شاہ کی بدعا کا نتیجہ ہے۔
(حوالہ دیکھیے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۸۸،۸۹،۹۰ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی
قدس سرہ)

کمال الدین شاہ:

موضع کٹھوری میں کمال الدین شاہ صاحب اس سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں انھوں نے
خاکسار مصنف کو اس کھنڈر کا مشاہدہ کرایا۔ کٹھوری کے زمانہ قیام میں آپ کے پیر و مرشد
حضرت شاہ ولادیت حسین صاحب نے ارشاد ہوا کہ بنارس جاؤ۔ تعمیل ارشاد کے طور پر بنارس
پہنچے اور یہاں اجراء سلسلہ فرمایا اور حضرت شاہ معصوم علی الہ آبادی کو اپنے سلسلے میں داخل فرمایا
جو یہاں مقیم تھے انھوں نے آپ کی تاحیات خدمت کی اور آپ کے مزار مبارک کے بائیں
جانب دفن ہوئے۔ ان کے جسم پر انتقال کے بعد کوڑے کا نشان دیکھا گیا تھا اور انھیں کی اولاد
آج تک آپ کی مزار شریف کی ساری خدمت و انتظامات عرس انجام دیتی ہیں موجودہ ...

نشین جناب شاہ صفی اللہ صاحب ہیں جن کا سلسلہ نسب حضرت معصوم علی شاہ صاحب تک اس طرح پہنچتا ہے۔

(حوالہ دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۹۰ مورخ مولانا مفتی عبد السلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

تبصرہ:۔

مورخ مولانا مفتی عبد السلام نعمانی مجددی قدس سرہ نے اپنی تاریخی کتاب تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ ۸۹ پر تحریر رقم کیا ہے کہ راجہ بلونت سنگھ والی راج بنارس نے (انجہانی ۱۷۷۰ء) کو جن کے ماتحت ۹۶ پر گنے تھے۔ کیراں پرگنہ ایک مشہور گاؤں تھا موضع اتروت میں ۱۵۱ بیگھہ اراضی معافی بسم اللہ شاہ کو دی تھی اور آپؒ نے جو کرامت دکھائی راجہ بلونت سنگھ والی بنارس اپنے اہل خانہ اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مسلمان ہو گئے تھے۔ 151 بیگھا زمین کے مالک تھے۔ آگے ان کے وارثوں اور زمینوں کے مالک تھے جیسا کہ آگے تحریر موجود ہے جو تاریخی سند ہیں۔

(تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر 90)

صفی اللہ شاہ:۔

صفی اللہ شاہ ابن ہدایت اللہ شاہ ابن عبد اللہ شاہ ابن بھوپل شاہ ابن امان اللہ شاہ ابن ثابت علی شاہ ابن صادق علی شاہ ابن نور علی شاہ ابن گلزار علی شاہ ابن حضرت معصوم علی شاہؒ آپ کا وصال ۸ ربیع الثانی ۱۰۹۰ھ ہجری کو ہوا تھا۔

جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ یہ فقیر یہاں سے چلے گئے تو ان کو دلی صدمہ ہوا۔ بالآخر بسم اللہ شاہ کی تلاش شروع ہوئی سپاہیوں نے تلاش کرتے کرتے ان کو کنویں کے اندر پایا پھر ان کو نکال کر دیوان کنہیا لال کے پاس لائے انھوں نے ان کی خدمت کو ایک نعمت غیر مترقبہ تصور کیا اور آپ کے قدموں میں راجہ بلونت سنگھ والی بنارس نثار ہو گئے اور بالآخر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اتروت میں مہاراجہ بلونت سنگھ والی بنارس نے آپ کو یعنی بسم اللہ شاہ کو ۱۵۱ بیگھہ اراضی معافی میں دی تھی وہاں سے آپ موضع کٹھوری وارد ہوئے جو نج خواجہ ریلوے اسٹیشن سے متصل

ایک گاؤں ہے علی نگر سے تھوڑا آگے جا کر بائی پاس والی روڈ پر ... گاؤں ملے گا یہاں پر تقریباً
سال آپ کا قیام رہا۔ یہاں آپ نے چلہ بھی فرمایا۔ چلہ کے دوران وہاں ایک ...
نے آپ بسم اللہ شاہ پر جادو کر دیا اور ان کو بھگانے کی ہر ممکن تدبیر کی۔ جب ...
نے ایک گائے کاٹ کر کے سر کو دھڑ سے الگ کر دیا ایک تالاب میں پھینک دیا اور ...
کہ اس فقیر نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے جب آس پاس کے ہندوں کو اسکی ...
کر کے سب ہندو اکٹھا ہوئے اور بسم اللہ شاہ کو مارنے کا ارادہ کیا تو بسم اللہ شاہ نے ...
فرمایا کہ میں اس گائے کی شہادت پیش کروں گا کہ اس کا قاتل کون ہے؟ آپ نے تالاب ...
گائے کا دھڑ نکلوایا اور سر کو دھڑ کے ساتھ جوڑ کر اس پر اپنی گدڑی اڑھادی اور قم باذن اللہ
پڑھا گائے زندہ ہوئی بسم اللہ شاہ نے دریافت فرمایا کہ بتاؤ تم کو کس نے مارا؟ گائے نے
جواب دیا کہ مٹھ کے جوگی نے یہ جرم کیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد گاؤں کے لوگ آپ کے بے حد
معتقد ہو گئے۔ آپ نے جوگی کو حکم دیا کہ تم اس مٹھ کے اندر سے نکل جاؤ ورنہ تمہاری بربادی کا وقت
قریب ہے لیکن وہ نکلنے کے لئے آمادہ نہ ہوا آخر کار بسم اللہ شاہ نے مٹھ کو لا الہ الا اللہ کی ضرب سے
الٹ دیا۔ آج بھی تین سو برس گزرے۔ جانے کے بعد اسی حالات میں کھنڈر موجود ہے۔

خانقاہی نظام تعلیم:۔

ساتھ خانقاہی نظام تعلیم کی بنیاد رکھی وغار حرا کی سنت قائم کرتے ہوئے چلہ خانہ کے
نظام کو قائم کیا جہاں صرف اللہ کی تنہاہی میں عبادت وریاضت کرتے تھے جیسا کہ غار حرا میں
تنہائی میں بیٹھ کر اللہ کی عبادت میں مصروف ہوتے تھے خانقاہ میں دین اسلام قرآن وحدیث کی
تعلیم عام تھی اور چھوٹی چھوٹی مساجد میں اللہ تعالی کی عبادت نماز کے طریقے سکھائے جاتے
تھے سلسلہ مداریہ کے علمائے دین اسلام کی دعوت کی جو خدمات کی تھی آج پورے ہندوستان میں
علم کی روشنی سے روشن ہے جیسا کہ مورخ فاروق ارگلی نے فخر وطن صفحہ نمبر ۲۷ پر تحریر کیا تعلیم
کی روشنی سے ولا دھند روشن ہے۔

(حوالہ دیکھئے فخر وطن صفحہ نمبر ۱۲۷ مورخ فاروق ارگلی)

بسم اللہ شاہ:۔

مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ تاریخ تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۸۸، ۹۰، ۹۱، ۹۲ پر جو تحریر کیا وہ نقل کیے دیتا ہوں موضع اتروت میں بسم اللہ شاہؒ کے نام سے مشہور زیارت گاہ خلائق ہے آپ اتروت نامی مقام پر فرکش ہوئے اور وہاں ایک تالاب کے کنارے خشک درخت پر بستر لگا کر تشریف فرما ہوئے بہ زمانہ راجہ بلونت سنگھ والی راج بنارس (انجہانی ۱۷۷۰ عیسوی) کا تھا جن کے ماتحت ۹۶ پرگنے تھے ان میں کیراں پرگنہ کا ایک مشہور گاؤں تھا۔ راجہ کے سپاہی اتفاق سے لکڑی کاٹنے کے لئے نکلے۔ آپ بسم اللہ شاہ جس درخت کے نیچے استراحت فرما رہے تھے اس پر کلہاڑی رکھی آپ نے مزاحمت کی اور بتایا کہ یہ درخت خشک نہیں بلکہ سبز ہے۔ کاٹنے والے نے ایک نہ سنی بالاخر درخت پر چڑھ گیا اور جب کلہاڑی ماری تو خشک شاخ سے دودھ نکلنا شروع ہوا۔ سپاہی گھبرا کر نیچے اترے آپؒ بسم اللہ شاہؒ وہاں سے چل دیئے۔ تھوڑی دیر میں سپاہوں نے دیکھا کہ اس خشک درخت کی کونپلیں نکل آئیں اور رفتہ رفتہ پورا درخت سرسبز ہو گیا یہ منظر دیکھ کر راجہ کے دیوان کنہیا لال کو اطلاع دی گئی۔ وہ وہاں آئے اور اس منظر کو دیکھ کر سخت متعجب ہوئے مصروف رہے مورخ نے اس بات کی تصدیق فرمایا کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ کے خانداں کے لوگ کثرت سے ہندوستان میں تشریف لائے اور واقعہ بھی نقل کیا کہ کس طرح شعیہ کے جنگل میں سادات کے بچے پھنس گئے تھے جو ہندوستان تشریف لا رہے تھے اور بنارس شہر میں ان چاروں بچوں کا وصال ہوا جو حضرت سید بدیع الدین قطب المدارؒ کے خاندان کے تھے ثابت ہو گیا ان کی خاندان کے لوگ کثرت سے ہندوستان میں تشریف لائے ح اکرہ اوپر مورخین کی تحریروں سے ثابت ہے کہ عباسیوں کے قتل عام وظلم ستم سے پریشان علویوں نے ہندوستان میں پناہ لی اور ان علویوں نے ہندوستان کو اپنا مادر وطن قرار دے دیا رہنا پسند کیا جو آج تکیہ کی خانقاہ ہی تعلیم کے بانی تھے

پورے ہندوستان میں گنبد والی مساجد سلسلہ مداریہ کی بنوائی ہوئی ہیں [illegible]
احمد جونپوری تاریخ ہندوستان وعرب، کبھی ایک تھے اس میں پوری تفصیل سے [illegible]
۔آگے مورخ نے جو تحریر کیا وہ بھی نقل کیے دیتا ہوں۔

نقل :۔

مورخ کی تحریر ہے لیکن بنارس کے کچھ لوگ سلسلہ مداریہ کے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار مقتدین نے محلہ کتوا پورہ میں ایک فرضی مقبرہ بنوا کر [illegible] سے متصل محلے قطبن شہید مدار تلے انہیں کی طرف منسوب ہیں۔

(حوالہ دیکھے آثار بنارس مورخ عبدالباطن نعمانی)

(دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ ۲۶ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

سلسلہ مداریہ کا زور:۔

مورخین کے تاریخی دستاویزات سے ثابت ہے کہ سلسلہ مداریہ ہندوستان کا سب سے قدیم سلسلہ تھا جس نے ہندوستان میں داعی دعوت دین اسلام کی تبلیغ کی بنیاد ڈالی اور بادشاہوں میں دستاویزات اس بات کے گواہ ہیں کہ سلسلہ مداریہ کے تکیہ نشین وگری نشین سادات واولیاء اکرام میں سے تھے جو دین اسلام کی تبلیغ کے ساتھ اور شعیہ ان چاروں سادات علویوں کو بہت سخت ایذائیں دیتا تھا ان چاروں معصوم بچوں کو آپؒ شعیہ کے چنگل سے چھڑا کر ہندوستان کے شہر بنارس میں لائے اور پرورش شروع کی اور ان چاروں سید بھائیوں کا بنارس میں وصال ہوگیا اور بچوں کے لئے آپ تاریخ ۲۹ محرم الحرام کو عرس مناتے ہیں جیسا کہ مورخ نے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ نمبر ۲۶ پر تحریر فرمایا ہے مورخ نے آگے تحریر فرمایا ہے۔

دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ ۲۲ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

ا۔ یہ سلسلہ ولی زماں قدوہ کاملاں حضرت سید بدیع الدین قطب المدارؒ کی طرف منسوب ہے آپؒ ملک شام کے شہر حلب میں یکم شوال ۲۴۲ ھجری کو پیدا ہوئے۔

۲۔ ہندوستان میں دین اسلام کی تبلیغ:۔

مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ نے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ ۲۶ پر اپنے حاشیہ میں تحریر کرتے ہیں کہ اصل نام تو سید بدیع الدین تھا لیکن لقب قطب المدار کے نام سے شہرت پائی۔ علوم ظاہری اور باطنی کی تکمیل کے تبلیغ دین اسلام کی غرض سے ہندوستان تشریف لائے اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں دین اسلام کی تبلیغ دینی خدمات کو انجام دیتے تھے آخر میں مکنپور کانپور میں مستقل سکونت اختیار کی اور وہیں مکنپور میں ۱۷ جمادی الاول ۸۳۸ ھجری کو وفات پائی مدفن تو مکنپور میں ہے۔

(دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ ۲۶ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

تبصرہ:۔

مورخ کی تحریر نے صاف کردیا کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ صرف خالص دین اسلام کی تبلیغ کی غرض سے ہندوستان میں تشریف لائے تھے اور مورخ نے حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ کی بابت لکھا کہ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں گھوم گھوم کر دین اسلام کی تبلیغ فرماتے اور دین اسلام کی اشاعت و وسعت میں دن رات سلسلہ مداریہ کے علمائے دین خدمت میں لگے ہوئے تھے۔

حضرت شاہ نور قدس سرہ:۔

۱۔ ایک مزار جو حضرت شاہ نور محمد قدس سرہ کے قبہ شریف کے داہنی جانب بیرون حد صحن مگر متصل ہے وہ ایک آہیر (یادو) کے لڑکے کا مزار ہے جس کا مختصر قصہ یہ ہے کہ اس آہیر (یادو) کو لڑکا پیدا نہیں ہوتا تھا۔ حضرت شاہ نور محمد قدس سرہ کی دعا سے بیٹا ہوا تو اسے حضرت ہی کو دے دیا حضرت نے اس کی پرورش فرمائی بیرون صحن جانب جنوب ریل والے تار کے متصل جو چار مزار ہیں یہ چار بچوں کے ہیں جو کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کی خاندان کی اولاد علویوں میں سے ہیں۔

(دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ ۲۶ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

سید عبد الرحمن شاہ:۔

ان کے والد ماجد کا نام عبد الرحمٰن شاہ تھا جو ملک شام کے باشندہ تھے اور وہ ہندوستان تشریف لارہے تھے لیکن ایران میں پہنچ کر وصال ہوگیا یہ چاروں بچے نابالغ اور بہت خوبصورت تھے جو ایک شعیہ کے چنگل میں پھنس گئے تھے اور وہ شعیہ ان معصوم بچوں کو بہت ایذائیں دیتا تھا اتفاقاً حضریت کا گذر ایران میں ہوا تو آپ نے ان بچوں کو اس شعیہ کے چنگل سے چھڑا کر اپنے پاس بجائے فرزندوں کے رکھا پھر چاروں کا وصال ایک بعد دیگرے حضرت شاہ نور محمد قدس سرہ کے سامنے ہی ہوا آپ ان کا عرس بھی کیا کرتے تھے آپ کے عرس کی تاریخ ۲۹ محرم الحرام کو منائی جاتی ہے۔

(دیکھے آثار بناس مورخ عبدالباطن نعمانی)

(دیکھے تذکرہ مشائخ بنارس صفحہ ۲۶ مورخ مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی قدس سرہ)

تبصرہ:۔

مورخ نے ثابت کیا ہے کہ آپ سلسلہ مداریہ میں بعیت تھے آپ بڑے ہی پائے کے علمائے دین تھے اور آپ کے تین مرید بھی تھے جیسا کہ مورخ نے تحریر فرمایا اور حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ خاندان کی اولاد میں سے ہیں ان کے والد ماجد کا نام سید عبد الرحمٰن شاہ تھا جو ملک شام کے باشند تھے اور وہ ہندوستان تشریف لارہے تھے ایران پہنچ کر سید عبدالرحمٰن شاہ کا انتقال ہوگیا ان کے چار بچے جو ابھی نابالغ تھے اور بڑے خوبصورت شعیہ کے چنگل میں پھنس گئے تھے۔

(دیکھے تاریخ المدخل الی تاریخ الاسلام فی اشرق الاقصی مطبوعہ عالم المعرفۃ جدہ ۱۴۰۵ھجری علامہ سید علوی بن طاہر الحداد)

(دیکھے تاریخ المرتضی کرم اللہ وجھہ صفحہ نمبر ۳۹۴ مورخ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ)

سادات کرام:۔

مورخ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی نے آگے تحریر فرماتے ہیں کہ سادات کرام میں ایک خاصی تعداد ان عظیم المرتبت روحانی مربیوں کی ہے جنھوں نے تزکیہ نفوس و اصلاح باطن بندگان خدا کے تعلق مع اللہ اور ان میں فکر آخرت پیدا کرنے میں اپنی بہترین صلاحیتیں اور توجہات صرف کر دیں جن کی سعی و توجہ سے خدا کے ہزاروں بندوں کو تقویٰ انابت الی اللہ اور اتباع سنت کی سعادت و توفیق، خواہشات نفسانی کی غلامی سے آزادی اور انانیت و تکبر کے امراض سے رہائی نصیب ہوئی دعوت الی اللہ کے میدان میں ان کے کارہائے نمایاں ہیں ان کے پاس لوگ دور دور سے آتے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے وجاہت اور مقبولیت بھی اس درجہ کی بخشی تھی کہ بعض اوقات شاہان وقت اور والیان سلطنت کی شوکت و حشمت بھی اس کے سامنے ماند تھی۔

بزرگان دین:۔

ان بزرگان دین میں جن کے مکمل تذکرے تو الگ رہے ان سب کے نام بھی اس کتاب میں نہیں آسکتے ہم خصوصیت کے ساتھ شیخ المشائخ سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ ۴۷۰ ـ ۵۶۱ ھجری کا نام لیں گے جنھوں نے دعوت الی اللہ، تذکیہ نفوس مردہ دلوں کی مسیحائی اور دلوں کی انگیٹھیوں کو جو حکومت و دولت اور مادیت و غفلت اثر سے سرد پڑ گئی تھیں دوبارہ گرم کرنے میں ایسے کارنامے انجام دیئے جن کو کرامت ہی کے لفظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے ان کی تربیت اور ان کے مواعظ سے ایمان کی فصل بہار آگئی جس سے مرجھائے دل شاداب ہو گئے بجھی بجھی سی طبیعتیں اپنے اندر جوش و نشاط محسوس کرنے لگیں پورے عالم اسلام میں نئے سرے سے تازہ ایمان کی ایک طاقتور لہر پیدا ہوئے سچی روحانیت کی صحیح اسلامی کردار و اخلاق اور تسلیم و رضا اور توحید خالص کی ہوائیں چلیں۔

(ماخذ: تاریخ المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ صفحہ نمبر ۳۹۵ مورخ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ)

تاریخ سادات کرام کی دین اسلام کی تبلیغ:۔

مورخ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ صفحہ نمبر ۲۹۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ برصغیر ھند کے مصلحین۔ مرشدین ومجاہدین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرات امام حسنؓ وامام حسینؓ کے ذریعہ نسبی تعلق رکھنے والے بے شمار اہل اللہ برصغیر ھند میں بھی ہوئے ہیں جنھوں نے بندوں کا تعلق اللہ سے جوڑا دلوں کے زنگ کو دور کیا نفس وشیطان کے شر سے بچنے کی راہ پر ہزاروں بندگان خدا کو لگایا۔ روحانیت اور نورانیت ان کے ذریعہ عام ان بزرگان دین کی خدمت اوران کے اصلاحی وتربیتی کارناموں کی وسعت ایسی ہے کہ سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے۔

سادات کرام:۔

صرف نام بھی شمار کرنا ممکن نہیں ہم خاصان خدا میں صرف حضرت خواجہ نظام الدین محمد بن احمد بدایونی دہلوی مشہور بہ سلطان المشائخ محبوب الٰہی اوران کے خلیفہ اجل سید نصیر الدین محمود بن یحیی اودھی معروف بہ چراغ دہلی اوران کے خلیفہ گرامی قدر سید محمد بن یوسف حسینی گلبرگوئی مشہور بہ خواجہ گیسودراز کی طرف اشارہ کریں گے ان سب حضرات کا نسبی طور پر سادات کرام میں ہونا تسلیم شدہ امر ہے مورخ مولانا حکیم سید عبدالحی الحسنیؒ نے نزھۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر کے جز جلد دوم وسوم صفحہ نمبر ۱۶۰۔۱۶۴۔

(حوالہ دیکھیے نزھۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر کے جز جلد ۲۔۳ صفحہ ۱۶۰۔۱۶۴ مورخ مولانا حکیم سید عبدالحی الحسنیؒ)

(دیکھیے تاریخ المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ صفحہ نمبر ۳۹۶۔۳۹۷ مورخ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

تبصرہ:۔

اس تاریخ کی تحریر سے ثابت ہے کہ کثیر تعداد میں سادات ہندوستان میں آئے اور دین اسلام کی تبلیغ میں مشغول رہے کیونکہ یہ سادات سید شاہ علوی اپنے وقت کے پائے کے

علمائے دین تھے جن کو قرآن و شریعت اور حدیث پر عمل پورا [illegible]
تعالیٰ سے براہ راست ہوتے تھے اللہ تعالیٰ قرب ان علمائے کرام کو [illegible]
کے حق میں دعا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فوراً قبول کر لیتا یہ تھے سید شاہ [illegible]
اثرات۔

مورخ مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی:-

مورخ حضرت مولانا سید ابوالحسن حسنی ندوی نے تاریخ المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ صفحہ نمبر ۴۰۰ پر تحریر فرماتے ہیں راقم اسے نقل کیے دیتا ہے کہ ان بزرگان سادات میں کلبرگہ کے حضرت سید محمد بن یوسف (خواجہ گیسودراز) تھے جو اپنے وقت کے امام طریقت، عالم جلیل، فقیہ وزاہد اور رہنمائے راہ سلوک تھے جن کے ہاتھوں میں بے شمار کرامتیں ظاہر ہوئیں ان کا پورا نام ولقب یہ ہے محمد بن یوسف بن علی بن محمد بن یوسف الامام ابوالفتح صدرالدین محمد دہلوی ثم گوئی ان کا نسب جو حضرت یحییٰ بن حسین بن زید الشہید علیہ وعلیٰ آباء السلام پر منتہی ہوتا ہے ۷۲۱ھ ھجری میں ولادت ہوئی اور ۸۲۵ھ ھجری میں وفات پائی علم روایت ودرایت میں اہل علم ان سے رجوع کرتے تھے اور اصلاح نفس تزکیہ باطن اور راہ حق پر گامزن ہونے کے لئے بندگان خدا ان کے فیوض سے مستفید ہوتے تھے۔ شریعت وطریقت کے جامع تھے معارف وحقائق کے دریا کے شناور تھے۔

(حوالہ دیکھے نزہۃ الخواطر جلد ۳ صفحہ ۱۶۰-۱۶۴ مورخ حضرت مولانا حکیم سید عبدالحی الحسنیؒ)
(دیکھے تاریخ المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ صفحہ نمبر ۴۰۰ مورخ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ)

علامہ سید اشرف بن ابراھیم حسنی وحسینی:-

مورخ حضرت مولانا سید الحسن علی حسنی ندویؒ تاریخ المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ صفحہ نمبر ۴۰۰-۴۰۱ پر تحریر فرماتے ہیں وہ نقل کیے دیتا ہوں ان ہی میں علامہ سید اشرف بن ابراہیم حسنی وحسینیؒ تھے جو سید جہانگیر اشرفؒ کے لقب سے مشہور ہیں مقام سمنان میں پیدا ہوئے اور اپنے والد کے

زیر سایہ درخت [illegible] میں شاہانہ انداز میں پرورش پائی [illegible]
حاصل کی اپنے والد کی جگہ پر (جو اس علاقہ میں [illegible]) [illegible]
ذمہ داریاں بھی پوری کرتے رہے اور اس کے ساتھ [illegible] الاشتغال [illegible]
علاء الدولہ سمنانی اور دوسرے علماء و مشائخ عصر سے فیض کیا [illegible] تخت [illegible]
کے حق میں دستبردار ہو کر ہندوستان کا قصد فرمایا اور [illegible] قیام [illegible]
،نفوس اصلاح باطن اور دعوت الی اللہ کے کاموں میں مشغول رہے [illegible]
ہزاروں کو ایمان نصیب کیا۔

(حوالہ دیکھیے نزہۃ الخواطر جلد ۳ / مورخ حضرت مولانا حکیم سید عبدالحی الحسنیؒ)
(دیکھیے تاریخ المرتضی کرم اللہ وجھہ صفحہ نمبر ۱۰۴ مورخ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ)

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی:

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ بڑے [illegible] سیاح گزرے ہیں ان کی تالیفات فقہ، اصول فقہ، علم کلام اور تصوف میں ہیں [illegible] اور انساب میں بھی آپ کو اچھا درک تھا سوانح و تراجم اور تفسیر میں بصیرت رکھتے ان میں دیوان بھی ہے۔ 28 محرم 808 ہجری کو وفات پائی۔ شمالی مغربی ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کا تھے ان کا ایک قصبہ ضلع فیض آباد تحصیل ٹانڈہ ہے۔

(حوالہ دیکھیے نزہۃ اللہ الخواطر جلد ۳ مورخ مولانا حکیم سید عبدالحی الحسنیؒ)
(دیکھیے تاریخ المرتضی کرم اللہ وجھہ صفحہ نمبر ۱۰۴ مورخ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ)

تبلیغ اسلام ہند:۔

بڑے عالم دین حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ نے دین اسلام کی تبلیغ [illegible] و تربیت اور تعلیم سلوک و دعوت الی اللہ کی مشغولیت کے ساتھ اس ملک میں [illegible] سلطنت کی بنیاد پڑ چکی تھی حالات کے بدلاؤ اور اسلام اور مسلمانوں کے [illegible]

والے خطرات سے غافل نہ تھے۔ جب راجہ گنس نے بنگال پر [illegible] اور وہاں کے اسلامی اقتدار کے لئے وہ خطرہ بن گیا اور وہاں کی مسلمان آبادی [illegible] اثرات کے خطرہ سے دوچار ہوئی تو سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ نے سلطان ابراہیم شرقی [illegible] خطرہ کی طرف متوجہ کیا اور بنگال کی طرف عنان حکومت کی [illegible] کو موڑ کر اسلامی اقتدار کی حفاظت کی طرف توجہ دلائی جس کا خاطر خواہ فائدہ ہوا اور وہ علاقہ بدستور مسلمان حکومت وانتظام کے ماتحت رہا۔

(دیکھے مجموعہ مکاتیب سید اشرف جہانگیر مکتوب نمبر ۴۶ صفحہ نمبر ۹۸۔۹۷ مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ)

(دیکھے تاریخ المرتضی کرم اللہ وجہہ صفحہ نمبر ۴۰۱ مورخ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ)

حسینی کاظمی سادات:۔

مورخ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ تاریخ المرتضی کرم اللہ وجہہ صفحہ نمبر ۴۰۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ان جلیل القدر علم برداران دعوت وعزیمت میں حضرت سید آدم بنوریؒ بھی ہیں جونسباً حسینی کاظمی سادات ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کے ہاتھوں پر لاکھوں لوگ مسلمان ہوئے اتباع سنت محمدیہ پر بعیت کی اور ایک لاکھ طالبین کو خدا ان کے ذریعہ علم ومعرفت کے بلند مقام پر پہونچے کہا جاتا ہے کہ ان کی خانقاہ کسی دن ایک ہزار آدمیوں سے خالی نہیں رہتی تھے اور سب کا کھانا آپ ہی کے لنگر سے آتا اور سب کو یکسوئی کے ساتھ روحانی وباطنی استفادہ میں مشغول رہتے۔

(دیکھے تاریخ مشائخ چشت صفحہ ۵۶ ۷ مورخ پروفیسر خلیق احمد نظامی)

(دیکھے تاریخ المرتضی کرم اللہ وجہہ صفحہ ۴۰۲ مورخ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

تکیہ علم اللہ شاہؒ رائے بریلی:۔

مورخ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے تاریخ المرتضی کرم اللہ وجہہ صفحہ نمبر ۴۰۳ پر تحریر

رقم کی وہ نقل کیے دیتا ہوں ''آپ کا نسبی سلسلہ محمد ذی النفس الزکیہ [illegible]
المثنی بن الحسن بن علی ابی طالب پر منتہی ہوتا ہے ہندوستان میں ان کے خاندان سے [illegible]
شیخ الاسلام سید قطب الدین محمد بن السید رشید الدین احمد ساتویں صدی ہجری میں تشریف لائے [illegible]
اللہ کے راستہ میں جہاد کیا اور آپ کے ہاتھ بہت سے شہر اور قلعے فتح ہوئے [illegible]
اپنی اقامت گاہ بنایا اللہ نے آپ کی نسل میں برکت عطا فرمائی اور ان میں بڑے [illegible]
اور مجاہدین فی سبیل اللہ پیدا ہوئے جن میں سب سے زیادہ مشہور حضرت سید احمد رائے بریلی
تکیہ دار گدی نشین ہیں جن کا ذکر ہندوستان کے تمام مورخین نے کیا ہے کہ انگریزوں سے جنگ
کرتے ہوئے ۱۸۳۱ عیسوی کو بالاکوٹ میں شہید ہو گئے تھے۔

(دیکھئے تاریخ ہمارے ہندوستانی مسلمان مورخ ڈبلیو۔ڈبلیو۔ہنٹر)

(دیکھئے تاریخ المرتضی کرم اللہ وجھہ صفحہ ۴۰۳ مورخ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور:-

تاریخ سلاطین شرقی صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۴۲۵، ۱۴۲۴، ۱۴۲۳، ۱۴۲۲ پر مورخ
سید اقبال احمد جونپوری نے تحریر فرمایا ہے کہ وہ بھی نقل کئے دیتا ہوں کہ حضرت سید بدیع الدین
زندہ قطب المدارؒ کا سفر حج چونکہ حضرت سید زندہ قطب المدارؒ چشمہ احمدی سے سیراب تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے حد درجہ محبت والدین کی اجازت سے پا پیادہ، سفر
حج کیلئے روانہ ہو گئے اور بعد فراغت حج شب و روز بیت اللہ شریف میں ہی گزارتے تھے
مشغولی میں تھے کہ ہالف غیبی نے کہا کہ اٹھو اور اپنے جد امجد کی زیارت کیلئے جاؤ یہ آواز سنتے ہی
بے قابو ہو گئے اور مدینہ کیلئے روانہ ہو گئے آپ روضہ اقدس پر نہایت ادب واحترام سے [illegible]
رہتے اور کثرت سے درود شریف کا ورد کرتے رہتے ایک عرصہ تک عبادت وریاضت [illegible]
کی کیفیت میں تھے کہ ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی توجہ فرمائی [illegible]
نصیب ہوئی اور آپ نے بہ نفس نفیس خاص نسبت محمدی سے آپ کے قلب کو روشن [illegible]

آپ ہر وقت روضہ اقدس پر مراقب میں رہتے اور کسب نور کرتے رہتے ایک روز [illegible] ارشاد گرامی ہوا کہ اے بدیع الدین تم ہندوستان جاؤ اور بندگان خدا کی ہدایت [illegible] ان کے درمیان دین اسلام کی تبلیغ کرو۔

(تاریخ سلاطین شرقی صفیائے جونپور صفحہ نمبر ۲۲۵،۲۲۴،۲۲۳،۲۲۲ پر مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

تبلیغ دین اسلام :۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۲۲۴ پر تحریر رقم کی وہ بھی نقل کیئے دیتا ہوں اس حج کے بعد حضرت سید بدیع الدین قطب المدارؒ ہندوستان تشریف لائے اور گجرات کالجز اور ہندوستان کے دوسرے مختلف مقامات پر دین اسلام کی تبلیغی کام شروع کیا اور اس سفر مین بہت سارے لوگ دین اسلام قبول کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو کر مسلمان ہوئے اس کے بعد آپ دوسرے شہروں اور قصبات اور دیہاتوں میں تبلیغ دین اسلام فرماتے رہے اور اپنے باطنی تصرفات اور اللہ تعالی سے دعاوں کے کمالات سے لوگوں کو فیض پہونچاتے ہوئے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا آپ جہاں بھی جاتے دین اسلام کی تبلیغ فرماتے بڑی رجوعات ہوتیں لوگوں کی بھیڑ جمع ہو جاتی ایک ازدہام ہوتا اور جہاں روے انور سے نقاب اٹھاتے اور لوگوں کی نظریں آپ کے روے انور پر پڑتیں لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے۔

(تاریخ سلاطین شرقی صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۲۲۴ پر مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

تبصرہ:۔

تاریخی تحریروں اور مورخین نے ثابت کیا ہے کہ ہندوستان میں سلسلہ مداریہ دین اسلام کے تبلیغ کے داعی تھے اور حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ دین اسلام کی تبلیغ کی بنیاد ڈالی تھی اور بار بار حج کرنے جاتے تو اپنے خاندان اور قبیلے کے لوگوں کو

ساتھ دین اسلام کی تبلیغ کی غرض سے لاتے تھے اور ہندوستان میں ان لوگوں کو مختلف مقامات پر لائے ہوئے علمائے دین کو بھیجتے تھے جیسا کہ سلسلہ مداریہ کی بابت تاریخ شیراز ہند میں مورخ سید اقبال احمد جونپوری اور تاریخ رود کوثر صفحہ ۵۱۷ پر مورخ شیخ محمد اکرام اور تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ ۴۲۴ پر تحریر موجود ہے کہ سلسلہ مداریہ ہی ہندوستان میں دین اسلام کی تبلیغ کا داعی تھا جس کی وجہ سے ہندوستان میں بڑی تیزی سے اسلام پھیلا۔

۱۔ حج کے بعد:۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری کی تحریر سے ثابت ہے کہ "اسی تبلیغی سفر میں پھر حج وزیارت کا خیال آیا اور آپ بے کم وکاست روانہ ہو گئے حج اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے اس کے بعد بلاد عربیہ کے دوسرے شہروں کاظمین وبغداد کے لئے روانگی کی پھر کربلائے معلیٰ گئے اور نجف اشرف کی بھی زیارت کی اس سفر میں سید جمال الدینؒ (سید محمد) اور (سید احمد باڈپاؒ) کو اپنے ہمراہ لے آئے وباطنی دولت حاصل کرتے رہے آپ نے ان کو نجف اشرف میں اعتکاف کا حکم دیا اور پھر دین اسلام کی تبلیغ اور اشاعت اسلام کے لئے ہندوستان کے دورے شروع کر دیئے۔

(تاریخ سلاطین شرقی صفیائے جونپور صفحہ نمبر ۴۲۴ از مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

۲۔ تبلیغی کام کیلئے مشورئے:۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جونپور صفحہ ۴۲۴ پر بہت ہی اہم واقعہ کو قلم بند کیا ہے وہ یہ کہ آپ یعنی حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ اس بار آپ نے سرزمین ہند کے کثیر اکثر وبیشتر حصہ میں دین اسلام کی تبلیغ فرماتے ہوئے اجمیر شریف سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی زیارت کیلئے آئے اور کوکلا پہاڑی پر آپ نے قیام فرمایا اب دو صاحب کمال بزرگوں کی باطنی ملاقات اور بات ہوئی حضرت سید سلطان الھند خواجہ معین الدین چشتیؒ سے ملاقات کی غرض سے حضرت سید بدیع الدن زندہ شاہ

قطب المدارؒ سے ملے اور دونوں بزرگوں میں دین اسلام کی تبلیغی کام کے لئے مشہور ہوتے رہے اور ان بزرگوں میں اس کے علاوہ راز اور اسرار سے تو کوئی صاحب کمال بزرگ ہی واقف ہوسکتا ہے کہ اور کیا بات ہوئی یہ روحانی ملاقات ہے اور جسمانی ملاقات جب دو بزرگ اکٹھا ہوتے ہیں تو روحین بھی بات کرتی ہیں اور جسم و زبان تو ساکت رہتے۔

(تاریخ سلاطین شرقی صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۴۲۶ پر مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

تبصرہ:۔

مورخین نے فرمایا ہے کہ سلسلہ مداریہ کے بانی حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ حج کے لئے تشریف حرمین شریفین جاتے تو حج و زیارت سے فارغ ہونے کے بعد اپنے خاندان و قبیلہ میں ملاقات کی غرض سے جاتے تو سب سے پہلے حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ سے ملاقات فرماتے اور کئی دنوں تک دینی امور کی تبلیغ پر گفتگو فرماتے اور ہندوستان میں تبلیغ اسلام فرماتے تو حضرت خواجہ معین الدین چشتی سلطان الھندؒ سے دین اسلام کی تبلیغ پر گفتگو ہوتی تھی کہ کس طرح سے دین اسلام کی اشاعت میں تیزی لائی جائے اور دین اسلام کو ایک ایک فرد تک دین اسلام کو پہونچایا جائے۔

دربا نبویؐ سے ہندوستان میں قیام کا حکم:۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری تاریخ سلاطین شرقی و صوفیائے جونپور صفحہ نمبر 1426 پر لکھتے ہیں وہ یہاں راقم نقل کیے دیتا ہے ''کہ اس بار حج و زیارت حرمین شریفین کے حق ادا سے فراغت کے بعد آپؒ نجف اشرف گئے اور اپنے معتکف خادم کو ساتھ لیا اور اپنی جائے پیدائش شہر حلب تشریف لے گئے اور اسی کے مضافات قصبہ چنار میں فروکش ہوئے اور اپنے برادر حقیقی سید محمود الدینؒ کی اولاد میں شاید اٹھویں یا نویں پشت میں حضرت سید عبد اللہؒ تھے حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ آپ کے تینوں بیٹوں حضرت خواجہ سید محمد ارغونؒ حضرت خواجہ سید ابو تراب فنصورؒ اور حضرت سید ابو الحسنؒ جگر گوشوں کو سرکار قطب المدارؒ اپنے ہمراہ

ہندوستان اور پھر مکن پور تشریف لائے اور وصال سے قبل ان ہی تینوں جگر گوشوں کو حضرت سید قطب المدارؒ نے اپنے مریدین اور خلفاء کے مجمع کثیر مین اپنا نائب اور جانشین مقرر فرمایا اور جب سے اولاد ہرسہ خواجگان مین جملہ صاحبزادگان سجادہ نشین ہوتے چلے آرہے ہیں۔

(تاریخ سلاطین شرقی صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۴۲۶ پر مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

سجادہ نشین:۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری آگے صفحہ ۴۲۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ اس وقت بھی ان ہی تینوں اجداد کرام کی اولادیں جو صاحزادگان و پیرزادگان سادات جعفریہ میں ہیں وہی سجادہ نشین ہیں۔

(تاریخ سلاطین شرقی صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۴۲۶ پر مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

نوٹ:۔

مورخ سید احمد جونپوری نے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۴۲۶ پر تحریر قم کی وہ نقل کئے دیتا ہوں کہ لیکن فقراء ہفت گروہ سلسلہ مداریہ نمبر ۱:۔ ملنگان یا کباز مداریہ ۲۔ گروہ طالبان مداریہ ۳۔ عاشقان مداریہ ۴۔ دیوان گان مداریہ ۵۔ خادمان مداریہ وجملہ فقراء اہل طبقات مداریہ کے صدر سجادہ نشین ملکنپور چوک میں جلوہ فرما ہیں اور آپ کا نام نامی اور اسم گرامی حضرت مولانا صوفی شاہ ظفر حبیب مداریؒ ہے اور فیض باطنی سے مالا مال ہیں۔

تبصرہ:۔

۱۔ مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تاریخ مدار اعظم اردو بحر ذخار فارسی قلمی نسخہ مورخ حضرت مولانا فصیح الدین صاحب جونپوری اور تاریخ شیراز ھند اور تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ ۴۲۶ پر لکھا ہے کہ سات گروہ سلسلہ مداریہ کے صیغے تھے جو دین اسلام کی ہندوستان میں تبلیغ کرنے تاریخ کی تحریر سے ثابت ہے کہ یہ سید شاہ علوی سادات تھے۔

۲۔ مورخ نے یہ بھی لکھ کر ثابت کیا کہ لیکن فقرا عنت گروہ سلسلہ مداریہ کے تھے ان ساتوں گروہ کو فقیر لکھ مخاطب کیا ہے۔

۳۔ مورخ نے آگے لکھا ہے کہ مکنپور کے سجادہ نشین کی بابت کہ آپ کا نام نامی اسم گرامی حضرت مولانا صوفی شاہ محمد ظفر حبیب مداریؒ ہے اور وہ فیض باطنی سے مالا مال ہیں سجادہ نشین کے نام کے آگے سید علوی سادات نہ لکھ کر صرف شاہ کے لقب سے نواز تے ہوئے ان کو حضرت مولانا صوفی شاہ پر اتفاق کیا نوٹ کرنے والی بات یہ ہے کہ بہت سارے مورخین نے سلسلہ مداریہ کے لئے یہ تحریر رقم کی ہے عباسیوں کے مظالم وقتل عام سے تنگ ہو کر علویوں نے عرب سے ہجرت کر کے ہندوستان آ کر بس گئے اس سادات میں علوی ہیں فاطمی بھی ہیں حسنی بھی ہیں حسینی بھی اور بہت سارے خاندان کے سادات لوگ ہندوستان میں آ کر اپنا وطن ہندوستان کو بنالیا جیسا کہ اوپر تاریخ کے حوالے درج ہیں مورخین اور بادشاہوں کے دستاویزات کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا اور یہ بھی تاریخ سچائی پر مبنی ہے کہ اگر سلسلہ مداریہ مکنپور کی سرپرستی میں ۱۷۶۰ عیسوی میں فرنگیوں سے جنگ نہ کرتے تو پورے ہندوستان کے لوگ عیسائی ہو گئے ہوتے اور سرزمین ہند کے چپے چپے پر عیسائی کے گرجا گھر بن گئے ہوتے جنگ کرنے کی وجہ سے سلسلہ مداریہ کے تکیہ نشین و گدی نشین تو برباد ہو گئے اور ساتھ ساتھ مکنپور سلسلہ مداریہ کا مرکز بھی تباہ و برباد کر دیا گیا۔ اگر سلسلہ مداریہ سید مجنوں شاہ مداریہ (ابوطالب میوتی مداریہ) جو ضیغے دیوان گان کے علمائے دین تھے اور سلسلہ مداریہ کے دیون گان کی ذمے جونپور سے لیکر بنگال تک دین اسلام کی تبلیغ کر کے دین اسلام کی اشاعت تھی انگریز فرنگیون سے جنگ کرنے سے بعض رہتے تو آج کسی کو سلسلہ مداریہ کے تکیہ داروں اور گدی نشینوں سے سوال کرنے کی ہمت نہ ہوتی کی آپ کون ہیں؟ جتنے ثبوت سلسلہ مداریہ کے تکیہ داروں گدی نشینوں کے پاس موجود ہیں جو منظر عام پر لانے کی ضرورت ہے اور دوسری قومیں بھی اپنا ثبوت پیش کریں تا کہ لوگوں کو اپنی اپنی اصلیت کو پتہ رہے کہ وہ کیا ہیں کسی قوم کی تاریخ گم ہو جائے تو تلاش اور تحقیق کرنے میں کوئی حرج

نہیں بلکہ سچائی جاننے کا سب کو حق اختیارات حاصل ہیں کہ اہلبیت کا [illegible]
ہے تاکہ اس قوم کے ماتھے پر لگے بدنما داغ صاف ہو جائیں جس کی وجہ سے مسلمان ہندوستان
اقوام کے ماتھے سکن الود ہیں۔

سرکار قطب المدارؒ:

مورخ سید اقبال احمد جونپوری تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۴۲۷ پر لکھتے ہیں کہ سرکار حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ کی بلند اخلاقی اور عوام کی فیض رسانی کا عالم اس بات کی گواہ ہیں کہ اس سے اندازہ لگائے کہ ہندوستان جیسے اوہام پرست ملک میں آپ رحمۃ اللہ علیہ تیسری صدی ہجری میں بحکم سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں رونق افروز ہوئے۔ یہ وہ دور تھا جب ہندوستان میں مسلمانوں کا نام ونشان نہ تھا۔ فاتح سندھ محمد بن قاسم کی قائم کردہ حکومت زوال پذیر ہو چکی تھی جنوب ہند کے ساحلی علاقہ میں بے غرض تجارت کرنے آنے والے چند مسلمان خال خال نظر آتے تھے ہندوستان کی سرزمین میں تبلیغ اسلام کرتے ہوئے۔ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ ایک ایسی قوم سے سابقہ پڑا تھا جہاں کی زبان رہن وسہن، تہذیب وتمدن، طور طریق یکسر جداگانہ تھے ایسے مشرکانہ ماحول اور ظلمات کفر میں دین اسلام تبلیغ کے داعی زندہ شاہ قطب المدارؒ نے ہندوستان میں دین اسلام کے آفتاب کو طلوع فرمایا دین اسلام کی گھوم کر تبلیغ کی ضیا پاشیوں سے ہندوستان کی سرزمین کو دین اسلام کی روشنی سے منور فرمایا تھا اسی لئے اللہ تعالی خالق کائنات نے آپ کو عظیم روحانی قوت ودعاوں کی قبولیت کے تصرف سے نوازہ تھا بعض مورخین نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالی نے حمدیت پر فائز کر دیا۔

(تاریخ سلاطین شرقی صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۴۲۷۔۱۴۲۸ پر مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

(دیکھے الکواکب الداریہ مقالہ شیخ طریقت حضرت مولانا حکیم سید محمد ولی جعفر المداری صفحہ ۶۱ تا ۶۵)

حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار پہلی بار ہندوستان میں آمد:-

مورخ سید اقبال احمد جونپوری تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۴۳۸ پر تحریر فرماتے وہ نقل کیئے دیتا ہوں۔

نقل:-

حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ یہ شمس الافلاک سب سے پہلے ساحل مالابار کیرلا میں جلوہ افروز ہوئے اور دین اسلام کی تعلیمات کی تجلیات، واخلاق سے اور اپنے اخلاق وروحانی کمالات سے عوام وخواص کے قلوب (دلوں) کو منور ودرخشاں کرنے لگے۔ شعاع اسلام کی ولایت جس پر پڑی وہ کھینچا چلا آتا اور دین اسلام میں داخل ہوتے عوام دعوت حقانیت اسلام کمال خلق حضرت سید مدار العالمینؒ کی تعلیمات سے متاثر ہوکر دعوت اسلام قبول فرماتے اور کلمہ طیبہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہوجاتے تھے لا الہ الا اللہ محمداً رسول اللہ آپ مدار العالمینؒ دین اسلام کی تعلیمات کے ساتھ روحانیت کا درس دیتے انھیں میں اسلام قبول کرنے والواں میں ایسے ایسے اکابر اور باکمال اولیاء اللہ ہوئے جن کے استانوں سے آج بھی فیض مدار العالمین کا سرچشمہ جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

(دیکھے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۴۳۸ مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

مدار العالمینؒ کی دین اسلام کی تبلیغ:-

مورخ سید اقبال احمد جونپوری تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپوری صفحہ ۴۳۸ پر تحریر قم کی کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ کے زمانے میں مورخین کی تحریروں کے مطابق دین اسلام کی تبلیغ شہر شہر اور دیہات دیہات گھوم کر دعوت اسلام کھلے عام دی جاتی تھی اور اپنے عمل سے واخلاق محمدیؐ کے طور اور طریقے کے بہترین نمونے بن کر پیش آتے عرب سے آئے ہوئے دین اسلام کے سید شاہ علوی سادات کے علماء دین ہندوستان کے چپے چپے پر

بنی ہوئی قطب المدارؒ کی یادگاریں ہر جگہ ہر موقع محال پر موجود ہیں یہ یادگاریں آج بھی ...
مداریہ کی دین اسلام کی تبلیغ کی شہادت دے رہی ہیں۔
(تاریخ سلاطین شرقی صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۴۲۷_۱۴۲۸ پر مورخ سید اقبال احمد جونپوری)
(دیکھیے سید الکواکب الداریہ صفحہ ۶۱ تا ۶۵ مقالہ شیخ طریقت حضرت مولانا حکیم سید شاہ ولی جعفر المداری)

تبصرہ:۔

تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ ۱۴۲۸ مورخ سید اقبال احمد جونپوری تاریخ رودکوثر صفحہ ۵۱۷ مورخ شیخ محمد اکرام اور دیکھیے تاریخ شیراز ھند جونپور اور دیگر بہت سے مورخین نے تحریر فرمایا ہے کہ ہندوستان اور ایشیاء میں دین اسلام کی تبلیغ کی بنیاد سلسلہ مداریہ نے ڈالی تھی جس کے بانی حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدارؒ رحمۃ اللہ علیہ تھے اور سلسلہ مداریہ کے سید شاہ علوی سادات کے علمائے دین گھوم گھوم کر ہندوستان سے لیکر ایشیاء تک دین اسلام کی تبلیغ فرماتے تھے دین اسلام کی تبلیغ کی خاطر تکیہ کی خانقاہ مسجد اور چلہ سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کے مرکز ہوا کرتے تھے بعد میں تکیہ کے گدی نشین اس علاقے کی دین اسلام کی ذمے داری سنبھالتے جہاں پر ہر مصیبت زدہ کا علاج ہوتا اور راجہ مہاراجہ جاگیر دار اور زمین داروں کے ظلم وستم سے بچنے کے لئے ان مظلموں کی تکیہ پناہ گاہ ثابت ہوتے تھے تکیہ کی لنگر سے کھانا اور تن ڈھاپنے کے کپڑے بھی مظلموں کو دیئے جاتے تھے جیسا کہ مورخین نے لکھا ہے

۳۔مدار العالمین کی دین اسلام کی تبلیغ:۔

سلسلہ مداریہ کی بابت بہت سارے مورخین نے لکھا ہے اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے نرم وشیرین زبان سے ترشح ہوتی تھی اور باطنی تصرفات کا آج بھی یہ عالم ہے کہ دار النور مکنپور شریف استانہ مدارؒ پاک پر بلا امتیاز بلا اختلافات مذہب وملت ہر قوم کے افراد اپنے اپنے دلوں میں عقیدت ومحبت کی شمعیں فروزاں کیئے ہوئے حاضری دیتے ہیں اور خاص طور پر

ہندو حضرات کی عقیدت و محبت کا یہ عالم ہے کہ شدید ترین سردی کے زمانے میں [illegible]
ہے ۴ بجے صبح الصبح ٹھنڈی مین دریائے ایسن میں غسل کر کے اونی دھوتی [illegible]
اوڑھے ہوئے نعرہ مداریت لگاتے ہوئے دربار فیض میں حاضر ہوتے ہیں اور اپنی [illegible]
یں حاصل کرتے ہیں۔

(تاریخ سلاطین شرقی صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۴۳۹۔۱۴۲۸ پر مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

(دیکھے سید الکواکب الداریہ صفحہ ۶۱ تا ۶۵ مورخ مقالہ شیخ طریقت حضرت مولانا حکیم سید محمد ولی جعفری المداری)

دین اسلام کی تبلیغ:۔

۱۔ دین اسلام کی تبلیغ کے بانی حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ مداریہ سلسلہ کے مبلغین وداعی اسلام

۲۔ خواجہ سید ابو محمد ارغونؒ پیشوائے گروہ خادمان مداریہ سلسلہ مرکز مکنپور

۳۔ خواجہ سید ابوتراب فنصورؒ پیشوائے گروہ خادمان مداریہ سلسلہ مرکز مکنپور

۴۔ خواجہ سید ابوالحسن طیفورؒ پیشوائے گروہ خادمان مداریہ سلسلہ مرکز مکنپور

۵۔ خواجہ سید محمد جانمن جنتیؒ پیشوائے گروہ دیوان گان مداریہ سلسلہ

۶۔ حضرت مولانا قاضی سید مطہرؒ پیشوائے گروہ عاشقان مداریہ سلسلہ

۷۔ حضرت مولانا قاضی سید محمودؒ پیشوائے گروہ طالبان مداریہ سلسلہ

۸۔ حضرت مولانا سید شاہ حسام الدین سلامتی پیشوائے گروہ حسامیان مداریہ سلسلہ

۹۔ حضرت سید مولانا شاہ اجملؒ پیشوائے گروہ اجملیان مداریہ سلسلہ

۱۰۔ حضرت سید جلال الدین بخاری شاہدانہ [illegible] اریہ سلسلہ

۱۱۔ حضرت سید شاہ عطاء اللہ مداری وفات کنتور تاریخ وفات ۱۱۰۰ ہجری

۱۲۔ حضرت قاضی سید احمد علی مداری مقام وفات مہوتا (اودھ) تاریخ وفات ۱۰۲۳ ہجری

۱۳۔ حضرت خواجہ سید غلام بدیع الدین مداریؒ مقام وفات کننتور شریف ...
ہجری

۱۴۔ حضرت خواجہ مخدوم سید شاہ عبد القدوسؒ مقام وفات دادے میاں تاریخ وفات ...
۱۱۷۵ہجری

۱۵۔ حضرت مخدوم خواجہ سید شاہ رحمت اللہ قدسیؒ مقام وفات مکنپور شریف وفات ...
ھجری

۱۶۔ حضرت پیشوائے عارفین سید شاہ پیارے میاں طیفوریؒ مقام وفات مکنپور تاریخ وفات
۱۲۳۳ھجری

۱۷۔ حضرت مولانا حافظ سید شاہ عبد الجلیل محدث ارغونیؒ مقام وفات مکنپور تاریخ وفات ۲۱ ربیع
الثانی ۱۲۴۲ھجری

۱۸۔ حضرت مخدوم خواجہ سید شاہ عظمت اللہ طیفوریؒ مقام وفات مکنپور تاریخ وفات ۲۰ جمادی
الاول ۱۲۳۴ھجری

۱۹۔ حضرت سید قادر علی شاہ شطاریؒ مقام وفات شرف آباد تاریخ وفات ۱۲۶۵ھجری

۲۰۔ حضرت خواجہ سید شاہ چاند مداریؒ مقام وفات دادے میاں تاریخ وفات ۱۴ ربیع الاخر
۱۲۹۸ھجری

۲۱۔ حضرت حافظ سید محمد مراد ارغونیؒ مقام وفات دادے میاں تاریخ وفات ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۹
ھجری

۲۲۔ حضرت مولوی حافظ سید شاہ محمد منیرؒ مقام وفات پھلوریا شریف مکنپور تاریخ وفات ۹
رمضان ۱۳۰۷ھجری

۲۳۔ حضرت حافظ سید شاہ آل حسنؒ مقام وفات بھاؤپور تاریخ وفات ۱۹ شعبان ۱۳۰۹ھجری

۲۴۔ حضرت مولانا سید شاہ صاحب عالمؒ مقام وفات مکنپور شریف تاریخ وفات ۱۴ رمضان

۱۳۲۷ھجری

۲۵۔ حضرت مولانا سید شاہ رحم علیؒ مقام وفات ملکپور شریف تاریخ وفات ۱۱ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ ھجری

۲۶۔ حضرت مولانا سید محمد مجلی عرف بلکے میاںؒ مقام وفات کچھاور یا شریف تاریخ وفات ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھجری

۲۷۔ حضرت مولانا قاضی سید شہاب الدین پرکالہ آتشؒ سلسلہ مداریہ

۲۸۔ حضرت خواجہ سید شاہ جھندہؒ سلسلہ مداریہ

۲۹۔ حضرت میر سید شمس الدین حسن عرب سلسلہ مداریہ

(دیکھے مدار اعظم صفحہ نمبر ۱۲۰)

(انوار العیون فی اسرار المکنون صفحہ ۳۱۔۳۲)

(دیار پورب میں علم اور علماء صفحہ ۴۷۔۴۶)

دین اسلام کی تبلیغ کرتے علمائے دین:۔

صفحہ ۳۴ بحر ذخار قلمی صفحہ 77 تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ ۱۴۳۸۔۱۴۳۹۔

اسمای مبارک بزرگان دین سلسلہ عالیہ مداریہ رضی اللہ عنھم اجمعین تاریخ اسلامی محمدی بڑی تقویم بمبئی صفحہ ۶۱ ۱۳۸۵ھجری میں درج ہے مقامات اور مختلف ملکوں میں دین اسلام کی تبلیغ میں مصرف تھے اور وہیں وفات پائی۔

۱۔ اقائے نامدار مدنی تاجدار حضور اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مقام وفات ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ھجری مدینہ منورہ۔

۲۔ حضرت امام العالمین امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ مقام وفات 21 رمضان ۴۰ھ ھجری نجف اشرف

۳۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مقام وفات بصرہ ۷ رجب ۱۱۰ھ ھجری

۴۔ حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ مقام وفات بغداد شریف ۱۳ ربیع الثانی ۱۶۶ ہجری

۵۔ حضرت بایزید بسطامیؒ مقام وفات بسطام ۱۷ رجب ۲۶۲ ہجری

۶۔ حضرت یمین الدین شامیؒ مقام وفات بسطام ۱۷ ذی الحجہ ۲۸۷ ہجری

۷۔ حضرت طیفور شامیؒ وفات دمشق ۱۲ رمضان یا رجب ۵۶۶ ہجری

۸۔ حضرت سرکاران سید بدیع الدین زندہ شاہ قطب المدار قدس سرہ مقام وفات مکنپور تاریخ وفات ۱۷ جمادی الاول ۸۳۸ ہجری

۹۔ حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغوان قدس سرہ مقام وفات مکنپور تاریخ وفات ۶ جمادی الثانی ۸۷۱ ہجری

۱۰۔ حضرت خواجہ سید ابو تراب منصور قدس سرہ مقام وفات مکنپور تاریخ وفات ۳ رمضان ۸۹۹ ہجری

۱۱۔ حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور قدس مقام وفات مکنپور تاریخ وفات ۳ رمضان ۸۸۸ ہجری

۱۲۔ حضرت سید شمس الدینؒ مقام وفات گوجے پور تاریخ وفات ۱۱ ربیع الاول ــــ ہجری ندارت

۱۳۔ حضرت سید میر رکن الدینؒ مقام وفات دھرم سالہ تاریخ ۱۲ ربیع الاول ــــ ہجری ندارت

۱۴۔ حضرت سید جمال الدین جانمن جنتیؒ مقام وفات سہلیسہ بہار تاریخ وفات ۹۸۸ ہجری

۱۵۔ حضرت سید بابا کپور مجذوبؒ مقام وفات گوالیار مدھیہ پردیش تاریخ وفات ۷ صفر ۹۹۰ ہجری

۱۶۔ حضرت مخدوم خواجہ سید محمد شاہد از ولیؒ مقام وفات بریلی تاریخ وفات ۱۶ ربیع الاخر ۹۸۹ ہجری

۱۷۔ حضرت مخدوم خواجہ سید شاہ رزق اللہؒ مقام وفات دادا میاں مکنپور تاریخ وفات نیم

رمضان ۹۸۵ سنہ ھجری

۱۸۔ حضرت قاضی محمود شیخ برہنہؒ مقام وفات کنتور شریف تاریخ وفات ۱۹ رجب سنہ ھجری ندارت

۱۹۔ حضرت قاضی بیٹھے مدارؒ مقام وفات کنتور شریف تاریخ وفات ۱۷ جمادی الاول سنہ ھجری ندارت

۲۰۔ حضرت خواجہ محمد دریا سعیدؒ مقام وفات مکنپور شریف تاریخ وفات جمادی الاول ۹۲۵ ھجری

۲۱۔ حضرت خواجہ مخدوم شاہ عبداللہؒ مقام وفات دادے میاں تاریخ وفات ۱۱ محرم ۸۹۹ ہجری

۲۲۔ حضرت شیخ محمد عرف شاہ میناؒ مقام وفات لکھنو تاریخ وفات ۸۴۰ سنہ ہجری

۲۳۔ حضرت شیخ محمد کرم اللہؒ مقام وفات منڈوا تاریخ وفات ۱۰۰۴ سنہ ھجری

۲۴۔ حضرت بابا مان دوبالیؒ مقام وفات بڑودہ تاریخ وفات ۱۰۱۲ سنہ ھجری

۲۵۔ حضرت مخدوم مولانا سید محمد سلیمان منصوریؒ مقام وفات مکنپور تاریخ وفات ۱۳ رجب ۱۰۴۵ سنہ ھجری

۲۶۔ حضرت مخدوم خواجہ سید محمد عبد الحمیدؒ مقام وفات دادے میاں تاریخ وفات ۱۲ شوال ۱۰۶۹ ھجری

۲۷۔ حضرت خواجہ سید شاہ عبا منصوری مقام وفات دادے میاں تاریخ وفات ۲۵ ذی الحجہ ۱۰۹۵ سنہ ھجری

۲۸۔ حضرت مخدوم خواجہ سید شاہ عبد السبحان محدث منصوریؒ مقام وفات مکنپور شریف تاریخ وفات ۲۷ محرم ۱۳۳۰ سنہ ھجری

۲۹۔ حضرت مولوی سید شاہ عالمؒ مقام وفات دادے میاں تاریخ وفات ۶ رمضان ۱۳۲۳ سنہ ھجری

۳۰۔ حضرت مولانا سید شاہ خوشوقت علیؒ مقام وفات دادے میاں تاریخ وفات ۳ رمضان ۱۳۳۴

ھجری

۳۱۔حضرت مولوی سید شاہ شمس الدینؒ مقام وفات دادے پورا راجستھان تاریخ وفات ۹ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھجری

۳۲۔حضرت مولوی سید شاہ محمد حسنؒ مقام وفات دادے میاں تاریخ وفات ۶ صفر ۱۳۱۱ ہجری

۳۳۔حضرت مولانا حکیم سید شاہ نجم الدینؒ مقام وفات اودے پور راجستھان تاریخ وفات ۱۳۷۰ھجری

۳۴۔حضرت خواجہ شاہ محمد ارغوئیؒ مقام وفات مکنپور تاریخ وفات ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھجری

۳۵۔حضرت مولانا مفتی حکیم سید شاہ محمد محمود عالم مورث طیفوریؒ تاریخ وفات پھلوریا شریف مکنپور تاریخ وفات ۱ ربیع الاول ۱۳۵۶ھجری

۳۶۔حضرت مولانا وصی حیدرؒ مقام وفات بدھو تکیہ تاریخ وفات ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۶۰ھجری

۳۷۔حضرت مولانا حاجی ظہور الحقؒ مقام وفات حیدر آباد دکن تاریخ وفات ۲۳ ربیع الال ۱۳۶۷ھجری

۳۸۔حضرت قاضی مطہر خلہ شیرؒ مقام وفات مارو شریف

۳۹۔حضرت سید شاہ اجمل رحمۃ اللہ علیہ مقام وفات بہرائچ

۴۰۔حضرت سید احمد بادپاؒ مقام وفات کلوابن اعظم گڑھ یوپی

۴۱۔حضرت ملک العلماء سید قاضی شہاب الدین آتش پرکالہؒ مقام وفات بڑا گاوں قصبہ مسیولی جونپور

۴۲۔حضرت مولانا حسام الدین سلامتیؒ مقام وفات مانکپور مدھیہ پردیش

۴۳۔حضرت سید ظہر الدین دمشقیؒ مقام وفات مصر عربستان

۴۴۔حضرت سید شمس ثانی رحمہ اللہ مقام وفات لکھنو

۴۵۔حضرت سید زاہد سجستانیؒ مقام وفات روم یورپ

۴۶۔ حضرت یوسف اوتارؒ مقام وفات بخار

۴۷۔ حضرت سید طاہرؒ مقام وفات عرب

۴۸۔ حضرت شاہ عبدالعزیز شتری مقام وفات مالوہ راجستھان

۴۹۔ حضرت سید شاہ راجیؒ مقام وفات دہلی

۵۰۔ حضرت مولانا سید فخر الدین صوفیؒ مقام وفات افغانستان

۵۱۔ حضرت مظفر چشتیؒ مقام وفات کلکتہ

۵۲۔ حضرت شیخ سید محمد جھنڈہؒ مقام وفات بدایوں

۵۳۔ حضرت شیخ سید ابونصر مکیؒ مقام وفات ایران

۵۴۔ حضرت سید القادر ضمیریؒ مقام وفات سنگلدیپ

۵۵۔ حضرت سید شاہ عبداللہ قدوسیؒ مقام وفات گجرات

۵۶۔ حضرت سید اسماعیل خلجی بن سید ابوداودؒ دستان ایران

۵۷۔ حضرت شیخ عبدالواحد رحمۃ علیہ مقام وفات نجف اشرف عراق

۵۸۔ حضرت حاجی عبدالنجم سالکؒ مقام وفات نیشاپور

۵۹۔ حضرت محمود ثری بن خواجہ سید شاہ غیاث الدینؒ مقام وفات برہما

۶۰۔ حضرت سید محمد باسط پارسا وطنؒ مقام وفات مکہ معظمہ

۶۱۔ حضرت محمد صابر ملتانی عرف سید شاہ بڈھنؒ مقام وفات کورکھپور

۶۲۔ حضرت سید فاروق خاکسار قندھاری المداریؒ مقام وفات چین

۶۳۔ حضرت سید شاہ فضل اللہ بدخشانی المداریؒ مقام وفات ستارہ مہاراشٹرا

۶۴۔ حضرت سید شاہ نصیر الدین شیرازی المداریؒ مقام وفات کوہ ہمالیہ

۶۵۔ حضرت شیخ سلیمان یمنی المداریؒ مقام وفات بکرجستان

۶۶۔ حضرت سید قیام الدین جلال آبادی المداریؒ مقام وفات چین

۶۷۔ حضرت سید حکیم احمد مصری المداریؒ مقام وفات ایران)

۶۸۔ حضرت سید عبدالرحمٰن بن سید اکملؒ مقام وفات محمود آباد افغانستان

(دیکھیے اسلامی محمدی بڑی تقویم بمبی صفحہ نمبر 61۔ ۱۳۸۵ ہجری مولف حکیم محمد ہدایت علی نقشبندی)

تبصرہ:۔

مورخین نے اپنی اپنی تاریخی کتابوں میں سلسلہ مداریہ کے علمائے دین سید شاہ نجفی سادات کی بابت تحریر کیا ہے اور موجود علمائے دین سلسلہ مداریہ بیرون ملک دین اسلام کی تبلیغ فرماتے اسی جگہ بیرون ملک میں انتقال فرمایا اور اندرون ملک کے ہندوستان میں گاؤں گاؤں قصبہ قصبہ شہر شہر گھوم کر پورے ہندوستان کے ہر چپہ چپہ پر دین اسلام کا پیغام پہنچایا جیسا کہ مغل بادشاہ شاہ شجاع کے سرکاری پروانے سے ثابت ہے کہ مورخ شیخ محمد اکرام نے اپنی تاریخی کتاب رد کوثر صفحہ نمبر ۱۷۵ پر اس سند محررہ کی بابت دستور عمل میں تحریر کیا ہے کہ سلسلہ مداریہ کے علمائے دین ہندوستان میں کہیں بھی تبلیغ اسلام دعوت اسلام کی خاطر جا سکتے ہیں سلسلہ مداریہ کے علمائے دین جب دین اسلام کی تبلیغ کرتے تو ہندوستان میں صرف بت پرستی ہوتی تھی اور سلسلہ مداریہ غیر مسلموں میں تبلیغ کرتے تھے تو اس زمانے میں صرف سلسلہ مداریہ کا زمانہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا اس زمانے میں تمام سلسلہ میں بڑا اتحاد و اتفاق تھا اور آپسی رائے مشورے سے دین اسلام کی تبلیغ ہوتی کسی سلسلہ نے کسی سلسلہ کے اوپر کفر کا فتاوی نہیں دیا تھا ۱۸۶۶ عیسوی کے بعد مسلکی علمائے سو نے سلسلہ کی جگہ لے لی اور مسلکی علمائے دین کفر کا فتاوی ایک دوسرے پر لگانا شروع کیا۔ غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کی دعوت دینے کے بجائے مسلمانوں کو ہی کافر بنانے میں پوری طاقت جھونک دی اور اپنی اپنی مساجد میں مسلکی مسلمانوں کو ایک دوسرے مسلمانوں پر پابندی لگانے لگے کہ فلاں فلاں مسلک والے ان کی مسجد میں نہ آئیں تمہارا داخلہ ممنون ہے نماز پڑھنے سے منع کیا کیونکہ یہ مسلکی علماء ایک دوسرے کو مسلمان نہ جانتے ہیں نہ ہی مسلمان مانتے ہیں یہاں تک ان مسلکی علمائے سو اپنے سگے بھائیوں کے

خون کو الگ کر دیا اور اپنے بھائی ابلیس کو پیچھے چھوڑ دیا اور رحمت اللعالمین کی اس حدیث اور اس طریقے کو پیچھے چھوڑ دیا کہ یہودی عورت جب پیغمبر محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر روز مرہ کی زندگی میں ان کے اوپر کچرا پھینکتی تھی اور جس دن اس نے کچرا نہیں پھینکا تو رحمت اللعالمین محمدؐ نے آکی خیر یت پوچھنے اس کے گھر گئے دیکھا کہ یہودی عورت بڑھیا بیمار ہے آپ نے اس کی عیادت دیتمارداری کی کہاں گئے یہ حسن اخلاق مسلمان علمائے دین میں سارے اخلاق مسلمانوں کے مرگئے ایمانداری مرگئی اخلاق مر گئے تعلیم کا ماحول مر گیا۔ کسی زمانے میں مسلمانوں کو میاں صاحب کہا جاتا تھا آج تمام مسلمانوں کو بے ایمان اور گندہ کہا جاتا ہے اور گندگی مسلم علاقوں کی نشانی بتائی جاتی ہے سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کی بابت مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور میں تحریر فرماتے ہیں وہ یہاں پر نقل کئے دیتا ہوں۔

نقل:۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری تاریخ تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۶۔۱۶۶۷ پر تحریر کیا وہ ویسے ہی نقل کیا ہوں کہ ہندوں میں مسلمان پیروں اور فقیروں کا درجہ اتنا بلند تھا کہ اس درجہ کو بہت بلند مانا جاتا رہا ہے ان مسلمان پیروں اور فقیروں پر ان کا اتنا زبردست کامل یقین واعتقاد تھا جیسا کہ ۱۸۹۱ عیسوئی میں انگریزی سرکار کی مردم شماری میں صرف ممالک مغربی وشمالی اور اودھ میں تیس لاکھ تین ہزار چھ سو پیتالیس ۲۳،۳۶۴۵ ہندو یعنی ہندوں کی اس کی کل تعداد میں ۸۔۷۔۵ فی صد ہندو ایسے تھے جھنوں نے اپنے آپ کو پیر پرست مسلمان پیروں فقیروں کا فالور مردم شماری میں لکھوایا تھا (پانچ پیر) پرست یعنی حضرت رحمت اللعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہؓ ۳۔ حضرت فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۴۔ حضرت امام حسنؓ ۵ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ۔

(حوالہ دیکھے برٹش گورمنٹ کی مردم شماری کی رپوٹ ۱۸۹۱ء جلد نمبر ۱۶ صفحہ نمبر ۳۴۴ تا ۳۱۷ الہ آباد)

(دیکھے ۱۸۹۴ عیسوی ممالک شمالی ومغربی کی مردم شماری کی کیفیت)
(دیکھے ۱۸۸۱ عیسوی کی رپوٹ مردم شماری صفحہ ۱۶۲ مصنف ایڈورڈ وائٹ)
(دیکھے دعوت اسلام صفحہ نمبر ۲۳۱)
(دیکھے گزیرِ صوبہ اودھ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۹)
(دیکھے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ ۱۶۶۷-۱۶۶۶)
(دیکھے 1894ء ممالک شمالی ومغربی کی مردم شماری کی کیفیت)

تبصرہ:۔

سرکاری گزیڑ جیسا کہ انگریزی سرکار کی رپورٹ اس بات کے ثبوت ہیں کہ سلسلہ مداریہ کے علمائے دین سید شاہ علوی سادات ہندوستان میں کس طرح سے تکیہ کی خانقاہی زیرِ تبلیغ میں ہندوں کی کثرت ہوتی تھی اور مورخوں کی تحریر اس بات کے ثبوت ہیں کہ تکیہ کے علمائے دین اپنی دعاوں سے ان ہندوں کی مصیبت کے لئے نجات دہندہ بن گئے تھے ان تکیہ پر پیرو فقیروں کے خانقاہ میں مسجدوں کے گیٹ پر شاہ صاحبان کے دروزے پر دعاوں کی طلب میں لائن لگا کر کھڑے ہو کر اپنی باری کا انتظار کرتے اور جیسے ہی ان کے حق میں شاہ صاحبان پیر بن کر دعائیں فرماتے لوگوں کو مصیبتوں سے نجات مل جاتی تھیں اور جیسا کہ سرکاری رپوٹ میں درج ہے کہ ان سلسلہ مداریہ کے پیروں اور فقیروں کا ہندوستان میں سب سے اونچا مقام ومرتبہ حاصل تھے دیکھے سرکاری گزیڑ کی رپورٹ۔

دعا کے اثرات:۔

ایک بات صاف ہوجانی چاہے کہ ان تکیہ کی خانقاہی علمائے دین کی دعا کیسے اور کیوں قبول ہوجاتی تھی؟ یہ سوال آج بھی لوگوں کی زبان پر ہوتے ہیں پہلی شرط ہے کہ ان تکیوں پر بادشاہوں کی زمین بطور عطیہ سرکار معافی وقف ہوتی تھیں اس لئے سلسلہ مداریہ کے تکیہ کے علمائے دین حرام کا دانہ نہیں کھاتے تھے اس لئے اللہ تعالی ان کی دعائیں قبول کرلیتے ہر مسلکی

علمائے سو یہ جانتے ہیں کہ حرام دانہ کھانے والوں کو اللہ کے گھر مسجد میں آنا منع ہے اور چالیس دن تک حرام دانہ کھانے والوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتی جس طرح سگریٹ کے پیکٹ پر لکھا ہے سگریٹ پیسے اور تمباکو کھانے سے کینسر ہوگا پھر سب کچھ جانتے ہوئے لوگ سگریٹ پیتے ہیں اور پان تمباکو بھی کھاتے ہیں۔ اسی طرح تمام عمر مسلمان حرام کھا کر مسجد میں بھی گندگی کرتے ہیں چالیس دن کیا ہے مرتے دم تک حرام کھانے والوں کی دعائیں قبول نہ ہوگی نوٹ کرنے والی بات ہے شاہ علوی سادات تکیہ کے گدی نشین حرام دانہ کبھی نہیں کھاتے تھے یہ اپنے آپ میں ریکاڈ ہے۔

اسلام کی اشاعت:۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۷ پر سلسلہ مداریہ کی بابت میں تحریر فرماتے ہیں اصلی وجہ ہندوستان میں اسلام کی اشاعت اور تبلیغی کام میں ترقی کا اصلی سبب یہ تھا کہ صوفیاء کرام خود رحمت اللعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا نمونہ اور اخلاق کی مجسم تصویر تھے اور اس میں پیغمبر محمدؐ کے حکم کے مطابق ذات پات کی تفریق نہ تھی کثرت سے مسلمان کیا۔

(دیکھے برٹش گورمنٹ کی مردم شماری کی رپوٹ ۱۸۹۱ء جلد نمبر ۱۶ صفحہ نمبر ۳۴۴ تا ۳۱۷ الہ آباد)

(دیکھے ۱۸۹۴ عیسوی مما لک شمالی ومغربی کی مردم شماری کی کیفیت)

(دیکھے ۱۸۸۱ عیسوی کی رپوٹ مردم شماری صفحہ ۶۲ مصنفہ ایڈورڈ وائٹ)

(دیکھے دعوت اسلام صفحہ نمبر ۲۳۱)

(دیکھے گزیڑ صوبہ اودھ جلد نمبر ۱۹)

(دیکھے گزیڑ مما لک مغربی وشمالی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۳۸ و 64)

(دیکھے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ ۱۶۶۷)

تبصرہ:۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور [illegible]
صفحہ ۱۶۶۷ پر صرف سلسلہ مداریہ کی بابت تحریر ہیں کہ ہندوستان میں سلسلہ مداریہ [illegible]
دین نے مذہب اسلام کی اشاعت کی اور دین اسلام کی تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا [illegible]
سے ہندوستان میں مذہب اسلام پروان چڑھا دوسرے یہ کہ سلسلہ مداریہ کے [illegible]
صوفیائے اکرام خود رحمت اللعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز زندگی کا عملی نمونہ تھے اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی مجسم تصویر یہ سید شاہ علوی سادات تھے اور جیسا کہ حضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

﴿یایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر و جعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان
اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر﴾ [سورہ الحجرات]

ترجمہ:۔ کہ اے لوگو! میں نے تمہیں ایک مرد ایک عورت سے پیدا کیا اور تم میں ذات برادریاں
اور کنبے قبیلے اس لئے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کی پہنچان حاصل کرسکو تم میں بہترین شخص وہ
ہے جو تقوی اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا خبر رکھنے والا ہے۔

غیر مسلموں میں دعوت اسلام کا کام بند:۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ نمبر
۱۶۶۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ سلسلہ مداریہ کی تاریخی وقعایات میں کہ جب سے مسلمان بہت سی
ذاتوں اور مذہبی فرقوں میں بٹ گئے اور ان مسلمانوں میں بانٹنے کو لیکر دن بدن شدت بڑھتی گئی
تو غیر مسلم یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ جب یہ مسلمان باوجود مسلمان ہونے کے خود اپنے مسلمان
بھائیوں کو قبول نہیں کرتے ہیں۔

نکاح شادی بیاہ ذات پات کی بنیادوں پر ہونے لگے ہیں نہ کہ رشتہ اسلام کی وجہ سے
تو انھوں نے (مسلمانوں) کے مذہب اسلام کی طرف سے اپنی توجہ ہٹالی مسلمان جب
باوجود خود اپنے مسلمان بھائیوں میں اعلی ادنی نیچ اونچ چھوت چھات کی اونچ نیچ [illegible]

سلسلہ مداریہ) کی دعوت دین تقریبا بند ہوگئی تو ہندوستانی لوگ عیسائی مذہب اور بدھ دھرم اختیار کرنے لگے اور اسی وقت سے اسلام کی تبلیغ کا دروازہ ہندوؤں کے لئے بند ہو گیا۔یہ اس ذات پات اعلیٰ ادنیٰ چھوت چھات اونچ نیچ کی اوبا اور عقائد کی خودساختہ تفریق اور اس میں شدت یہ ایسی باتیں ہیں جس سے اسلامی دعوت دین کی ریڑھ کی ہڑی کمزور ہوگی بلکہ دعوت دین کا سلسلہ ختم ہوگیا۔

(دیکھے گزیر صوبہ اودھ جلد اول صفحہ نمبر ۱۹)

(دیکھے ۱۸۹۴ عیسوی ممالک شمالی و مغربی کی مردم شماری کی کیفیت)

(دیکھے برٹش گورمنٹ کی مردم شماری کی ریوٹ ۱۸۹۱ء جلد نمبر ۱۶ صفحہ نمبر ۲۴۴ تا ۱۳۱۷ الہ آباد)

(دیکھے گزیٹر ممالک مغربی و شمالی جلد 6 صفحہ نمبر 238-62)

(دیکھے ۱۸۸۱ عیسوی کی ریوٹ مردم شماری صفحہ ۶۲ مصنف ایڈورڈ وائٹ)

(دیکھے ۱۸۸۲ دعوت اسلام صفحہ نمبر ۲۳۱)

(دیکھے تاریخ سلاطین شرقی و صوفیائے جونپور صفحہ ۱۶۶۷)

تبصرہ:۔

سلسلہ مداریہ ۱۷۶۰ سے انگیزوں سے جنگ میں مصروف ہو گئے اور جنگ آزادی کی بناپر دعوت دین کا سلسلہ موقف ہو گیا لیکن جب بادشاہوں کا زمانہ تھا سلسلہ مداریہ داعی دین اسلام کی تبلیغ میں مصروف تھے اگر سید مجنوں شاہ مداریہ (سید ابوطالب) مداریہ انگریز فرنگیوں سے جنگ نہیں کرتے تو ہندوستان کے تمام جتنے بھی ادعیان تھے سب کے سب مسیحی مذہب میں انگریز فرنگی تبدیل کردیتے اور پورہ ہندوستان عیسائی ہو گیا ہوتا مورخین اور بادشاہوں کے دستاویز شاہد ہیں کہ سلسلہ مداریہ کے علمائے دین تکیہ گدی نشین سید شاہ علوی سادات ہی قدیم زمانہ ۲۶۰ ھجری سے ہندوستان میں دین اسلام کی تبلیغ میں مصروف تھے لیکن انگریز فرنگیوں سے جنگ کرنے کی وجہ سے سلسلہ مداریہ اور تکیہ کے گدی نشین سید شاہ علوی سادات کے حالات بد

سے بدتر ہوتے چلے گئے سلسلہ مداریہ کے مرکز مکنپور اور انکے تکیہ کے گدی نشینوں پر پونا انگریز فرنگیوں، نوابوں، زمینداروں اور جاگرداروں جو انگریز فرنگیوں کے طرفدار تھے چاروں طرف سے حملے کر رہے تھے ۱۸ صدی ۱۹ صدی تک سلسلہ مداریہ انگریز فرنگیوں سے جنگ کرتے کرتے تباہ و برباد ہو گئے جیسا کہ مورخ سید اقبال احمد جونپور تاریخ اسلاطین شرقی وصوفیائے جونپور میں تحریر فرمایا کہ سلسلہ مداریہ ہیں غیر مسلموں میں دین اسلام کی تبلیغ کرتے تھے جیسے ہی سلسلہ مداریہ کی تبلیغ دین اسلام کا کام بند ہو گیا اور سلسلہ مداریہ کی تباہی و بربادی کے بعد ۱۸۶۶ عیسوی کے بعد، مسلکی علماء نے دین اسلام کی دعوت کے بجائے آپسی کفر کے فتوی دینے میں مصروف ہو گئے ان سب مسلکی علماء کی پیدائش ۱۸۶۶ عیسوی کے بعد کی ہے جنھوں نے مذہب اسلام کو سخت نقصان پہونچایا اگر سب مسلکی علماء کے فتوی کو جمع کر لیا جائے تو ہندوستان میں ایک بھی مسلمان نہیں ملیں گے اللہ تعالی کا شکر ہے سلسلہ مداریہ جب تک داعی اسلام تھے سبھی سلسلہ کے علمائے دین کو جوڑے رکھنے میں کامیاب تھے آگے مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے لکھا ہے کہ سلسلہ مداریہ کی دعوت دین اسلام بند ہونے کی وجہ سے غیر مسلموں میں ہمیشہ کے لئے دعوت دین بند ہو جانے سے مسلکی علماء آپس میں لڑنے لگے اور مسلمانوں کو ہی جہنم میں بھیجنے کا سرٹیفکٹ دینے لگے۔

ا۔ سلسلہ مداریہ کی تباہی سے مسلمان عملی اعتبار سے اسلام مذہب سے کوسوں دور ہو گئے اور کوسوں دور ہیں۔

(دیکھے تاریخ سلاطین شرقی صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۸ پر مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

۲۔ مسلمان ایمانداری متقی و پرہیزگاری حلال دانہ کھانے والوں کے نام پر پہچانے جاتے تھے آج اپنی شناخت مسلمانوں نے کھو دیا ہے۔

(دیکھے تاریخ سلاطین شرقی صفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۸ پر مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

۳۔ علماء ظاہر لوتو جیسے سانپ سونگھ گیا ہے وہ خود میدان عمل میں کر آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم

کی تعلیمات کو بروے کار لانے کے لئے کچھ نہیں کر رہے ہیں کیونکہ وہ خود علمائے سو بن کر ا
دنیاوی خرافات کا شکار ہیں۔

(تاریخ سلاطین شرقی صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۸ سپر مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

۴۔ آج کی تبلیغی جماعت بھی حرام کھانے والوں کو نہیں روک پا رہی بلکہ دنیاوی خوف سے تبلیغی جماعت والوں کا بھی منہ بند ہے۔

(تاریخ سلاطین شرقی صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۸ سپر مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

۵۔ مذہب اسلام میں ذات پات نہیں تھی لیکن سلسلہ مداریہ کی تباہی کے بعد ہندوستانی مسلمانوں میں ادنیٰ اعلیٰ اونچ نیچ کی ذات پات کی لعنت نے دین اسلام کی ترقی کی راہ بلائے ناگہانی ثابت ہوئی۔

(تاریخ سلاطین شرقی صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۸ سپر مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

۶۔ دوسری طرف مسلکی فرقہ بندی نے مسلمانوں کو تباہ و برباد کیا ان فرقہ بندی علمائے سو کے درمیان آج اسلام کراہ رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمان علمائے دین کو عقل و فہم عطا فرمائے۔

(تاریخ سلاطین شرقی صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۸ سپر مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

تبصرہ:۔

مورخین اور سرکاری گزیڑ اور سنہ کے ثبوت کے ساتھ مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے جو تحریر کیا سلسلہ مداریہ کے (سبق) میں تاریخ سلاطین شرقی و صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۴ سے لیکر ۱۶۶۸ تک جو تحریر سلسلہ مداریہ کی بابت اور سلسلہ مداریہ کے علمائے دین کی بابت لکھا ہے کہ سلسلہ مداریہ کی غیر مسلموں میں تبلیغ بند ہونے کی وجہ سے آج تک غیر مسلموں میں دعوت دین کا کام نہیں شروع ہوا ہو۔ کیونکہ سلسلہ مداریہ ۱۶۵۹ عیسوی سے لیکر ۱۷۵۷ تک انگریز فرنگیوں سے جھگڑے میں الجھا ہوا تھا اور ۱۷۵۷ عیسوی سے لیکر ۱۸۵۷ عیسوی تک انگریز فرنگیوں سے جنگ لڑتا رہا اور ۱۸۵۷ عیسوی سے لیکن ۱۹۰۰ عیسوی تک سلسلہ مداریہ تباہ

وبرباد ہوگیا اور ۱۸۶۶ء کے بعد سلسلہ کا دور آہستہ آہستہ ختم ہو گیا اور مسلکی علمائے نے سلسلہ کے علماء کی جگہ لے لی اور یہ مسلکی نے دین اسلام کی دعوت کے بجائے مسلمانوں میں نفاق ڈال کر ایک دوسرے مسلمانوں کو کافر بنانے لگے جیسا کہ مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تحریر کیا کہ سلسلہ مداریہ کے بعد غیر مسلموں میں کسی نے آج تک تبلیغ نہیں کی۔

تکیہ کی دعا سے فیض جاری :۔

تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ ۱۶۶۹ پر مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تحریر رقم فرمایا ہے کہ حضرت سید سراج الدین شاہ عرف مولا شاہ مجذوب سالک رحمۃ اللہ علیہ آپ اولیاء متاخرین میں نامور اور حلقہء کاملین میں روشن ضمیر اور سر بلند اور مشاہیر ایام میں بلند پایہ تھے آپ کے مزاج میں معرفت حق کا جذبہ بیخودی غالب رہتی تھی بازار رام دیال گنج میں دریا ئے (ندی) سی کے کنارے ایک قطعہ بلند زمین پر تکیہ قرار دے کر قیام کیا آپ حضرت سید سراج الدین شاہ عرف مولا شاہ مجذوب سالک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس روزانہ لوگوں کا اس قدر ہجوم رہتا ہے کہ آپ کے قریب لوگوں کا پہنچنا دشوار تھا آپ لوگوں کے ماضی الضمیر سے اتی جلدی واقف ہو جاتے کہ لوگوں کو حیرت ہوتی آپ حضرت سید سراج الدین شاہؒ کی دعا اس قدر مستجاب ہوتی کہ لوگوں کے مقاصد دلی برابر پورے ہوتے رہتے جس مقصد کے لئے لوگ آتے وہ پورے ہو جاتے) اسی وجہ سے آپ کی شہرت زیادہ ہوگئی تھی اور لوگوں کا ہجوم لگا رہتا تھا۔

حضرت سید سراج الدینؒ شاہ اللہ تعالی کی عبادت میں ہر وقت مشغول رہتے تھے ہر وقت اپنے سے بے خبر یاد الہی میں غرق رہتے تھے ان کی عبادت عشق پر تھی بس معشوق حقیقی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا" صرف اللہ تعالی ہی نظر آتا تھا۔

(تاریخ سلاطین شرقی صوفیائے جونپور صفحہ نمبر ۱۶۶۹ سیر مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

سید سادات علویوں کی آمد:۔

مورخ سید اقبال احمد جونپوری تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ ۱۷۱۸
پر تحریر فرماتے ہیں کہ کشمیر کے سب سے پہلے مسلمان بادشاہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس
نے چودہویں عیسوی کے شروع میں کسی درویش بلبل شاہ کی تلقین وہدایت سے اسلام قبول کیا تھا
اور صرف یہ ہی حضرت بلبل شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھے جنھوں نے ہندو بادشاہ کو تلقین حق کے معاملہ
میں مطمئن کیا۔ کیونکہ اس بادشاہ کو اپنے قدیم مذہب کی طرف سے اطمینان نہیں تھا اور کسی نئے
مذہب کے قبول کرنے کی تلاش میں تھا ۱۳۸۸ عیسوی کے قریب حضرت سید علی ہمدانی کشمیر میں
آئے اور ان کی وجہ سے اسلام کو بہت ترقی ہوئی یہ بزرگ جب تیمور کے حملہ سے مغلوب ہوئے
تو اپنے وطن ہمدان کو چھوڑ کر جو فارسی میں ہے وہاں سے کشمیر چلے آئے اور 700 سید سادات
ان کے ہمراہ کشمیر میں آئے تھے۔ کشمیر پہنچ کر یہ لوگ ہندوستان کے مختلف مقامات میں روپوش
ہو گئے تھے اور اپنے اخلاق وحسن سے ہندوؤں کو اتنا متاثر کیا کہ آبادی کہ آبادی مسلمان ہو گئی۔
اکبر اعظم کے عہد حکومت میں جب کشمیر سلطنت مغلیہ کا ایک صوبہ بن گیا تو اسلامی اثرات کو ملک
میں استحکام حاصل ہوا اور علماء دین ومبلغین اسلام کثرت سے کشمیر پہونچ گئے۔

اورنگ زیب کے عہد حکومت میں کشتواء کے راجپوت راجہ نے سید شاہ فرید الدینؒ
کی کرامت ومشاہدہ کے بعد اسلام مذہب قبول کیا تو راجہ کے مسلمان ہوتے رعایہ بھی کثرت
سے مسلمان ہو گی شاہان مغلیہ نے جس راستہ سے ترقی ودولت کے لئے کشمیر میں آمد ورفت رکھی
اس کے کناروں پر اب تک ایسے راجہ موجود ہیں جن کے راجپوت بزرگوں نے بہت اسلامی
طریقے اختیار کر لئے تھے۔

(دیکھیے تاریخ فرشتہ جلد۴ صفحہ نمبر ۴۶۹ تا ۴۶۴ مورخ محمد قاسم فرشتہ)
(دیکھیے ایف ڈریو رحمود کشمیر کی ریاستیں صفحہ ۱۷۱ مطبوعہ لندن)
(دیکھیے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ ۱۷۰۴، ۱۷۹۳ مورخ سید اقبال احمد
جونپوری)

تکیہ میاں پورہ الہ آباد:۔

نواب آصف الدولہ نے تکیہ میاں پورہ کے گدی نشین سے بہت اصرار [illegible]

خدمت میں اراضیاں اخراجات کے لئے پیش کی لیکن سید شاہ تکیہ کے گدی نشین نے لینے سے

انکار کردیا تو اب آصف الدولہ نے پانچ چھ فقراء جو آپ کے خاندان [illegible]

نواب وزیر کے عہد تک ملتا تھا رہا نواب نے آپ کی سکونت کے لئے ایک شاندار [illegible]

کرایا جو تکیہ میاں پورے کے نام سے الہ آباد میں مشہور ہے اور چار [illegible]

معافی عطیہ بھی پیش کیا (جس کو معافی عطیہ سرکار کہا جاتا ہے)

ا۔ انگریزوں کی سرکار میں اس پر مال گزاری لگائی گئی۔

۲۔ زمیندارانہ بندوبست میں صاحب سجادہ نشین کے نام کردیا گیا تکیہ میاں پورہ الہ آباد۔

۳۔ تکیہ میاں پورہ میں اس کے وقف نے عرصہ دراز تک فقراء ومساکین کے لئے لنگر خانہ جاری تھے۔

۴۔ تکیہ کی آمدنی سے متعلقین ومریدین پر صرف ہوتی رہی غریبوں ومساکین کے اخراجات پورے کئے جاتے تھے۔

۵۔ زمین داری ٹوٹنے کے بعد تکیہ کے اخراجات کا کیا حشر ہوا نہیں معلوم ہوسکا۔

(دیکھئے تفصیل الہ آباد گزیٹر)

(دیکھئے تاریخ ظفر آباد جونپور صفحہ ۷۵۔۷۴)

(دیکھئے تاریخ سلاطین شرقی وصوفیائے جونپور صفحہ ۲۰۱۰ مورخ سید اقبال احمد جونپوری)

تبصرہ:۔

تکیہ میاں پور کا ذکر مورخ سید اقبال احمد جونپوری نے تاریخ سلاطین شرقی صوفیائے جونپور صفحہ ۲۰۱۰ پر تکیہ میاں پور کی بابت تحریری سند رقم کیا ہے جو شاہ علوی سیدسادات شجرہ نسب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے لئے بطور ثبوت ہے کہ ہندوستان کے تکیے گدی نشین [illegible]

سن ۱۰۹۱ھ کے مطابق اسید جعفر محمد شاہ عالم ناصی کے حکم پر تکیہ پیر شیب [illegible]

گدی نشین مقرر کیا جاتا ہے سند التوصیف

سلسلہ مداریہ کے تکیہ نشین کے بارے میں بہت سارے بادشاہوں وشہنشاہوں کے داستاویزات موجود ہیں جن میں یہ تحریر موجود ہے کہ یہ تکیہ کے لوگ فقیرزادہ سید شاہ ہیں یعنی کی سادات ہیں کچھ تکیہ کے گدی نشین حسنی، حسینی، علوی، سید ہیں۔

فقیر زادہ:۔

فقیرزادہ سے مراد اللہ والوں کی نسبت ہے کہ یہ اللہ والے جو دعا اللہ سے کریں گے وہی ہوگا کیونکہ ان تکیہ کے گدی نشین والوں کو اللہ تعالی کا قرب حاصل تھے۔

(حوالہ دیکھے سند التوصیف مغل شہنشاہ سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر۔ دہلی۔ ہند۔ یکم محرم الحرام 1266ھ)

۲۔ سادات:۔

تکیہ سلسلہ مداری کی پورے ہندوستان میں موجود ہیں جن کی بابت بادشاہوں نے لکھا ہے کہ یہ ولی اللہ والے ہیں اور سادات خاندان سے ہیں اور اولیاء اللہ والے ہیں یعنی کہ نہایت متقی وپرہزگار ہیں اللہ تعالی کی یاد میں دن رات مشغول رہتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن شریف میں دنیا کے لوگوں سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے ہر لمحہ اللہ تعالی کا ذکر کرتے رہو اور تکیہ کے گدی نشین تکیہ کی مسجد ہیں وخانقاہ وچلہ ہیں ہر لمحہ ذکر الہی میں مشغول رہتے تھے بادشاہوں اور مورخین نے ثابت کیا ہے کہ تکیہ کے شاہ برادری کے لوگ سادات ہیں جیسا کہ مع گواہوں کے بادشاہ بہاوالدین محمد خادم شرع نے اپنے شاہی دستاویز سے تحریر فرماں کر ثابت کیا ہے کہ شاہ علوی سید سادات ہیں۔

(حوالہ دیکھے بادشاہ بہاؤالدین محمد خادم شرع 10 رجب 39 جلوس)

۳۔ شاہ:۔

سلسلہ مداریہ کے تکیہ نشین جو اسلام کی تبلیغ فرماں رہے تھے ان سید سادات کا لقب شاہ تھا اس طرح یہ قبیلہ قریش خاندان نبویؐ کے لوگ خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شجرہ نسب سے تکیہ کے گدی نشین شاہ مداری درویش سادات اور مسلمان اولیاء اکرام میں سے ہیں

کہ بادشاہ بہاوالدین محمد خادم شرع نے اپنے شاہی دستاویز میں تحریر فرمایا ہے ۱۰ رجب ۳۹ جلوس۔ دیکھے

شاہی فرمان:۔

بادشاہ بہاوالدین خادم شرع نے آگے اپنے فرامین میں تحریر کیا ہے کہ ولی سادات اور مسلم اولیاء میں سے میں سے ہیں اس لئے پچیس ۲۵ بگھہ زمین لگان معاف (معافی عطیہ سرکار) موضع پتا کھیڑی میں جو پرگنہ مذکور میں ہے گذارے کے اخراجات کے لئے سید درویش وغیرہ تکیہ نشین روضہ پیر غیب مقرر ہیں۔

(حوالہ دیکھے بادشاہ بہادرالدین محمد خادم شرع کا شاہی فرمان ۱۰ رجب ۳۹ جلوس)

آگ لگ گئی:۔

بادشاہ بہاوالدین خادم شرع نے اپنے شاہی تفتیشی سند میں تحریر فرمایا ہے کہ سید علی درویش تکیہ نشین سلسلہ مداریہ" ان کے مکان جو کہ کچا تھا اور روضہ کے پاس بنا ہوا تھا اس میں آگ لگ گئی اور سارا مکان مع سامان کے جل گئے تھے اور تمام سندیں (شاہی سندیں بھی جل گئی جو انھیں بادشاہوں نے عطا کی تھیں۔

(حوالہ دیکھے بادشاہ بہادرالدین محمد خادم شرع کا شاہی فرمان ۱۰ رجب ۳۹ جلوس)

تبصرہ:۔

شاہی فرامین جو بادشاہوں نے تکیہ کے گدّی نشین سید شاہ علوی سادات درویش مداری کو عطا کی تھی کیونکہ تکیہ کے گدّی نشین کی نگرانی میں دین اسلام کی تبلیغ پورے ایشاء میں کی جاتی تھی اور خاص ہندوستان کے چپے چپے کے ہر ذرات پر سلسلہ مداریہ کے تکیہ کے گدّی نشین علمائے دین کی تبلیغ کے محنتوں کا نتیجہ ہے کہ رہتی دنیا تک اللہ اکبر کی صدائیں گونجتی رہیں گی اور ہندوستان و ایشیاء کی تمام مسجدوں میں قیامت تک پنج وقت نماز قائم ہوتی رہیں گی سلسلہ مداریہ کے علمائے دین نے جنگ آزادی میں انگریز فرنگیوں کے خلاف ۱۶۵۹ عیسوی سے لے کر ۱۹۰۰

عیسوی تک ہر محاذ پر انگریزوں کے خلاف مادر وطن ھند کے لئے جنگ کرتے نظر آتے ہیں۔
(حوالہ دیکھے غداروں کی مختصر تاریخ مورخ سید شاہ فائق احمد اعظمی مداریہ)

۵۔مع ثبوت گواھیں 14اشخاص:۔

اشخاص سے سید علی درویش وغیرہ تکیہ نشین سلسلہ مداریہ کے پیر غیب مقرر کئے گئے تھے ان کے لئے گواھوں کے نام اس طرح ہیں جو ولی سادات اور مسلم اولیاء میں سے ہیں گواہاں دی تھیں۔ا۔ گواہ شیخ دادن ۲۔گواہ بوجی خان ۳۔گواہ شیخ ناہر ۴۔گواہ میر علاوالدین ۵۔گواہ شیخ کبیر محمد ۶۔گواہ شیخ جمال الدین ۷۔گواہ بلال غوری ۸۔گواہ شیخ بہادور ۹۔گواہ شیخ پیر محمد ۱۰۔گواہ سیّد ۱۱۔گواہ محمد بن سید ۱۲۔گواہ شیخ جیون ۱۳۔گواہ عبداللہ ۱۴۔گواہ حاجی کمال

(حوالہ دیکھے بادشاہ بہادرالدین محمد خادم شرع کا شاہی فرمان ۱۰ رجب ۳۹ جلوس)

نوٹ:۔

بادشاہ بہاوالدین خادم شرع نے تاریخ ۱۰ رجب ۳۹ جلوس کو تمام اوپر کے گواہوں کی شہادت سے سید علی گدّی نشین تکیہ درگاہ شاہ جلال بخاری واقع قصبہ و پرگنہ نوہالی سرکار دارالفتح اجین کی بابت تفصیل سے تحریر فرمایا کہ یہ تکیہ کے گدّی نشین ولی سادات اور مسلم اولیاء میں سے ہیں جس سے ثابت ہے کہ پورے ہندوستان کے تکیہ دار اور تکیہ کے رہنے والے لوگ سادات میں سے ہیں اور ہندوسان کے اولیاء اکرام ہیں بہت سے مورخوں نے لکھا ہے کہ ہندوستان میں صرف واحد سلسلہ مداریہ تھا جون پورے سے لے کر ہندوستان میں گھوم گھوم کر گھر گھر جا کر غیر مسلموں میں دین اسلام کی تبلیغ کرتے تھے۔حوالہ دیکھے رود کوثر صفحہ نمبر ۵۱۷ مورخ شیخ محمد اکرام اور بادشاہوں کے دستاویزات سے ثابت ہے کہ سلسلہ مداریہ ولی سادات ہیں اور یہ ہی دین اسلام کی مبلغ تھے جو کہ اولیاء اکرام میں سے تھے۔

(حوالہ دیکھے بادشاہ بہادرالدین محمد خادم شرع کا شاہی فرمان ۱۰ رجب ۳۹ جلوس)

مرتب موصوف کی
دیگر تصنیفات وترتیبات
☆ ہندوستان میں برہمنوں کا مقام، مطبوعہ
☆ غداروں کی مختصر تاریخ، مطبوعہ
☆ شاہ علوی تاریخ کے آئینہ میں، مطبوعہ
☆ سلسلہ مداریہ کا عروج وزوال، غیر مطبوعہ
☆ سلسلہ مداریہ کا جنگ آزادی میں کردار، غیر مطبوعہ
☆ باغی اسلام، غیر مطبوعہ
☆ طلاق دینے والے شوہر کو ۸۰ کوڑے مارے جائیں، غیر مطبوعہ
☆ سلسلہ مداریہ اور دین اسلام کی تبلیغ، غیر مطبوعہ
☆ ہندوستان مسلمانوں میں ذات پات، غیر مطبوعہ
☆ اور نماز معاف ہوگئی؟، غیر مطبوعہ
AL MADAR OFFSET, KANPUR
M.: 9616584408